

برصغیر ہندوستان و پاکستان و بنگلہ دیش کے مشہور طبیبی خاندان کی
امراض باہیہ پر با تصویر نایاب و لاجواب کتاب

گنجینہ قوت باہ

مدیر شفاء الملک مصنف و مؤلف حکیم سید محمد یونس حبیبی الوارثی معالج خصوصی
امراض باہیہ و مردان و نسوان خلف المصدق عالیجناب حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب مرحوم
ہنرل کونسل ایڈاسٹریٹ لیکچرر آف یونانی میڈیسن گورنمنٹ آف بنگال خلف اکبر علامہ حکیم
مولانا محمد اسماعیل صاحب بنارس مرحوم شاگرد رشید شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن صاحب
پرنسپل طبیہ حبیبہ کالج ڈھاکہ مصنف و مؤلف قراہادین بنگالہ و دیگر طبی کتب



Tibbi Books for
Atiba Karam

ناشر

ادارہ کتاب الشفاء

2075، کوچہ چیلان، دریا سٹریٹ، نئی دہلی-110002

جملہ حقوق اشاعت ادارہ کتاب الشفاء
اس کتاب کو چھاپنے سے پہلے اجازت ضروری ہے

GANJIN-E-TABIB

نام کتاب:.....: گنجینہ قوت باہ
مصنف:.....: حکیم سید محمد یونس حبیبی
بار اول:.....: ۲۰۰۲ء
تعداد:.....: چھ سو
کمپوزنگ:.....: سمیل احمد، ماہنامہ "الشفاء" نئی دہلی
مطبع:.....: ایچ۔ ایس، آفسیٹ پرنٹر، نئی دہلی
اشاعت دوم.....: اگست 2009

قیمت = 125 روپے

ناشر

ادارہ کتاب الشفاء

2075، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ 110002

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر
۶	حرف آغاز	۱
۹	عناصر یا ارکان	۲
۹	اخلاط	۳
۱۰	مزاج	۴
۱۲	قانون حکمت	۵
۱۳	تمہید	۶
	مقالہ اول	
	پہلا باب	
۲۰	مردوں کے آلات تناسل	۷
۲۰	ادیمیہ منی	۸
۲۱	غدة غدی	۹
۲۲	غدة ودی	۱۰
۲۳	نصفین	۱۱
۲۳	ساخت خصیہ	۱۲
۲۴	جل الہنی	۱۳
۲۵	بحری منی	۱۴
۲۶	قنیب	۱۵
۲۶	انتشار کامل	۱۶
۲۹	خروج منی	۱۷
۳۱	دوسرا باب	
	بیان اعضاء تناسل کی پرورش و انزائش کا	۱۸
۳۵	عروق، یعنی رگیں	۱۹
۳۶		

۳۲	تیسرا باب	
۳۳	بیان اعضائے تناسل کے اعصاب کا	۲۰
	اقسام اعصاب	۲۱
۳۷	چوتھا باب	
	بیان قوائے نفسانیہ کا	۲۲
	مقالہ دوم	
	بیان ضعف باہ	
۵۲	پہلا باب	
	ضعف باہ، دماغی قواء کی وجہ سے	۲۳
۵۹	دوسرا باب	
۶۰	ضعف باہ بوجہ کمزوری اعضاء ربکیہ و شریفہ	۲۴
۶۲	ضعف دماغ سے	۲۵
۶۳	ضعف قلب سے	۲۶
۶۴	ضعف جگر سے	۲۷
۶۶	ضعف معدہ سے	۲۸
۶۹	ضعف گردہ سے	۲۹
۶۹	کلاہ گردہ	۳۰
۷۲	تمام جسمانی کمزوری کی وجہ سے	۳۱
۷۳	مقویات عمومی	۳۲
۷۵	مرکبات	۳۳
	تیسرا باب	
۸۰	ضعف باہ بوجہ خرابی یا کمی منی سے	۳۴
۸۱	اوصاف منی اور اس کے ترکیبی اجزاء	۳۵
۸۲	منی کی خرابی یا کمی کے اسباب	۳۶
	چوتھا باب	
۹۸	ضعف باہ بوجہ امراض قضیب کے	۳۷

مقالہ سوم

ضعف باہ کے اسباب خارجیہ اور ان کے علاج میں

پہلا باب

۱۲۳	کثرت جماع سے ضعف باہ	۳۸
۱۳۱	سن رسیدہ یا کم عمر لڑکیوں وغیرہ کے جماع سے ضعف باہ	۳۹

دوسرا باب

۱۳۰	جلق سے ضعف باہ	۴۰
۱۳۱	جلق کی قدامت اور اس کی اصلیت	۴۱
۱۳۲	جلق کے اسباب و علامات	۴۲
۱۳۳	مجلوق کی علامات پر ایک نظر	۴۳

تیسرا باب

۱۵۷	جریان سے ضعف باہ	۴۴
۱۵۷	جریان کی تعریف	۴۵
۱۵۸	جریان منی کی شناخت	۴۶
۱۵۸	جریان منی کے اسباب	۴۷
۱۶۱	متاخرین کے نزدیک جریان کے اسباب	۴۸
۱۶۷	علاج فتور مبادی	۴۹
۱۶۷	جریان کے دیگر مفید نسخے	۵۰

چوتھا باب

۱۶۹	مخدرات سے ضعف باہ	۵۱
۱۷۰	جسم انسان میں مخصوص مخدرات کے نتائج	۵۲
۱۷۵	ضمیر	۵۳
۱۷۵	استمناء بالید یعنی جلق	۵۳
۱۸۲	کشتہ فولاد ترکیب دیگر	۵۵
۱۸۳	کشتہ فولاد بہ ترکیب دیگر	۵۶

حرف آغاز

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ مَا بِأَنفُسِهِمْ

طب اور طبیب

فن اور اہل فن کا باہمی تعلق لازم و ملزوم کا سا ہوتا ہے۔ اہل فن کی عزت و اقداریت کا انحصار فن کی عزت و اقداریت پر ہوتا ہے خود اہل فن اگر اپنے فن کی عزت و اقداریت بڑھانے میں محنت کرنے، جان و مال کی بازی لگانے اور صدق دل سے کوشش کرنے میں تساہل یا اس سے گریز کریں تو فن کی توہین اور اس کے ساتھ اہل فن کی بھی توہین لازمی ہے۔ کچھ ایسا حال اس فن شریف یعنی طب اور اس کے علم برداروں پر منطبق پاتا ہوں۔

یہ طالب شاہد مقصود کے ہیں نہ جائیں گے ولیکن سعی کے پاس

طب قدیم و جدید کی آویزش میں فن اور اہل فن دونوں مات کھاتے نظر آتے ہیں حالانکہ طب قدیم کا قصر ہزار ہا برس کے تجربہ کی مستحکم بنیاد پر قائم ہے اور اس کے نظریات ہمہ گیر ہیں اور طب جدید ان معنوں میں طفل کتب ہے۔ مگر اہل فن کی بے خبری اور جمود کی بدولت یہ فن شریف یعنی طب یونانی پچھلے دو سو برس کی معلوماتی ترقی سے بہرہ اندوز نہ ہو سکا، جس کی بناء پر یہ اہل فن جدید کے معجزہ کا نشانہ بن گیا ہے۔ اور حرفِ قلم کی طرح مٹا دینے کا مستحق بنایا جاتا ہے۔ نام نہاد طبیب کالجوں کے فارغ التحصیل بھی طبیب کے نام سے خود ہی شرماتے ہیں اور ڈاکٹر کہلانا عزت افزائی سمجھتے ہیں۔ یہ صورت حال کیوں ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے، یہ سوالات غور طلب اور اہل فن کی توجہ کے داعی ہیں کہ نہیں؟

پچھلے دو سو برسوں میں شاہرہ، عمل آلات و تجربات کی فراوانی کے سبب زیادہ کشادہ ہو گئی ہے۔ گو انسانی طبیعت اور امراض کی نوعیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی مگر مذاق ضرور بدل گئے ہیں اور طب جدید کے انبار انکشافات کا رعب غالب زمانہ قدیم کی لاعلمی پر خندہ زن ہے۔

تباہ کاری اور لاشعاعی علاج و تشخیص ضد حیات و کبریتی ادویہ Anti Biotics Sul-

pha Drugs مایہ ناز حال اور ناک طعن قدیم ہیں۔

مقدمین کے محدود وسائل تشخیص اور اصول علاج میں نظریہ اخلاط، رطوبات بدن اور مزاج کا لحاظ ہدف ملامت ہیں، طب جدید شاندار محلوں میں متمکن ہے، اور چشم بصیرت کو خیرہ کر رہی ہے، نتیجہ لازمی یہی ہے کہ طب قدیم اپنی کم مائیگی پر شرماتی ہے۔

طب جدید کے علم بردار تھرما میٹر، اسٹھیس کولپ (آلہ پیمائش حرارت مسماع البصدر) دکھا کر مریض کو دلی تقویت بہم پہنچاتے ہیں، لاچار اطباء یونانی یعنی حکیم بھی انہیں پر اعتماد کرتے اور نبض دیکھنا اور کان لگانا چھوڑ بیٹھے ہیں، اور ڈاکٹروں کی نقل میں اپنے فن کے رموز سے نا آشنا ہو گئے ہیں، اب حکیم نباض شاذ ہی پایا جاتا ہے، گورسما نبض پر ہاتھ رکھ لیتا ہے، مگر حرکات نبض کی نوعیت کے معانی سے ناواقف ہوتا ہے، اگرچہ نبض زبان کی طرح کیفیات روحانی و جسمانی کی ترجمان ہے، مگر اس کی سمجھ مشکل سے آتی ہے، نظریہ اخلاط اور رطوبات کی ہمہ گیری عام ذہانت کی رسائی سے بالاتر ہے، اس لئے حکیم بننا اتنا آسان نہیں جتنا کہ ڈاکٹر بننا، حکیم اپنی ذہانت اور ڈاکٹر کو آلات بروئے کار لانے کی ضرورت ہوتی ہے، آلات تو ہر شخص خرید سکتا ہے، مگر ذہانت صرف خدا دلائی ہوتی ہے اسلئے حکیم بننے کی صلاحیت ہر شخص میں نہیں ہوتی، تاہم حالت یہ ہے کہ

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی اب آمدوئے شیوہ اہل نظر مہنی

کم مائیگی سد راہ حصول علم ضرور ہوتی ہے، مگر شوق، محنت اور ذکاوت اس رکاوٹ پر غالب آسکتے ہیں، اور دولت سے بازی لیا جاسکتے ہیں، متول مریض شاندار طبیب کی طرف رجوع تو کرتا ہے، مگر جب جان پر آہنتی ہے تب اس کو چھوڑ کر طبیب حاذق کی تلاش کرتا ہے، شان و شوکت اور دولت و حداقت کے معاون تو ہو سکتے ہیں، مگر خدا داد ذہانت کے سامنے ان کو ہر انداز ہی ہوتا پڑتا ہے، علم و فن طب کا حصول اور درس شاندار محارات اور آلات کے ذریعہ باقبل اور عقیدت افزا تو ہو سکتا ہے، مگر اساتذہ کامل اور تلامذہ بہرہ اندوز کے بغیر منزل مقصود سے دور رہ جاتا ہے، اساتذہ کامل اور تلامذہ بہرہ اندوز کا اجتماع زر کثیر کا دست مگر رہے تو زمانہ حال کی صورت سے بعید از قیاس نظر آتا ہے، اور احیاء فن ناممکن معلوم ہوتا ہے، البتہ اگر یہی

خواہان فن قصد مصمم کریں، اور داسے درے قدے سخن سہی بلخ پر آئیں، تو دانہ دانہ ہم
شود انبار غیر ممکن نہیں۔ اور

جو یک دل شود بکشد کوہ را پراگندگی آرد انہو را

بد خواہان فن پر بالادستی بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

علم کسی ملک، قوم، یا فرقہ کی میراث نہیں اور حصول علم کی راہ میں رکاوٹ صرف
اہل انکاری اور خود پرستی سے ہو سکتی ہے، حصول علم کی اُمگ اور نیت بالآخر میں حصول زر اور
آسائش کی آلائش نہ ہو تو ہر رکاوٹ دور ہو سکتی ہے۔ شاعر عمارات اور تجربہ گاہیں میسر نہ
ہوں تو بھی متقی علم ہر گوشہ سے جرعہ نوش ہو سکتا ہے، ہر کتب خانہ سے بہرہ اندوزی اور
فدیان علم و فن سے سبق آموزی کی راہیں اس کے لئے کھلی ہیں۔

یہ تو تسلیم ہے کہ اقتصادیات کے مالک جو انتظام کرتے یا کر سکتے ہیں وہ پس ماندہ
ممالک کی مقدرت سے باہر ہیں، آلات تحقیق ایسے گراں اور پے چیدہ ہیں کہ ان کی فراہمی بکار
آوری اور نتیجہ خیزی ہماری بساط سے بالاتر ہیں، مگر جو علمی یا فنی نتائج ان سے مستحب اور درد
سری کے طلب گار ضرور ہیں، فنی اور علمی مواد جو شائع ہو رہا ہے اس کا حصول اور دسترس کے
اندر ہونا ناممکنات سے نہیں، البتہ ماول اور افسانوں یا سنسنی خیز خبروں کی طرح دلچسپ اور
باعث تفریح طبع نہیں ہوتا۔

علم و فن اور عصیت میں بید ہے، ان کے نکات جہاں سے بھی اور جس طرح سے
بھی حاصل ہو سکیں بلا تامل و پرہیز اپنا لینا ہی فراخ دلی اور ترقی پسندی کی دلیل ہے، اس میں
شرق و مغرب، شمال و جنوب اور جدید و قدیم، خویش و بیگانہ کی امتیاز باعث نقص و ناکامی ہے،
ہدف نگاہ صرف افزائش علم و ترقی فن کافی ہے، عربی مثل ہے جمعك الشئى لعبى و لعبى اى
طرح اسے علم و فن کی عصیت اور محبت، اندھا اور بہرا کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے ترقی کی راہ
دکھائی اور باتیں سنائی نہیں دیتیں، فاعتبروا یا اولی الابصار

اصحاب بصیرت کو لازم ہے کہ آنکھیں کھول کر دیکھیں اور کان کھول کر سنیں کہ

زمانہ کہاں سے کہاں پہنچا اور کیا کیا مطالبات زبان حال سے پیش کر رہا ہے۔

اس علم و فن کو جو یوں مطعون کیا جا رہا ہے کہ اس کے نظریات دقانونی ہیں اور

انکشافات جدید کا ساتھ نہیں دے سکتے، سو یہ بات کو تاہی علم و عقل کی وجہ سے ہے اور اس کی ذمہ داری خود ہم پر ہے، ہم خود اپنے نظریات کی تہہ پر پہنچتے، ان کی غواہی سے جو اہر آب دار نکالنے سے قاصر ہیں، ہم کو اپنی تاریخی حیثیت پر عبور نہیں، ہم نہیں جانتے کہ حقد میں اختراع نظریات میں وسائل تجربات و آلات معاون حواس خمسہ کے فقدان کی وجہ سے کس حد تک مجبور تھے، تاہم جو نظریات سرسری معلومات اور عمیق نظر بصیرت کی امداد سے قائم کر گئے ہیں، وہ اپنی جگہ پر ہنوز مستحکم ہیں، البتہ ان کے سمجھنے میں غلطی اور کوتاہ نظری ہمارا قصور ہے۔

عناصر یا ارکان

مثلاً حقد میں کے چار عناصر پر آج جو اعتراض ہے وہ سمجھ کی غلطی سے ہے۔ ہر علم کی اصطلاح اس علم کے موضوع کے مطابق وضع ہوتی ہے، اور اسی پر چسپاں ہوتی ہے، ہمارے حقد میں بیک وقت اطباء اور فلاسفہ ہوتے تھے، طب کا موضوع انسان (حیوان) ہے، اور فلاسفہ کی جدوجہد کثرت میں وحدت کی تلاش انسان کی ساخت میں مادہ اور روح جب بھی تھے اور آج بھی ہیں، مادہ کی تین قسمیں جب بھی تھیں اور آج بھی ہیں یعنی جامد، سیال اور بخاری۔ جامد کے لئے خاک، سیال کے لئے آب، بخاری کے لئے باد، اور روح چونکہ محرک ان میں کی ہے اس کے لئے آتش وضع کی تھی، علم کیمیا کے عناصر سے ان کو بحث نہ تھی، ان کا نام جگہ جگہ ارکان رکھنا بھی اسی تیز کی طرف اشارہ ہے۔

اخلاط

حقد میں کے چار اخلاط (یا تین اخلاط) خون، بلغم، صفرا (سودا) انسان کی خلقت میں ہمیشہ سے شامل تھے، اور آج بھی ہیں، ان کے معانی اور مفہوم میں انکشافات جدید سے بہت کچھ محقق اور وسعت ضرور پیدا ہو گئی ہے، خون میں جو سیالات و افرازات موجود پیدا موقت اور غیر موقت ہوتے ہیں، ان کی موجودہ علم کی تدوین کرنا اور ان کی چاروں انواع پر تقسیم کرنا طب کی بڑی خدمت ہوگی، اس خدمت کا بیڑا کون اٹھائے؟ ہے مکرر صدائے عام، افسوس! خون ایک دریائے عظیم ہے جو اعلیٰ جسم کو سیراب کرتا، فضلات کو خارج کی طرف

بہا لیجاتا، متعدد معاون ندیوں، چشموں اور برساتی نالوں سے سیراب ہوتا اور اپنی روانی سے حیات کو قائم رکھتا ہے، جب اور جہاں یہ دھارا ست رو ہو جاتا، خس و خاشاک چھوڑ جاتا ہے، اس حیات کے مفید و منافی فعل کو کا حدہ سمجھنا عمیق اور وسیع مطالعہ پر منحصر ہے۔

مزاج

ہمارے مزاج کا مسئلہ بھی ایک چیستان بن گیا ہے، انسانی طبیعت کا اس قسم کا ہمہ گیر تصور طب جدید میں مفقود ہے، اس محرومی پر طب جدید کے ذی ہوش علمبردار نوحہ خواں ہیں، مگر سائنسی تجرباتی حدود سے بالاتر ہونے کے باعث اہل سائنس اس کی مداخلت گوارہ نہیں کرتے اور اس کو محض فلسفہ کے میدان میں جگہ دیتے ہیں۔ وہ اس رمز سے غفلت کرتے ہیں کہ جو لفظ Empirician (عطائیت) وہ ملعون کرنے کی خاطر استعمال کرتے ہیں، وہ خود ان کی تجرباتی سائنس پر چسپاں ہوتا ہے، جب تک ان کے تجرباتی نتائج کو فلسفہ ایک کڑی میں منعقد کر کے علم کا جامہ نہ پہنتے

چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سرپا کس پر

خود ان کے معروضات Hypothesis اور نظریات Theories اسی فلسفیانہ طرز تخیل کا نتیجہ ہوتے ہیں، اور بذات خود تجرباتی حدود سے بالاتر البتہ، ان کے منطقی نتائج کی تصدیق و تکذیب میدان عمل میں جگہ پاتی ہیں، اس آگے کار سے ہم غافل ہیں، ہم کو لازم ہے کہ حریف کے آلات کی قوت کا کا حدہ جائزہ لیں اور اپنے فن کو قوی اور قوی تر بنانے میں ان سے کام لینے میں تا حد امکان دریغ نہ کریں ورنہ شکست مقتضائے فطرت ہے اور یہ بھی بالکل صحیح نہیں ہے کہ۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے لے مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

امیر

بلکہ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ شل مشہور ہے کہ اکیلا چتا بھاڑ نہیں پھوڑتا، تنہا فرد ہو یا ادارہ پورے ماحول پر اثر انداز نہیں ہو سکا، البتہ جیسے ایک انجن پوری ریل گاڑی کو کھینچ لیجاتا ہے بشرطیکہ ریل گاڑی کے سب ڈیوں کے بریک (Brake)

آلات مزاحمت) کھلے ہوں، اسی طرح فرد یا ادارے کی قیادت کام آسکتی ہے، بشرطیکہ ریل گاڑی کے ڈبوں کے بریک کی طرح اندرونی مزاحمت درپیش نہ ہو۔

کچھ فطری کوتاہ اندیشی کا مقتضا ہے کہ انسان فوری سود و زیاں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے، اور بالواسطہ دور رس نقصانات کا خطرہ نظر انداز کرتا ہے، اس فطری کمزوری کے خلاف وعظ و پند اکثر ناکام ہی رہتے ہیں، اور واعظ کا معملہ مستان میخانہ ہمیشہ سے اڑاتے رہے ہیں، پھر بھی مرد آخر ہیں مبارک بندہ ایست

(ماخوذ از اہلکیت)

مشہور مقولہ ہے کہ:

- ☆ علم طب معدوم تھا، بقرط نے ایجاد کیا۔
- ☆ مردہ تھا، جالینوس نے زندہ کیا۔
- ☆ متفرق تھا، رازی نے جمع کیا۔
- ☆ ناقص تھا، شیخ بوعلی سینا نے مکمل کیا۔

مسدس

کسی نے جو بقرط سے جا کے پوچھا مرض حیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہڈیاں سمجھیں

(حالی)

قانون حکمت

رہے جب تک یہ فیض عام حکمت	الہی جب تک ہو نام حکمت
دوا جب تک اثر بخش جہاں ہو	اطباء کا جہاں میں تا نشان ہو
بھریں جراحوں کا مجروح تا دم	جراحت کا لے جب تک کہ مرہم
الہی کا مگار و کامراں ہوں	حیاتِ خضر طیب جہاں ہوں
بعد اقبال و قدر جاہ و حشمت	رہے اولاد سب ان کی سلامت



لیکن شفا دیتا ہے تو	ہم دوا دیتے تو ہیں
جوہر دکھا دیتا ہے تو	خاک میں اکیر کے
اس میں شفا موجود ہے	زہر میں بھی تیری قدرت
تریاق بھی بے سود ہے	گر نہ ہو رحمت تیری
جو آئے شفا پائے	الہی آرزو یہ ہے کہ
یہاں اپنی دوا پائے	مریضِ لادوا آکر
ہے حیات و موت کا سماں	لیکن ہاتھ میں تیرے
کوئی ہے مرض سے نالاں	کوئی ہے شاد صحت سے



تہسید

آشفۂ خاطری وہ بلا ہے کہ شیفتہ
طاعت میں کچھ مزا ہے نہ لذت گناہ میں
ہندوستان جو کسی زمانہ میں جنت نشان تھا، اب ایسا نیم جاں ہے کہ اس کی حالتِ زبوں
کا صحیح نقشہ کھینچنے کے لیے کوئی لفظ نہیں ملا۔ ہم نے ملا کہ ”تبدیلی“ ناموسِ فطرت کا دطیرہ ہے
”سی گزرد“ لیکن

خاک ہو جائیگے ہم تم کو خبر ہونے تک
اس بد نصیب ملک کے محکمہ حفظانِ صحت ہی کو لیجئے، حکومت کا خزانہ قلبِ زر کی کہانی
سے آئے دن لبریز ہے، کروڑ ہا جانیں طرح طرح کی مہلک بیماریوں سے فنا کے گھاٹ اتر رہی ہیں،
لیکن اربابِ بست و کشاد کی توجہ اس طرف منعطف ہی نہیں ہوتی۔ محکمہ مذکورہ کی جس ترقی کا ذکر
حکومت کی سفید کتاب میں بیاگ دہل کیا جا رہا ہے، اس کی حالت گردشِ دائرہ سے کم نہیں۔ یہ
حقیقت اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ تہذیبِ جدید کی عنایت سے نئے نئے امراض نے اس پر
اعظم کو دیر نہ بتلایا۔ خصوصاً امراضِ اعصاب نے تو ملک کو بچان کر دیا ہے۔

دام ہر موج میں ہے حلقہٴ صد کام ٹہنگ
دیکھیں، کیا گزرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک
وہ کلیاں جو چنگ کر جہاں رنگِ دبو کی زینت ہوتیں، افسوس کہ وقت سے پہلے بادِ
سوم نے انہیں جلا دیا۔

انحطاطِ قویٰ

وطنِ عزیز کے تن زار کو یوں ہی بیشارِ ناسور گھلائے جا رہے ہیں، اس پر مزید تازیانہ
زنی کی تاب کجا۔ ملک کی عام صحت کی طرف سے بھی اگر ہم چشمِ پوشی کر لیں تو موجودہ نسل کا

جسانی انحطاط ہمیں چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔

لوگ کہتے ہیں کہ خراب غذا، گرانی غلہ، دودھ اور گھی کا میسر نہ آنا، افلاس، جہالت، ازدواج طفلی، شہروں کی گھسان آبادی، کثرت تفکرات وغیرہ سے موجودہ نسل رو بہ تزلزل ہے۔ لیکن میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اے صبا! یہ آوردہ ٹھیک ہے۔

اگر مجھ سے یہ سوال کیا جائے کہ دراصل ہماری نسلی ضعف کا ذمہ دار کون ہے؟ تو میں نہایت اطمینان سے جواب دوں گا کہ مذہب سے روگردانی!

چنانچہ معشوق ہزار دوست کی فرلوانی اور ”مجالس تعلیم“ بے منت غلطی کا دجور لامتناہی اسی سبب کے نتائج مابعد سے ہے۔

قصہ درد سناتے ہیں، کہ مجبور ہیں ہم

نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ روزانہ ہمارے لاکھوں نوجوان اس ”مرض لذیذ“ کے شکار ہو رہے ہیں، اور ہزار ہا عبارت حیات کا سلسلہ انہدام جاری ہے۔ لیکن ہمارے بزرگ ہیں کہ وہی بے عمل مشرقی چشم پوشی کو آداب حیا و شعار شرافت تصور فرما رہے ہیں، اور اپنی آنکھوں کے سامنے لہلہاتی کھیتیوں کو جلتے دیکھتے ہیں لیکن کچھ نہیں کہتے۔ رونا تو اس کا ہے کہ امروز کی شورش میں اندیشہ فردا کا تصور بھی ہمارے والدین کے لئے باعث سوہان روح ہے۔ ستم پر ستم کہ جن ہستیوں کو اس ولولہ کی موت کا تلخ تجربہ ہوا، وہ بھی نئے پودوں کو ان ناانگیز حرکات سے متصل آگاہی دیکر باز نہیں رکھتیں کہ

سالمک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلها

بلکہ اس پر طرہ یہ ہے، کہ ان میں سے بعض افراد کو ایک نئے ہم جنس کے اضافہ سے بھی پاک نہیں ہوتا۔ عیاذ باللہ

فکر فردا

دنیا اس آفت کا دفعیہ پند و حکمت یا دعائے رذیلا میں تلاش کرتی ہے۔ یا طلاء شباب کے لئے کسی عارف کامل کی جستجو میں کوہ و صحرا کی بادیہ پیکالی میں مصروف ہو جاتی ہے، یا مجاہدات و تشدد سے اس بھوت کو اتارتی ہے۔ لیکن چو عمر بسر بردم چند آنکہ نگہ کردم۔ یہ تمام چیزیں تدابیر ملاء الوقوع کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کا کیا علاج ہے کہ اس

خارستان کا ہر مجنوں راہ رو اپنے زعم باطل میں گستاں بکنار رہتا ہے اور کامل اخفا کے ساتھ یہ فعل و انفعال متواتر جاری رکھتا ہے۔

کیا خوب سراغ دل گم گشتہ نکالا

ہم کھوئے گئے آپ، کسی کوچہ میں جا کر

تا وقتیکہ اس گردہ کی ذہنیت نہ بد لگی، انسداد کی جملہ تدابیر غیر موثر ثابت ہو گئی، اطباء سے یہ امر مخفی نہیں کہ ملک کا ایک بڑا طبقہ امراض اعضاء تناسل میں مبتلا ہے خصوصاً اس لعنت میں نوجوانوں کا ایک جم غفیر گرفتار ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ایسی اطباء کو دوسرے فرقے سے بڑا سابقہ پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ خادم کو بھی اس افسوس ناک نوع کے بیشمار افراد کی آہ و زاری سننے کے مواقع پیش آئے ہونگے۔ غیر محدود مشاہدات و تجارب نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ نصیحت و ملامت دوسرے گردہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

اس مرض کے متعلق میرے انکشافات کی تعداد و مدت جس قدر طویل ہوتی گئی ان افسردہ ہستیوں کے ساتھ میرے جذبات رحم بھی زیادہ ہوتے گئے۔ اب مجھے ان پر غصہ نہیں آتا، بلکہ میری یہ گذارش مبالغہ آمیز نہ سمجھی جائے کہ ان لوگوں پر مجھ سے زیادہ ترس کھانے والا شاید اور کوئی فرد نہ ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ غفلت و شباب میں انسان ایک ہنستا ہوا پھول ہوتا ہے جسے توڑنے کے لئے شیطاں انسان کی متجسس نگاہیں ہر وقت تیار رہتی ہیں، اس ناپاک مخلوق کو ان بھولی صورتوں کے بگاڑنے میں ذرا بھی ترس نہیں آتا، جب گمراہی کی چادر ان کو ہر طرف سے ڈھانک لیتی ہے تو اچانک اپنے آپ کو فنا کے چٹانوں سے ٹکراتے ہوئے پاتی ہے۔ اب سلامتی کہاں، ہاں اگر قادر مطلق کا دامن رحمت ہاتھ آگیا تو بیشک نجات کی مقدس کرن دکھائی دے جاتی ہے۔ ورنہ خسر الدنیا والاخرہ کے عذاب الیم میں ہمیشہ کے لئے گرفتار ہو جاتی ہے۔ مبصرین کو ایسی مثالوں کے معائنے ہزار بار ہو چکے ہیں۔

زکریا طبیب دہلوی نے گناہ کا فلسفہ کیا خوب بتایا ہے، کہ جس میں ”لطف“ سے اذیت

زیادہ ہو اس سے بچو کہ یہ ہی ”گناہ“ ہے۔

دل صد پارہ

سطح کے اس خاموش واویلے میری ساز ہستی میں ایک شور قیامت برپا کر دیا

دلم چو قبلہ نما قارغ از تجیدن نیست
 بعالے کہ منم رسم آرمیدن نیست
 زگ زگ سے طلب نکل رہی تھی، یہ حقیقت تھی کہ بھلائی ایزدی میرا قلب
 احساس ضرورت سے غافل نہیں رہتا۔ مجھ سے نہیں دیکھا گیا کہ مادر وطن کے لاکھوں نونہال
 اس سیہ کاری میں برباد ہو جائیں اور دیکھتا رہوں۔

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
 بھوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں
 متواتر یاد فرمائی نے مجھے آمدۂ خدمت کر دیا، تنہائی اور کثرت مشاغل کے باوجود اس
 عاجز کو اپنی توجہ ہر گوشہ سے ہٹانی پڑی، رنگارنگ بزم آرائیاں و نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں۔
 ایک عرصہ تک میں نہایت دقیق غور و فکر میں مستغرق رہا کہ آخر ان فریب خورہ
 دلوں کی اصلاح و ہدایت کا کون سا مستحسن و متجلی طریقہ ہو سکتا ہے۔ ناگاہ سر دوش ہاتھ نیچے نے
 یہ بشارت دی کہ ”وہ اندھا جو کنویں میں گر نیا والا ہے اس کی بہترین ہدایت یہ ہے کہ آنکھیں
 عطا کی جائیں، چنانچہ اس دعا گو نے یہی مناسب سمجھا کہ ایک ایسا صحیفہ مرتب کیا جائے جس میں
 اس مرض نامبارک کے جمیع ممالہ و ماعلیہ پر کافی روشنی پڑتی ہو اور تشریحی نکتہ نظر سے یہ
 صداقت بکمال وضاحت منکشف ہو جائے کہ اس فعل شنیع کے ارتکاب سے انسان کیسے کیسے
 پلائے بے درماں اور کیسے کیسے لاناغل و ہلاکت خیز آفات و مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے، اور
 کس طرح اس کی محبوب ترین شے یعنی زندگی موت سے بدتر ہو جاتی ہے اور کیونکر انسان ذلت
 مسکنت کے گرداب میں پھنس کر فنا ہو جاتا ہے۔

بضاعت قلیل اور گزشتہ چند سال کا یکطرفہ انہماک، اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ
 بعض اصناف علاج میں احباب کی شکایت رونما ہوئی، لیکن میں اپنی فطرت سے مجبور تھا۔
 مصلحت دیدن آنست کہ یاران ہمہ کار بگذرانند و غم طرۂ یار سے گیرند

التماس

بھراؤ کہ طویل جدوجہد بار آور ہوئی اور آج میں برسوں کا قلبی سرمایہ اور سینہ
 بسینہ رموز اس سفینہ کے ذریعہ ملک کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، مجھے یقین ہے کہ قارئین

کہ ہدوت نظر سے اگر اس صمد خاص کو دیکھ فرمائیں گے تو میری سنی سکھ رہی ہوگی۔
 غالباً میری پہ گزراؤں ہے جانے ہو کہ آج کل کے چشم نظر کلب اپنی کائنات صوری
 و محوری کے لحاظ سے مرد و عورت کے لئے جنوز ہے نظیر ہے۔ یہ تالیف جس طرح وسط سے
 مراضیہ کے ہر مسئلہ پر بحث و نظر کے مصلحت پیش کرتی ہے، کسی دوسری جگہ اس کی
 ناقص اب تک مستور ہے۔

حتی الامکان مراضیہ ہمارے کوئی سے کوئی شعبہ سے بھی میں ہے خبر نہیں رہا ہوں۔
 میں نے ہری کو خوش کی ہے کہ اس اصل کی ہر فرع پر تفصیلی نگاہ ڈالوں۔ اسباب، علامات، اور
 معالجات ہمارے حقیقی و تہذیب کے بعد منجبت کئے گئے ہیں، یوں تو آپ اس موضوع کی
 دوسری کتابوں میں مسائل طبیہ کے بحر ذند سو جن پائیں گے مگر ہاں ہم مراضیہ خصوصاً کی
 فصل، واضح اور دلنشین رنگین تحلیل قریبی کی صورت میں اسی حیرت انگیز تالیف کے لئے
 خصوصاً ہے۔ آپ یقین جانئے کہ تصدیق کی ترغیب اور مہیا کرنے میں جس مشکل ترین کدو
 کاوش سے ساتھ چڑا ہے، اور جیسے عظیم الشان و گراں ہمارے مصارف سے عہدہ برآ ہوا ہوں۔ اسے
 کچھ میرا ہی جی جانتا ہے، یاد و ادراک ذوق واقف ہیں جو اس حیرت سے گزر چکے، یہ نقوش فن
 مصوری کی مایہ ناز سوشالیوں کا کامل قدر نتیجہ ہیں۔ اس معاملہ میں جب منتہی، میرے
 تحلیل کی زینت نہیں تھی بلکہ میری طباطبی دلیپیاں جرأت آموز ہوئیں، ورنہ عام ہر قدر دہائی کا
 تصور حوصلہ شکن ہوتا۔

میں اقرار کرتا ہوں، کہ اگر توفیق خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو محض دماغ پاشی
 و جگر سوزی سے ایسے لالی کھونڈ کی پیش کش غیر ممکن تھی۔

شکریہ

میں ان حقد میں عظام و متاعین کرام کے لئے بھی طالبِ سخرت ہوں جن کے
 رفعتاں ہم کا لبس جنوز چاہی ہے۔ اور جن کی دیبا دل سے نہایت قیمتی خواص طب ہم طلباء
 کا ظاہر ہوئے۔ یہ انہی کا ہمسایہ ہے کہ ان کی مضبوط بنیادوں پر آج ہم ملک نما حسین قصر تعمیر
 کر رہے ہیں۔ اللہ ان پر اپنی رحمت و کرم کی بارش فرمائے۔ آمین۔

اس کی بھی تصریح ضروری سمجھتا ہوں کہ منجبت اقتباسات میں محض قدامت پر ہی

میرا شیوہ نہیں رہا ہے بلکہ جدید ترین معلومات کا صحیح ذخیرہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

چنانچہ جدید طبی کتابیں مگر انقدر اضافات کا منبع ثابت ہوئیں۔ امراض مخصوصہ میں انگریزی کی نئی اور جدید تحقیقات بھی میری نظر انتخاب سے نہیں بچ سکیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان بہتر سے بہتر، اولوالعزم سے الوالعزم ارادے کر سکتا ہے مگر وہ اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک لیجانے پر قادر نہیں اور اس بارے میں وہ عالم خلقت کا سب سے زیادہ کمزور انسان ہے۔ وہ موجیں جو باہر کی مشکلات سے بلند ہوتی ہیں اور پھر ہمارے اندر تلاطم خیز طوفان سے جا ملتی ہیں۔ ان کے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بھی قائم نہیں رہ سکتے اور جب نفع اور دفع ضرر کی طبی خواہش کا بھونچال دماغ کی مستحکم سے مستحکم بنائی ہوئی عمارتوں کے لئے بڑا ہی خوفناک ثابت ہوتا ہے، ایسی حالت میں اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک پہنچانے کے لئے ضرور وہ کسی انسان کو ساتھ شریک کرتا ہے، اس لئے اگر ان فنی اور علمی جواہروں کی اہل فن اور ذی علم حضرات نے قدر کی اور پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تو انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن کو اور بھی جامع اور مفید علمی اضافوں کے ساتھ مزید تصاویر جو نمایاں ہیں، شامل کرنے کی ہمت ہوگی اور کتاب کو زیادہ عجوبہ تصاویر سے مزین کیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے، ان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کنکس پریکٹیکل اناٹومی، فزیالوجی، مینول آف ٹریپیکل میڈیسن ہائجنین، مینول آف سرجری، تشریح الاعضاء، شرح اسباب الامراض تناسلیہ، علاج الامراض ضیاء الالبصار فی حدالباہیہ، تشریح کبیر قانون نسل، مخزن حکمت، مخزن الادویہ، صدری تجربات خاندانی، تجربات بو علی سینا وغیرہ۔ قرابادین بنگالہ سے کافی مواد اخذ کئے گئے ہیں۔ جو پہلی بار بنگال کی سر زمین سے شائع کر لیا گیا ہے۔ یہاں کی مقامی اسمعیلیہ و ابراہیمیہ میموریل پبلشنگ اکیڈمی نے، جو طبی کتابوں کا اشاعت کا بندوبست کرتی ہے، خدا اس کے نیک ارادوں کو کامیابی نصیب دے اور فن کے لئے بہترین کام کرنے کی توفیق عطا ہو۔

بنگال میں خدا کے فضل و کرم سے اچھے طبیب گذرے ہیں لیکن انہوں نے فن کے لئے کچھ نہ کیا۔ بقائے خاندان کے لئے مکانات و کاروبار کئے لیکن ایک بھی فنی کام کو فروغ نہ دیا اور اگر کسی نے کچھ کرنا چاہا تو اس کی مانگ پکڑ کر گھنٹنا شروع کر دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ خدا

فضل و کرم اور دشمنوں کے حاسدانہ و مفسدانہ چالوں سے محفوظ نہ رہتا تو آج یہ ”گنجینہ قوت
 باہ“ آپ تک نہ پہنچ سکتا۔ اگر آپ کو اس کتاب سے استفادہ اٹھانے کا موقع ملے تو میرے
 بزرگوں میں جناب علامہ حکیم محمد اسماعیل صاحب و والد محترم علامہ حکیم مولانا محمد ابراہیم
 صاحب مرحوم کی ارواح کو ثواب پہنچائیں۔ اگر ان محترم حضرات کی دعا شامل حال نہ ہوتی، جو
 کچھ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، وہ ممکن نہ ہوتا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

فقط والسلام

حکیم ابن حکیم سید محمد یونس جیبی



**Tibbi Books for
Atiba Karam**

مقالہ اول

پہلا باب

مردوں کے آلات تناسل

یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب کسی شے کی ماہیت و حقیقت دریافت کرنی ہوتی ہے تو پہلے اس کی جسمانی ساخت، ظاہری وضع اور صورت کا بیان کرتے ہیں، اور اس کے بعد سلسلہ تحقیقات کو جاری رکھتے ہوئے اندرونی اور پوشیدہ منافع و خواص تک پہنچاتے ہیں، پس قوت باہ و اعضاء تناسل کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے بھی یہ اصول ایسا لازمی ہے، جیسا کائنات کے دوسرے زندہ اجسام کے لئے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے اعضاء تناسل ہی کے علم التشریح سے بحث کریں۔

چنانچہ مردوں کے اعضاء تناسل جس طرح بلحاظ افعال کے دو حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں، مصلہ منی، ناقلہ منی۔

ویسا ہی بلحاظ محل کے بھی یہ دو طرح پر ہیں۔ ان میں سے دو وہ ہیں جو جوف عانہ کے اندر ہوتے ہیں، جن کو ادعیمہ منی، غدہ مذی کہتے ہیں، اور تین وہ ہیں جو جوف عانہ کے باہر ہیں، جن کو غدود ودی، خصے، قضیب، کہتے ہیں۔ جن کی مسلسل تشریح حسب ذیل ہے۔

ادعیمہ منی

منی کی تھیلیاں، یہ خانہ دار جھلی کی دو تھیلیاں ہیں، جو مثانہ کے ساتھ مقعد کے درمیان غدہ مذی (غدہ قدامیہ) کے پیچھے زاویہ حاذہ بناتی ہوئی واقع ہوتی ہیں، گوکہ ان کی شکل بظاہر گاؤ دم عضلاتی جھلی کی ہوتی ہے، مگر حقیقت میں یہ پیچیدہ نالی دار گلٹیاں ہیں، جو مضبوط الیاف (ریشہ دار جھلی) میں ملفوف رہتی ہیں، پیچیدہ حالت میں ہر ایک تھیلی $2\frac{1}{2}$ انچ اور قریب آدھ انچ چوڑی ہوتی ہے۔ لیکن غیر پیچیدہ حالت میں پانچ یا چھ انچ لمبی، اور ایک پتلے

قلم کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ اس کا چوڑا سرا پیچھے، اور تنگ سرا سامنے ہوتا ہے، جو غدہ مذی کی جڑ کے قریب اپنی جانب کے خصے کی نالی کے ساتھ مل کر قات دافقہ (منی کی نالی) بناتی ہے اور اپنی قوت انقباضی کی وجہ سے بوقت ضرورت منی کو اس نالی کے ذریعہ سے بجرائے بول میں وقف کے ساتھ گراتی ہے۔

ساخت

باہر کی طرف مضبوط الیاف (ریشہ دار جھلی) ہوتی ہے، اور درمیان میں ناسج عصلیہ، اور اندر کی طرف غشاء مخاطی، جس پر بشرہ ہدبیہ کا استر ہوتا ہے۔ اور شریان مثانی اسفل اور باسوری متوسط سے آتی ہیں، عروق جاذبہ شریان کے ساتھ اور اعصاب صغیرہ خلیہ سے آتے ہیں۔

منفعت

خصیوں میں منی تیار ہو کر ان میں بطور ذخیرہ کے جمع رکھنا اور اپنی ایک مخصوص رطوبت سے منی میں تبدیل اور اصلاح کرنا۔

غدہ مذی

یہ ایک چھوٹی سی پھکی رنگت میں مخروطی شکل کی سخت گٹھی ہے، جس کی لمبائی ایک انچ، چوڑائی ڈیڑھ انچ، موٹائی پون انچ اور وزن قریب دو تولہ، یا پونے دو تولہ ہوتی ہے، چونکہ مثانہ کی گردن اور پیشاب کی نالی کے شروع حصہ میں واقع ہے، اس لئے اس کو غدہ قدامیہ بھی کہتے ہیں۔

وضع اس کی سپاری نما، اور تین ٹکڑوں سے مرکب ہوتی ہے۔ ہر دو پہلو کے ٹکڑے پچھلی طرف سے بذریعہ کندانہ کے، اوپر اور نیچے کی سطح پر بذریعہ ایک خط کے دو ٹکڑوں میں منقسم ہوتے ہیں، اور بیچ کا ٹکڑا جو مثلث شکل کا ہوتا ہے، وہ پہلو کے ٹکڑوں کے درمیان پچھلی طرف واقع ہوتا ہے، اور پیشاب کی نالی اسی کے درمیان سے گذرتی ہے، اس پر بیرونی جانب ایک مضبوط ریشہ دار غلاف ہوتا ہے، اور اس گٹھی میں پندرہ بیس باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں،

جیسا تصویر نمبر C میں بتایا گیا ہے، اس میں ایک سفید، لیسدار، رطوبت پیدا ہو کر (جس کو مذی کہتے ہیں) انہیں نالیوں سے ہوتی ہوئی مجرائے بول کے عرف جبلی میں گرتی ہے۔

ساخت

اس کی ترکیب میں نسج غدی، عضلاتی ریشے اور شریان و رید، اعصاب، (جن کا لگاؤ و رید حرکی باطن ضغیر و خلیہ سے ہے) پائے جاتے ہیں۔ اس گٹھی کا سطحی اور اندرونی خاکہ تصویر نمبر A-B-C کے ملاحظہ کریں۔

منفعت

اس سے یہ ہوتی ہے کہ پیشاب کی نالی کو تر رکھے، اور بوقت انزال منی بہ سہولت خارج ہو جائے، یا بخیاں متاثرین رطوبت خضیر سے مزوج ہو کر منی کا خیر بنانے میں کام آتی ہے۔

غدد ودی

یہ مٹر کے دانے برابر زرد رنگ کی دو چھوٹی سی گٹھیاں ہیں، جو پیشاب کی نالی میں جڑ غشائی کے اگلے حصے میں ٹھیک اسی کے نیچے واقع ہیں، جیسا تصویر نمبر ۴ میں دکھایا گیا ہے اور جس پر ۱۳ کا نمبر لگا ہوا ہے، ان کی نالیاں قریب ایک انچ کے لمبی ہوتی ہیں، جو مجرائے بول کے اگلے حصے میں کھلتی ہیں، اور ان میں ایک خاص قسم کی لیسدار رطوبت پیدا ہوتی ہے جس کو ودی کہتے ہیں۔

منفعت

اس سے یہ ہے کہ اس کی دور رطوبت مجرائے بول میں گذر کے نازہ کو تر رکھے تاکہ بول آسانی سے خارج ہو جائے۔ مگر متاثرین کے نزدیک اس رطوبت کے متعلق بھی وہی خیال ہے، جو مذی کے متعلق ہے۔



خصیتیں

یہ چھوٹی چھوٹی ڈیڑھ انچ لمبی، سوا انچ موٹی، قریب ڈھائی تولہ کے وزنی انڈے کی شکل کی دو گھٹیاں ہیں، جن کے اندر منی پیدا ہوتی ہے، اور جل المنی کے ذریعہ چمڑے کی تھیلی میں (جس کو فوطہ کہتے ہیں) لٹکی رہتی ہیں۔ گوکہ یہ دونوں جانب بیضوی، مگر ذرا پیچھے سے دہلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور انہیں تین حصوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) درمیانی بڑا حصہ (۲) بالائی موٹا سرا (۳) زیریں پتلا سرا۔

(۱) درمیانی بڑے حصے کو جسم کہتے ہیں

(۲) بالائی موٹے سرے کو اس، جو تالیوں کے ذریعہ سے نھئے کے بالائی سرے سے ملتا رہتا ہے۔

(۳) زیریں پتلے سرے کو ذنب کہتے ہیں جو بذریعہ نیچے واصل کے، اور طبقہ غمدیہ کے خصیہ کے نیچے سرے سے ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ تصویر نمبر ۲ کا B-C-D ملاحظہ فرمائیں۔

مجرى منى اسی حصہ (ذنب) سے شروع ہو کر خصیہ کی پچھلی سطح کے اندرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہے۔ جیسا خصیہ کی تصویر نمبر B سے ظاہر ہے۔

ہر ایک خصیہ پھر تین مچھلیوں سے ملفوف ہوتا ہے۔

(۱) طبقہ غمدیہ، بیرونی غلافی طبقہ۔

(۲) طبقہ بیضہ (درمیانی سفید طبقہ)۔

(۳) طبقہ عروقیہ، اندرونی عروقی طبقہ یا مشیمہ جن کی مسلسل تشریح حسب ذیل ہے۔

۱۔ طبقہ غمدیہ، یہ حقیقت میں صفاق کا ایک حصہ ہے، جو خصیہ کے آگے آگے فوطہ میں آجاتا ہے۔ بعد پیدائش کے اس کا درمیانی علاقہ بند ہو جاتا ہے۔ فوطہ اور بطن سے اس کا کوئی لگاؤ نہیں رہتا، بلکہ صفن خصیہ میں ایک بند تھیلی بن جاتا ہے۔ اور اس کے دو طبقے ہوتے ہیں

ایک طبقہ جداریہ جو فوطہ کے اندرونی جانب استر لگاتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ عضویہ، جو خصیہ کی بیرونی سطح پر استر لگاتا ہے، اور انہیں دونوں طبقوں کے درمیان قدرے رطوبت رہتی ہے، جو ان کو چمکا اور ملائم رکھتی ہے، اگر کسی وجہ سے یہ رطوبت بڑھ جائے تو وہ خصیہ کو بڑھاتی ہے۔ اور قیلۃ الاما ہو جاتا ہے۔

بڑھاتی ہے۔ اور قیلۃ الاما ہو جاتا ہے۔

۲۔ طبقہ بیضہ، یہ ایک سفید، قدرے نیلے رنگ کا، مضبوط ریشہ دار پردہ ہے، جو خصیہ کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے، اور اس پر چمٹا رہتا ہے اور اس کی پچھلی سطح سے ایک چنٹ یا بڑھاؤ نکل کر خصیہ کے اندر چلا جاتا ہے۔ جس سے خصیہ کی شریان اور عروقی و عصبی جال کو سہارا ہوتا ہے، اور نیز اس سے درخت کی شاخوں کی طرح بہت سی شاخیں نکلتی ہیں، جو خصیہ کی ساخت پر پھیلتی ہیں، اور اس کو بہت سے حصوں میں یا چھوٹے چھوٹے (قصیصات) لو تھڑوں میں منقسم کر دیتی ہیں، جیسا خصیہ کی تصویر C.E میں دکھایا گیا ہے، اور یہ لو تھڑے نالی دار ہوتے ہیں۔ جن کے اندر منی ہوتی ہے، جو تعداد میں بعض کے نزدیک تقریباً چار سو کے ہوتے ہیں۔

۳۔ طبقہ عروقیہ، چونکہ اس طبقہ میں عروق بکثرت ہوتے ہیں، جن سے خسیوں کی پرورش ہوتی ہے، اس لئے اس کو طبقہ عروقیہ کہا جاتا ہے، اور یہ پردہ طبقہ بیضہ کے اندرونی جانب ہوتا ہے۔ اور اس کے بہت سے ابھار لو تھڑوں میں جاتے ہوئے خصیہ کے ان ریشوں سے لگاؤ رکھتے ہیں جو منصف للخصیہ کہلاتے ہیں۔

ساخت خصیہ

- خصیہ کی ترکیب و ساخت میں ذیل کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔
- ۱۔ لحمی غدوی مادہ جو مثل گردے کے ملائم اور رنگت میں سرخی و زردی مائل ہوتا ہے۔
 - ۲۔ سفید طبقہ جس کے زوائد خصیہ میں منتشر ہو کر لو تھڑے بناتے ہیں۔
 - ۳۔ قاش نما لو تھڑے جن کے چوڑے سرے بیرونی سطح اور پتلے سرے خصیہ کے درمیانی پردہ کے جانب ہوتے ہیں۔ جو تعداد میں لغایت چار سو تک ہوتے ہیں۔
 - ۴۔ انابیب منی، منی کی پیچیدہ نالیاں جو سوت کے لمبھوں کی طرح ان قاش نما لو تھڑوں میں ہوتی ہیں، جن کی تعداد لغایت ۸۰۰ تک اور لمبائی میں دو ڈھائی فٹ تک رہتی ہیں، اور ان کا قطر انچ کے دو سو حصوں میں سے ایک حصہ کے برابر ہوتا ہے۔
 - ۵۔ عروق مستقیمہ، یہ منی کی وہ نالیاں ہیں، جب لو تھڑوں کے اختتامی سروں کے پاس دس میل (وہ پیچیدہ نالیاں) ایک جا اکٹھی ہو کر سیدھی ہو جاتی ہیں۔

- ۶۔ فیکہ الخصیہ، یہ عروق مستقیمہ کا باہم مل کر بنا ہوا جال ہوتا ہے جب کہ درمیانی پردے میں داخل ہو کر اوپر کو چڑھتی ہیں، اور انہی میں خون سے منی بنتی ہے۔
- ۷۔ عروق مخرجہ، یہ منی کی وہ نالیاں ہیں جو سفید طبقہ کو چمید کے فیکہ الخصیہ کے جال سے منی کو باہر لاتی ہیں، اور پھر بیج و خم کھا کر خصیہ فوقانی یعنی اغدیہ دس کا سونا سرا بناتی ہیں۔
- ۸۔ شریان، یہ شریان اعظم بطنی، شریان مثانی اعلیٰ، شریان شرا سیفی اعلیٰ کی شاخیں ہیں، جو ترتیب وار خصیہ فوقانی اور طبقہ بیضاء مجری منی اور عضلہ معلقہ میں پھیلتی ہیں۔
- ۹۔ ورید جو دائیں طرف مجری منی کے سامنے سے گذر کر اجوف نازل میں جاتی ہیں، اور بائیں جانب کی بائیں ورید الکلیہ میں داخل ہوتی ہیں۔
- ۱۰۔ عروق مصاصہ غائرہ جو سرین کے درمیانی ڈھڈی کے مقام پر غدود واقع ہیں۔ ان میں داخل ہوتی ہیں۔
- ۱۱۔ اعصاب یہ کمر کے پٹھوں کی شاخیں ہیں، جو فوطہ میں آکر عضلہ معلقہ اور خصیہ میں پھیلتی ہیں۔
توضیح کے لئے تصاویر نمبر 2 کے E.D.C.B اور تصویر نمبر 16-17 کو دیکھو۔

منفعت

خون سے بہترین اجزائے کر صحیح القوام منی بنانا، جس پر بقاء نوع کا دارومدار ہے۔ اسی واسطے اہلخانے خسیوں کو اعضاء تناسل میں سرداری اور ریاست کا مرتبہ دے رکھا ہے اور ان کی حفاظت و صحت پر جملہ نوع کی تحفظ و صحت کو تسلیم کر لیا ہے۔

حبل المنی

خصیہ کی ڈوری

اس کو حبل المنی اس لئے کہا جاتا ہے کہ خسیوں سے منی بن کر خزانہ منی میں منی جس نالی سے جاتی ہے، وہ راستہ یا وہ نالی اس کے درمیان سے ہے، اور خصیہ کی ڈوری اس لئے کہی جاتی ہے کہ خصیہ اسی کے ذریعہ سے کیسہ میں نکلا رہتا ہے، اور پیٹ سے تعلق بھی خصیہ کو اسی ڈوری کے واسطے سے ہے، جو حکم میں، مجری اریہ کے اندر ترجھے طور پر گذرتی ہوئی حکم کے بعد دنی سورخ سے نکل کر فوطہ میں داخل ہوتی ہے، چلیا تصویر نمبر ۳ کے ہندسہ ۵ میں دکھایا گیا

ہے۔ یہ ڈوری مجری منی، شریان خصیہ، ورید، اعصاب، عروق جاذبہ کے باہم ملنے سے بذریعہ نسج الحاقی کے بنتی ہے، اور دائیں جانب کی ڈوری سے بائیں طرف کی ڈوری کچھ لمبی ہوتی ہے۔

مجری منی

منی کی نالیاں جن کی وجہ تسمیہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، جو خصیہ فوقانی یعنی انفیدوس کے نیچے سرے (دم) سے شروع ہو کر اور خصیہ کی پچھلی سطح بروج کی اندرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہیں، مگر جس وقت شکم کے بیرونی سوراخ کی راہ مجری اربیہ میں داخل ہوتی ہیں، تو اس وقت عروق، اعصاب وغیرہ کے ساتھ ہوتی ہیں، اور جس وقت مجری اربیہ کو طے کر کے جوف شکم میں داخل ہوتی ہیں، تو اس وقت اعصاب اور پیڑوں کی عام شریان سے علیحدہ ہو کر اور وہ مستقیم و مستند سے ہوتی ہوئی ادعیمہ منی کی نالی سے مل کر مجری بول کے پہلے حصہ یعنی جیب کاسی کے اندر جا کھلتی ہیں، ان کی ترکیب میں تین طبقات ہوتے ہیں۔

طبقہ خلویہ، طبقہ عضلیہ، طبقہ مخاطیہ، جس کے اندر بشرہ ہدیہ کا استرہ ہوتا ہے، جو منی کو اوپر کی طرف دھکیلتا ہے، اور یہ نالیاں چھونے پر تانت کی طرح سخت اور تقریباً دو فٹ لمبی ہوتی ہیں۔ اور ایک خط کے تیسرے حصے کے برابر دبیز ہوتی ہیں۔

قضیب

آلت، اندری، جماع کیلئے، جو ایک مخصوص عضو ہے، اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ :- (قضیب کی جڑ) جس کو اصل القضیب بھی کہتے ہیں، دائیں بائیں بذریعہ دو مضبوط لٹنی نکالوں کے (ساقین القضیب) نشستگاہ کی ہڈی (عظم والورک) سے اور اوپر کی طرف بذریعہ ریشہ دار غشاء جس کو رباط معلق کہتے ہیں، پیڑوں کی ہڈی (عظم العاند) سے پیوست رہتا ہے، جیسا تصویر نمبر ۵ میں دکھایا گیا۔

دوسرا حصہ :- جسم قضیب جو بخ قضیب اور سر قضیب کا درمیانی حصہ ہے، جس کو ذکر کا دھڑ کہنا چاہئے، اور جس کی ترکیب میں اجسام اجوف اور جسم اسفنجی ہوتا ہے۔ یہ ہر دو جسم جلد، اور ایک مضبوط جھلی سے ملفوف ہوتے ہیں۔

اجسام اجوف

یہ دو جسم ہیں جو جسم اسٹنچی کی بالائی سطح پر ایک دوسرے سے ٹٹے ہوئے حشفہ کی جزئی واقع ہیں، اور قنصب کا زیادہ تر حصہ انہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک جسم بذریعہ ایک نوکدار سرے کے پیڑ کی ہڈی سے شروع ہوتا ہے، تصویر نمبر ۵ کے نمبر ۵ کو دیکھو۔ اور کچھ تھوڑا سا آگے اور اندر چل کر باہم مل کر جسم اسٹنچی کی بالائی سطح پر گذرتا ہوا حشفہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور جہاں پر سے یہ ہر دو حصے باہم ہوتے ہیں، وہیں سے اوپر کی سطح پر کل درازی قنصب میں ایک لمبا گڑھا دکھائی دیتا ہے، جس کو پشت قنصب کہتے ہیں۔ اور اسی قنصب میں ایک شریان اور ایک ورید رہتی ہے۔ جیسا تصویر نمبر ۹ کی شکل A میں بتایا گیا ہے۔

جسم اسٹنچی جس میں پیشاب کی نالی گذرتی ہے اور اس میں زیادہ تر حصہ گویا بحری بول ہی کا ہے۔ جو ساق القنصب کے نیچے ایک بصلہ سے شروع ہو کر دونوں جسم اجوف کے زیریں نالی میں سے ہوتا ہوا حشفہ میں گم ہو جاتا ہے۔ جیسا تصویر نمبر ۵ کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔

تیسرا حصہ :- سر قنصب یا حشفہ، دھڑ سے کچھ موٹا، سپاری نما، قدرے گول، مخروم شکل کا ہوتا ہے، اور اس کے عین سرے پر ایک سوراخ ہوتا ہے۔ جس کو ثقبہ یعنی دہانہ اعلیٰ کہتے ہیں۔ اور اس کے ابتدائی گول کنارے کو اکلیل الحشفہ کہتے ہیں، اور اس کے نیچے جو ٹنگ حصہ ہے، وہ عنق القنصب سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اور ٹھیک حشفہ کے نیچے عنق القنصب کو پار کرتی ہوئی ایک چنٹ دکھائی دیتی ہے جس کو قید القلفہ کہتے ہیں اور وہ زیریں حصہ سے قلفہ کو ملائے رکھتی ہے۔

اکلیل الحشفہ

اکلیل الحشفہ اور عنق القنصب پر بے انتہا چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں جن کو غدود مسکی کہا جاتا ہے۔ ان سے ایک قسم کی بودار و طوبت نکلا کرتی ہے۔ اس کو صاف نہ کیا جائے تو صابن کے چمکے کی طرح جم جائے۔

حشفہ پر جلد کا ایک غلاف ہوتا ہے، جس سے حشفہ ڈھکا رہتا ہے مگر مسلمانوں اور یہودیوں میں بہ سبب عتہ کرنے کے حشفہ بالکل کھلا رہتا ہے۔

جلد قضیب

یعنی اعضاء تناسل کا چڑا جو آلت کی جڑ پر، پیڑو، اور فوطہ کے چڑے سے شروع ہوتا ہے، اور آگے کی طرف حشفہ کی نوپی جس کو قلفہ کہتے ہیں، بنا کر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ نہایت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہے، تاکہ بوقت انتشار پھیلنے اور پھولنے میں کوئی دقت نہ ہو، اور دوسری جگہ کے چڑے کی طرح اس میں چربی کے ذرات بالکل نہیں ہوتے، شاید اس لئے رنگت میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔

ترکیب قضیب

قضیب تین لمبے، پلپے، نرم اجسام سے مرکب ہے، جن میں سے دو جسم اجوف کھوکھلے بڑے خانہ دار ہیں، جو ایک نہایت مضبوط اور موٹی جھلی سے لپٹے ہوئے ہیں اور وہ جھلی اندر کی طرف ہزاروں شاخیں اور چھوٹے چھوٹے خانے شہد کے چھتے کی طرح بناتی ہے۔ اور ان خانوں کی ساخت میں سرخی مائل لچکدار تھن اور سکڑنے والے ریشے (نسج انتہائی) ہوتے ہیں۔ اور ان خانوں کی دیوار پر ورید و شرائین کا نہایت باریک جال ظہر قضیب اور بیخ قضیب سے آتا ہوا پھیلتا ہے۔ جیسا تصویر B-4 میں اس جال اور ان خانوں کا خاکہ دکھایا گیا ہے۔

انتشار کے وقت اسی جال کے ذریعہ سے وہ خانے خون سے بھر جاتے ہیں اور نسج انتہائی کے دباؤ سے جب خون کی بازگشت رک جاتی ہے تو اس وقت قضیب خوب پھول کر تن جاتا ہے۔

اور ایک ان میں سے جسم اسفنجی ہے، گوکہ یہ بھی ویسا ہی کھوکھلا خانہ دار ہوتا ہے۔ مگر جسم اجوف کی طرح نہیں۔ اس کی جھلی نازک، پتلی، خانے چھوٹے، رگوں کا جال بھی نہایت باریک اور اس کا بیرونی پردہ کسی قدر عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا، جن کا تعلق پیچھے کی طرف مثانہ کے ریشوں سے ہوتا ہے۔

منفعت

اس کے ذریعہ جوہر حیات کو کانِ مردم خیم میں پہنچانا اور اپنی مثل پیدا کرنا ہے، کیونکہ موجودات عالم کی خلقت میں انسان جیسے کامل اور مجمع صفات مخلوق کی پیدائش و ابتداء،

اگر غور کیا جاتا ہے، تو صانع عالم کی بے پایاں قدرت و حکمت کا پتہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو مخلوق حیرت انگیز جسمانی اور دماغی قوتیں رکھتی ہے، وہ اسی وقت ظہور میں آتی ہے جب کہ مردوزن کے نطفے باہم مل کر عمل شروع کرتے ہیں۔ جس کا دار و مدار بادی النظر میں اسی قضیب کے نعوذ صحیح (انتشار کامل) اور خروج منی پر ہے۔

انتشار کامل

یہ ایک عصبی فعل ہے جو تین چیز پر منحصر ہے۔

(۱) عصب حسی (۲) مرکز عصبی (۳) عصب حرکتی

عصب حسی

عصب حسی کا یہ فعل ہے، کہ کسی خارجی اثر کو دماغ یا کسی دوسرے مرکز عصبی تک پہنچا دے۔

مرکز عصبی

مرکز عصبی کا یہ فعل ہے کہ اس سے متاثر ہو کر دوسرے اعصاب کے ذریعہ احکام صادر کرے۔

عصب حرکتی

عصب حرکتی کا یہ کام ہے، کہ مرکز سے حکم لے کر اس کو عملی طور پر تحریک دے، مثلاً کسی سوتے ہوئے شخص کے ہاتھ یا پاؤں میں سوئی چبھو دی جائے تو وہ فوراً اپنے ہاتھ یا پاؤں کو کھینچ لیتا ہے ”یہ کیوں؟“ اس لئے کہ اعصاب حسی نے سوئی چبھونے کی اذیت فوراً دماغ تک پہنچا دی، اور مرکز عصبی نے اسی وقت اعصاب حرکتی کے ذریعہ سے حکم کی تعمیل عصب متحرک سے ان عضلات میں کرائی جو عضلات عقولہ (سمٹنے والے عضلے) کہلاتے ہیں۔ جن سے یہ فعل ظہور میں آگیا۔

بس اسی طرح سے انتشار ذکر بھی ظہور میں آتا ہے، یعنی اس ذوق و سرور کے حاصل

کرنے کی لذت اور اپنے مثل پیدا کرنے کی خواہش کا اثر جب اعصاب حسی کے ذریعہ سے دماغ تک پہنچتا ہے، تو وہ منعکس ہو کر قنصب کی ان رگوں کو پھیلاتا، اور خون کی حرکت میں لانا شروع کر دیتا ہے جن کے حوالے عروق کے پھیلائے اور خون کے پہنچانے کا کام ہے، اور اس وقت اجسام مجوف القنصب اور جسم اسٹنچی جو نہایت مستحکم کل جو فدار، چھوٹی چھوٹی ورید سے لبریز ہیں، خون سے بھرنا شروع ہو جاتے ہیں، جس سے وہ رگیں پھولتی اور خول سے بھر جاتی ہیں۔ اور تجلویف میں بھی خون نہایت کثرت سے لبریز ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد وہ عضلات جو قنصب کی جڑ میں واقع ہیں، جن پر تصویر نمبر ۶ میں ۲ کے نمبر لگے ہوئے ہیں، ان کے اعصاب خاص بھی اس عمل انعکاس سے متاثر ہو کر حرکت کرنا شروع کر دیتے ہیں، اور ان کو اس پر آگے کر دیتے ہیں، کہ شرائین اور ورید کو دبائیں، تاکہ خون کا واپس جانا بالکل بند ہو جائے۔ اور اندر ہی اندر زور کرتا جائے جس سے آلت خوب پھولے اور بڑھے لیکن جوں جوں وہ عضلات ان ورید کو دباتے جاتے ہیں، ویسے ہی وہ درازی میں بھی آگے کو بڑھتے جاتے ہیں۔

یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب کسی چیز کو ہاتھ یا اور کسی شے سے دبایا جاتا ہے تو اس کو آگے کی طرف بڑھنا ہی ہوتا ہے۔ پس اسی بنا پر جب وہ آگے کو بڑھتے ہیں، تو اس وقت قنصب کو اٹھادیے ہیں، جس سے قنصب جڑ کی جانب سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ ہاں یہاں پر اس نکتہ کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جب کوئی لمبی شے ایک طرف سے اٹھتی ہے تو اس کا دوسرا انتہائی حصہ ضرور نیچے کی طرف جھک جاتا ہے۔

مگر یہاں پر یہ بات نہیں ہوتی، کیونکہ جیسے جیسے یہ آلت خیز عضلے اپنا عمل کرتے جاتے ہیں، ویسے ہی عضلہ قاذفہ البول، جو کہ سیون کے درمیانی حصہ سے شروع ہو کر جسم اسٹنچی کے پھیلاؤ، اور جسم اجوف پر تمام ہوتا ہے، قنصب کو سخت کر دیتا ہے جس سے اس میں جھکاؤ نہیں ہونے پاتا۔

اور دوم: رباط معلق جن پر تصویر نمبر ۳۰ میں ۱۲ کا نمبر لگا ہوا ہے، اور جو پیڑو کی محرابدار ہڈی سے پشت کی جانب قنصب کو مربوط رکھتی ہے، اعصاب کی تاثیر معکوسہ سے جب وہ اوپر کی طرف سکڑنا شروع کر دیتی ہے تو اس وقت اپنے ساتھ عضو کی اس دبیز جھلی کو بھی کھینچ لیتی ہے جس کے اندر اجسام ملفوف رہتے ہیں، اور اس جھلی کے کھینچ جانے سے عضو اوپر کی

طرف اٹھ جاتا ہے۔ اس لئے نیچے کو جھکنے نہیں پاتا۔

سوم: مثانہ کے عضلاتی ریٹوں کو، چونکہ جسم اسٹنچی کے بیرونی پردے کے عضلاتی ریٹوں سے بہت کچھ تعلق ہے، اس لئے جب اعصاب کی تاثیر متعکسہ سے مثانہ کے عضلاتی ریٹے اوپر کی طرف کھینچتے ہیں، تو اس وقت وہ اپنے ساتھ اس پردے کو بھی کھینچ لیتے ہیں، جس میں جسم اسٹنچی ملفوف ہے جس سے عضو اوپر کی طرف کھینچ کر کھڑا ہو جاتا ہے، جیسا مثانہ میں پیشاب کے پُر ہونے سے یہ بات ہوتی ہے کہ مثانہ کے عضلات تن کر اپنے ساتھ جسم اسٹنچی کے پردے کے عضلات کو کھینچ لیتے ہیں، اور قنصب اوپر کی طرف اٹھ جاتا ہے۔

بس اسی طرح یہ سب عضلے عمل انعکاس سے متاثر ہو کر اپنی طبعی فعل پورا کر کے قنصب کو سخت اور سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، جس سے آلت خوب دراز اور سخت ہو کر امتشار تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

خروج منی

اور وہ اس طرح سے ظہور پذیر ہوتا ہے کہ جوں جوں قنصب میں خون زیادہ ہوتا جاتا ہے، ویسا ہی حشفہ میں بھی خون بھرتا جاتا ہے، جس سے حشفہ میں گدگدی ہونے لگتی ہے، اور اس کی تاثیر متعکس ہو کر اعصاب، عروق، عضلات پر پڑتی ہوئی اوعیہ منی پر جا پہنچتی ہے، اور اوعیہ منی کو متحرک کر دیتی ہے۔ اور جب منی، متحرک ہو کر قات دافقہ میں پہنچتی ہے، تو وہ اپنی قوت انتباہی کے ساتھ پیشاب کی نالی میں گر اوتی ہے، جس وقت منی بجرائے بول میں گرتی ہے تو اس وقت سارے بدن میں ایک عجیب عصبی جوش کی حالت، سرور کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، اور پھر اعطیل کے عضلات عاصروہ سرعت کے ساتھ اس کو نچوڑ کے باہر نکال دیتے ہیں، جس سے منی کو درکان مردم خیز میں نازل ہو جاتی ہے۔ اور یہ قانون ازدیاد نوع انسانی کا عمل پہلے پہل اسی طرح انجام پاتا ہے۔

امتشار کی کیفیت کے موٹے موٹے بیان میں حکماء قدیم اور حکماء حال کا چنداں اختلاف نہیں، اور نہ ان کے بیانات کو دہرانے کی حاجت ہے، مگر البتہ اس کا معلوم کرنا از حد ضروری ہے کہ تجلویف قنصب کے اندر وریڈیں اور شریانیں خون سے کس طرح بھر جاتی ہیں،

اصل سبب نعوظ کا کیا ہے۔ کیوں اور کس طرح پر بعض وقت قنصب کے وریدوں میں خون زیادہ ہو جاتا ہے، کہ جس سے نعوظ وقوع میں آتا ہے، چنانچہ حکیم کرک صاحب کی کتاب افعال الاعضاء کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نعوظ کے فعل کے واسطے سبب متحرک، یعنی کسی نہ کسی قسم کا دغندغہ (حرکات) اور دوران خون کی زیادتی کے واسطے دغندغہ ہی ہوا کرتا ہے، جو یا تو اعضاء تناسل میں شروع ہوتا ہے یا اور مقامات بدن میں یا خاص نخاع و دماغ کے درمیان، خواہ کہیں شروع ہو، نخاع سے گزر کر بذریعہ عضو کے خاص عصب استیائی پر پہنچ کر یہ دغندغہ اپنا اثر نمایاں کرتا ہے۔ چنانچہ کلتھرنامی حکیم نے جب گھوڑے کے عضو کے دونوں طرف کے خاص عصب کاٹ دئے، تب اس گھوڑے کا عضو قابل نعوظ نہ رہا۔

بہر کو بالٹ

دوجرت اور ایکٹن وغیرہ کی تحقیقات اور تحریرات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لذع یا دغندغہ کی تاثیر دو صورتوں میں ہوتی ہے۔ اول اس طرح پر کہ بذریعہ ان عصبی شاخوں کے جو عروق سے متعلق ہیں اور جن کے متعلق عروق کا پھیلتا ہوتا ہے، عروق پر تاثیر ہوتی ہے اور وریدیں و نیز شریانیں پھیل جاتی ہیں، اور ان میں زیادہ خون کی گنجائش ہو جاتی ہے۔ دوسرے اس طرح پر کہ باعث لاذع کی تاثیر قنصب کی جڑ والے عصلوں پر پہنچتی ہے۔ تصویر نمبر ۶ میں جن پر نمبر ۲، لگا ہوا ہے۔ اور جب یہ حرکت میں آتے ہیں، تو ان کے دباؤ سے قنصب کی وریدوں کا خون رک جاتا ہے۔ پس خون کے زیادہ آنے سے اور اس کے واپس منع ہو جانے سے قنصب پھول جاتا ہے، جوں جوں حشفہ میں خون زیادہ پہنچتا ہے توں توں حشفہ میں دغندغہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس کی تاثیر بذریعہ اعصاب حس نخاع یا دماغ تک پہنچ کر بذریعہ اعصاب محرک عضوف کے عصلوں اور عروق پر نمایاں ہوتی ہیں۔ خون زیادہ آتا ہے، لذت بڑھتی ہے، پھر حشفہ کا دغندغہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے، اسی طرح خون کی زیادتی سے لذت، اور لذت کی زیادتی سے خون عضو کا زیادہ ہوتا ہے، جس سے اس میں تندی اور سختی آ جاتی ہے۔

(۱) اوپر مذکور ہوا ہے۔ کہ نعوظ کے واسطے کسی نہ کسی قسم کا لذع یا تو اعضاء تناسل میں شروع ہوتا ہے یا کسی اور جگہ یا خاص نخاع و دماغ میں، بس ان تینوں قسموں کی مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) جیسا کہ مٹانے کے بُد ہو جانے سے مٹانہ میں دغدغہ شروع ہوتا ہے۔ اور اس کی تاثیر دماغ یا نخاع سے معکوس ہو کر مٹانہ کے عضلاتی ریشوں اور پیڑوں کی ان عضلات پر واقع ہوتی ہے کہ جو اخراج بول کے فعل کے لئے مخصوص ہیں، ویسا ہی اور صادق نعوذ کی حالت ظروف منی کے منی سے بُد جانے پر وہیں دغدغہ شروع ہوتا ہے۔ اور اس دغدغہ کی تاثیر نخاع یا دماغ تک پہنچ کر بذریعہ اعصاب محرک عضو پر لوٹ آتی ہے۔ انتشار کی تحریک کے واسطے خاص عصبانی تناسل میں منی کے سوائے سببوں سے بھی دغدغہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ عضو کے چھونے سے یا عضو واطلیل و ظروف منی کے امراض لازع بلکہ کبھی کبھی خالی پیشاب کے گزرنے سے ہر ایک حالت میں دغدغہ معکوس ہو کر عضو کے عضلات اور عروق پر بھی پہنچتا ہے۔ البتہ اگر اعضاء تناسل بے حس ہوں یا لذع یعنی دغدغہ مذکور بہ نسبت قوت ان اعضاء کے ضعیف ہو تو اس کا اثر نہیں ہو سکتا، اور اگر اعضاء تناسل بہ سبب مرض کے زیادہ ذکی اور انگینت کو زیادہ جلدی قبول کر نیوالے ہو گئے ہوں، تب ادنیٰ سی لذع سے انتشار ہو پڑتا ہے۔ اور تھوڑے ہی انتشار سے انزال بھی ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ انتشار کے بغیر سوائے ان دوسرے لذع سے انزال کا کام تمام ہو جاتا ہے۔

(ب) بعض شخص کو خالی ارادہ اور تخیلات کے ذریعہ سے انتشار بلکہ انزال بھی وقوع میں لاسکتے ہیں، ایسی حالت میں دغدغہ یا لذع دماغ سے شروع ہو کر بذریعہ نخاع و اعصاب محرک عضو تک پہنچتا ہے، اسی طرح بپا عث امراض لازع دماغ یا نخاع سے خصوصاً چوٹی دماغ سے دغدغہ شروع ہو کر عضو پر تاثیر کرتا ہے۔

(ج) اعضاء تناسل اور مرکز عصبانی، یعنی (دماغ و نخاع) سوائے اور مقامات بدن سے بھی انتشار کی تحریک کا دغدغہ شروع ہو سکتا ہے، چنانچہ بعض مرتبہ یہ دغدغہ بصورت آواز خوش بذریعہ عصب سمع یا بصورت دیدار محبوب بذریعہ عصب مجوف یا بصورت بوئے خاص بذریعہ اعصاب شم، یا بصورت اتصال شے مرغوب کسی حصہ بدن پر بذریعہ اعصاب لمس مرکز عصبانی تک پہنچ کر اور وہاں سے لوٹ کر براستہ اعصاب متحرک عضو تک پہنچتا ہے۔

(۲) عضو کے عصلے دریدوں کا خون اس طرح پر روکتے ہیں کہ آلت کی پشت والے ورید کو تو وہ رباطی پردہ دباتا ہے کہ جو دونوں طرف کے عضلات آلت خیز کے اگلے سروں سے

آلت کی پشت پر پھیلتا ہے، پھر وہ وریدیں جو ساق القصبہ میں سے ہو کر گذرتے ہیں اسی عضلہ کے دوسرے حصہ سے دیتی ہیں جو ساقین کے اوپر واقع ہے، اور عجز (ساق القصبہ) کی وریدیں عضلہ معجل البول کے اس حصہ سے دیتی ہیں جو عجز کو گھیرتی ہیں۔

(۳) ایک موقع پر اس امر کا ذکر ہو چکا ہے کہ حشفہ کے دغندہ سے نعوظ کو بہت مدد ملتی ہے پروردگار نے حشفہ کو درحقیقت نہایت ذی حس بنایا ہے، یہاں تک کہ اس امر میں خاص آلات حواس مثل آنکھ و ناک بھی غالباً اس سے زیادہ ذی حس نہیں، حشفہ کے اس قدر ذی حس ہونے سے دو مطلب ہیں، جوش عصبانی جو عموماً انزال کے ساتھ ہے خرچ ہو جاتا ہے۔ بعض مرتبہ فرو نہیں ہوتا، ایسی صورتوں میں نعوظ آہستہ آہستہ فرو ہوتا ہے، اور تھوڑی دیر پیچھے پھر بھی قائم ہو سکتا ہے۔

(۴) نعوظ عضو کی جڑ کی طرف سے شروع ہو کر اور طرف کو پھیلتا ہے اور جب موقوف ہوتا ہے، تب بھی پہلے جڑ کی طرف سے موقوف ہونا شروع ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ دھڑ سب سے پیچھے ڈھیلا ہوتا ہے۔

(۵) جتنی دیر کہ انتشار کے کامل ہونے میں لگتی ہے، اتنی اس کے فرو ہونے میں نہیں لگتی۔ فرو ہونے کے وقت تجاویف کی لچکدار دیواریں عروق پر دباؤ ڈالتی ہیں اور غالباً ان دیواروں والے لحمی ریشے بھی کسی قدر دبا کر خون کو جلد دھکیلنے میں مددگار ہوتے ہیں، لیکن بعض حیوانوں میں بہت دیر کے بعد فرو ہوتا ہے۔

(۶) درست انتشار بغیر انزال کے بھی فرو ہو جاتا ہے۔ لیکن اصلی انتشار جو کسی مرض کے باعث نہ ہو اور نہ غیر طبعی طریق پر عائد ہوا ہو، اتناست نہیں ہوتا کہ بغیر انزال کے فرو ہو۔

(۷) ہر ایک انتشار یعنی نعوظ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس سے انزال وقوع میں آوے اور نہ ہر ایک انتشار کے واسطے ظروف منی کا ہونا لازم ہے، بلکہ نعوظ بچوں میں بھی واقع ہوا کرتا ہے، جن کے خصیوں میں ہنوز منی بننے کا آغاز بھی نہیں ہوا ہوتا۔

(۸) انسان میں نعوظ تھوڑی دیر چند لمحہ قائم رہتا ہے، تاکہ جماع سے خوب لذت حاصل ہو اور انسان اپنی نسل بڑھانے، یعنی بقاء نوع کے واسطے شرم و حیا کو چھوڑ کر اس طرف رجوع ہوا کرے۔

دوسرا باب

بیان اعضاء تناسل کی پرورش و افزائش کا

چونکہ زندہ اجسام و اعضاء کے اجزاء اپنے مختلف حرکات و افعال کی وجہ سے دائمی طور پر تحلیل و فنا ہوتے رہتے ہیں، اور ان تحلیل شدہ اجزاء کے بدلے میں اگر اور نئے اجزاء نہ آئیں تو یقیناً ان اعضاء کی پہلی سی حالت و قوت قائم نہ رہ سکے گی، بلکہ ان میں لاغری اور کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

اسلئے قدرتی انتظام کے مطابق ان اعضاء کو وہ خون جس میں بدل یا تحلیل کا اصلی مواد مہیا ہوتا ہے، برابر پہنچتا رہتا ہے، اور ان اعضاء کے اجزاء اور ذرے اپنی قوت جذبہ سے جن کے اندر یہ قوت فطرتاً موجود ہے، خون سے جذب کرتے رہتے ہیں، اور نئے اجزاء ان تحلیل شدہ اجزاء کے قائم مقام ہو کر اعضاء کی عام حالت و شکل کو درست رکھتے ہیں، کہ جن کی وجہ سے نہ ان میں کوئی نمایاں انحطاط و کمزوری ہونے پاتی ہے، اور نہ ان میں کوئی اختلاف واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ خون کا اصلی مواد ان ذروں کی ساخت سے مشابہ اور اعضاء کی طبعی صفات میں شریک ہو کر ان کو برقرار رکھتا ہے۔ اس لئے نظام قدرت میں اس سلسلہ کے استحکام و قیام کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ہونا لازمی قرار پایا ہے۔

امر اول

جسم یا عضو کے اندر خون کی کافی مقدار مہیا رہنا، کیونکہ خون بدن کے ہر ایک حصے کی غذا کے واسطے مناسب مواد بہم پہنچاتا ہے۔ اور ہر ایک کو تروتازہ اور زندہ رکھتا ہے اور نیز بدن کی بعض گلیٹیوں تک ایسا مواد مطلوبہ لیجاتا ہے، جن میں ان گلیٹیوں کی قوت مغیرہ سے خاص رطوبتیں تیار ہوتی ہیں۔ جیسا پستان میں خون ایسے اجزاء لے جاتا ہے جو وہ دودھ کی صورت میں متغیر ہونے کے لائق ہوتے ہیں، یا خضیوں میں خون، ایسے اجزاء پہنچاتا ہے جو خضیوں کی قوت متغیرہ سے وہ اجزاء منی بننے کے قابل ہوتے ہیں۔ یا قصبہ میں جا کر انتشار کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے زندہ اجسام یا اعضاء میں کافی مقدار سے خون کا ہونا شرط ہے۔ جس کے وجود کا

دار و مدار قدرت نے کچھ تو اجزاء اور خون کی ذاتی طاقت کی درنگی پر موقوف کر رکھا ہے، جو ان میں فطرتاً موجود ہے۔ اور کچھ ان اعضاء کی تندرستی پر منحصر کیا ہے، جو اپنی قوت مغیرہ سے مواد خون کے تیار کرنے میں مدد معاون ہوتے ہیں۔ جیسے معدہ، امعاء، جگر، غدود، وغیرہ۔ جن کا بیان مطولات میں بغور ملاحظہ کریں۔ اور کچھ اس میں وہ اعضاء داخل کئے ہیں، جن کو عروق کہا جاتا ہے، جن کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

عروق، یعنی رگیں

قسم اول:- شرائین یہ ایک قسم کی ٹھوس، مضبوط، لچکدار نالیاں ہیں جن کی ساخت میں تین طبق ہوتے ہیں۔

اپنے مبدا (قلب) سے جس وقت یہ نکلتی ہے، تو شریان اعظم کے نام سے ایک ہی رگ ہوتی ہے، مگر مجرب میں اس سے تین شاخیں، پھر سینے میں، پھر پیٹ میں، اسی طرح سے سارے بدن میں شاخ در شاخ نہایت چھوٹی چھوٹی شریانوں میں ہوتی ہوئی تمام بدن اور اعضاء میں پرورش کے لئے قلب سے لطیف، سرخ رنگ کا خون پہنچاتی ہیں۔ جیسا تصویر نمبر ۲۲ میں دکھایا گیا ہے۔

لیکن جو شریان کے اعضاء تاسل اور ان کے متعلقہ اجزاء کو خون پہنچاتی اور سیراب کرتی ہیں، وہ بنا بر تقسیم حسب ذیل ہیں۔

شریان مثانی اسفل

یہ شریان حرقی اصلی کی اگلی شاخ سے نکل کر، مثانہ کے قاعدہ، غدہ ندی، اور ادعیمہ منی میں جا کر پھیلتی اور خون پہنچاتی ہے۔

شریان الہمنی

جو شریان الہکیہ سے قدرے نیچے شریان اعظم کے سامنے سے شروع ہو کر صفاق کے پیچھے اور صلبیہ کبیرہ کے آگے غالب کو پار کر کے ترچھے طور پر باہر اور نیچے آجاتی ہے، جو دائیں بائیں دو ہوتی ہیں۔ اور جبل الہمنی کا جز بن کر مردوں کے خصیوں اور ان کے متعلقہ اجزاء

میں شاخ در شاخ ہو کر پھیلتی ہے۔

شریان تناسلی باطن

یہ حرقی باطن کی مقدم شاخ کی ایک چھوٹی شاخ ہے، جس سے جوف عانہ کے اندر حسب ذیل چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں، جو بیرونی اعضاء تناسل اور سیون میں پھیلتی ہیں۔

شریان مستقیمی اسفل

جو مقعد کے عضلات اور جلد میں منتشر ہوتی اور خون پہنچاتی ہے۔

شریان عجانی سطحی

جو نوٹہ اور سیون کے عضلات اور جلد میں پھیلتی ہے۔

شریان عجانی مستعرض

یہ شاخ عصلہ مستعرضہ کی ساخت میں پھیلتی ہے۔

شریان الودی

(۱) غدة الودی، اور (۲) بحری البول کے پھیلاؤ میں جاتی ہیں۔

شریان جسم اجوف

جو قصب کے جسم اجوف میں پھیلتی اور خون کو پہنچاتی ہے۔

شریان ظہر القصب

جو پشت قصب پر دو شاخوں میں منقسم ہو کر حشفہ اور قلفہ میں پھیلتی ہے۔

شریان تناسلی اعلیٰ

یہ شریان فحذی کی ایک شاخ ہے جو منی کی تالیوں پر گزرتی ہوئی قصب اور نوٹہ میں پھیل جاتی ہے، تصویر نمبر ۸۔

شریان تناسلی غائر

یہ بھی شریان فحذی کی شاخ ہے، مگر یہ عضلہ مشیط کے سامنے اندر کی طرف آڑی

گزرتی ہوئی ران کی اندرونی چوڑی جھلی سے باہر ہوتی ہے، اور مردوں میں فوطہ اور سیون کے اندر پھیلتی ہوئی شریان تناسلی باطن سے مل جاتی ہیں، زیادہ توضیح کے لئے شریان کی تصاویر پیش نظر کی جاتی ہیں۔ تصویر نمبر ۷۔ ۸۔ ۹ سے ملاحظہ فرمادیں۔

قسم دوم:- ورید، نظام قدرت جس طرح سے بدن کے تمام اعضاء کو بذریعہ شریان خون پہنچاتا ہے، اور جب اعضاء اپنی تغذیہ کے لئے اس خون سے اجزائے مطلوبہ جذب کر لیتے ہیں، تو پھر ویسا ہی بیکار حصہ یا وہ زائد اجزاء جو جز بدن ہونے میں کام نہیں آئے، یا وہ ردی مادہ جس کو عضو کی قوت مخرجه دفع کر چکی ہے، اسی خون میں مزوج ہو کر دوسری رگوں سے واپس کر دیا جاتا ہے، بس انہی رگوں کو ورید کہتے ہیں، اور ان کی ابتدا نہایت باریک سی باریک وضع میں عروق شعریہ سے ہوتی ہے اور پھر آگے کو بڑھتے، آپس میں ملتے، بڑی بڑی وریدیں بنتی جاتی ہیں۔ جو آخر کار دو بڑی وریدیں اجوف صاعدہ و اجوف نازل ہو کر قلب کے دائیں اذن میں تمام ہو جاتی ہیں، تصویر صفحہ ۲۲ کے نمبر ۲۲ میں دیکھو، مگر جو وریدیں اعضاء تناسل سے شروع ہوتی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ورید ظہر القصب، یہ ورید اجسام اجوف اور جسم اسفنجی کے خانوں میں نہایت باریک ریشوں سے شروع ہوتی ہیں، اور ان خانوں میں پیچیدہ جال بناتی ہوئی بنخ قصب کی طرف بڑھ جاتی ہیں، اور یہ شاخیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی کچھ تو قصب کی پشت میں تمام ہوتی ہیں، اور کچھ قصب کی جڑ کے پاس اور وہ استخیالی میں جاملتی ہیں۔ تصویر ۹۔ ۸ دیکھو۔

نوٹ:- انہی ورید میں، عصبی تحریک سے شریانیں جب خون کو بھر دیتی ہیں تو وہاں کے عضلاتی ریشے ان پر دباؤ ڈال کر خون کی بازگشت کو روک دیتی ہیں، جس سے انتشار کامل ہوتا ہے۔

(۲) ورید، خصیہ، یا منی، یہ ورید باریک شاخوں میں خصیہ سے شروع ہو کر اس طرح سے اوپر کو جاتی ہیں، کہ دائیں طرف کی ورید اجوف نازل میں، اور بائیں طرف کی ورید الکلیہ میں مل جاتی ہیں۔

قسم سوم:- عروق شعریہ، بال کی سی رگیں بہت باریک، صاف شفاف اور نازک جھلی سے بنی ہوتی ہیں، اور دوسری طرف بہت باریک شاخوں میں، ورید انہی سے شروع ہوتی

ہوئی دل میں ختم ہوتی ہیں، گویا عروق شعریہ، شرائین اور ورید کے درمیان ذریعہ اتصال ہیں، اور جس وقت شرائین سے خون ان میں آتا ہے، تو ان کی دیواروں سے چھن چھن کر سب اعضاء کو سیراب کرتا ہوا جزو بدن ہوتا ہے۔ اور ان کا جال سوائے قصب کے جسم اجوف اور طحال کے بعض اجزاء وغیرہ وغیرہ کے باقی بدن کے قریب ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔

قسم چہارم:- عروق جاذبہ یا مصاصہ، چونے والی رگیں، ان عروق کی بھی دیواریں نہایت شفاف، مگر ساخت میں ورید کی طرح تین طبق، درمیان میں جابجا ہلالی شکل کی کیوڑیاں ہوتی ہیں، کہ جن کی وجہ سے دیکھنے میں وہ رگیں گرہ دار دکھائی دیتی ہیں، اور کیوڑیوں کا رخ ان رطوبتوں کی رفتار کی طرف ہوتا ہے۔ جو قلب کے جانب جاتا ہے، تاکہ ان رطوبتوں کو بازگشت سے روکیں۔

اور ان کی ابتداء نہایت باریک ریشوں میں، جہاں پر ملف تراوش پاتی ہے، وہاں سے ہوتی ہے، مگر بحری صدر کی طرف صعود کرتی ہوئی بڑی بڑی بنجاتی ہیں، اور ان کا یہ کام ہے کہ سارے جسم سے اس رقیق رطوبت مائے کو جو اعضاء کی ساختوں میں خون سے تراوش پاتی ہے، جذب کر کے دل میں پہنچا کر پھر خون میں شامل کریں۔

یہ ہی وجہ ہے کہ یہ رگیں جو اپنا فعل انجذاب جس وقت چھوڑ دیتی ہیں، تو بدن کے اس حصہ میں پانی جمع ہو کر متورم ہو جاتا ہے جس کی بین مثالیں قیلۃ الماء، استقاء، اور ام مفاصل فیل پا، وغیرہ ہیں۔

غذہ جاذبہ

لیکن جس طرح قدرت ان رگوں سے یہ کام انجام دیتی ہے کہ ملف کو جذب کر کے دل کی طرف خون میں شمولیت کے لئے پہنچائیں، ویسا ہی ان رگوں کی راہ میں چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں بھی پیدا کی ہیں، جن کو غدود جاذبہ کہتے ہیں، اور جن کے متعلق یہ کام ہے، کہ اگر اس رطوبت میں کوئی زہریلا جز یا کوئی موزی مادہ ہو تو وہ اپنے میں جذب کر کے اور رطوبت کو صاف اور چھان کر کے خون میں داخل ہونے دے، تاکہ خون میں سمیت یا فساد نہ پیدا ہونے پائے۔

جیسا انگلی یا ہاتھ پر کوئی زخم ہو جانے سے زخم کا زہریلا مادہ اوپر کو جا کر عروق جاذبہ

سے بغل کی غدود جاذبہ اپنے میں روک لیتی ہیں، اور خون میں جانے نہیں دیتی، تو متورم ہو جاتی ہیں، مگر خون کو سمیت سے بچاتی ہیں۔

یا سوزاک، آتشک میں کنج ران کی غدود جاذبہ اس سوزاکی یا آتشکی مادے کو عروق جاذبہ سے اپنے میں جذب کر لیتی ہیں، خود تو متورم ہو جاتی ہیں۔ (جس کو باگی کہتے ہیں) مگر سارے خون میں اس زہریلے اثر یا موذی جرثومہ کو داخل ہونے نہیں دیتیں۔

بس اسی طرح سے سارے بدن اور اعضاء میں عروق مصاصہ اور غدود جاذبہ تغذیہ اعضاء کے لئے فعل انجذاب کرتی رہتی ہیں۔ لیکن جو عروق مصاصہ اور غدود جاذبہ اعضاء متاسل میں اس فعل کو انجام دیتی ہیں۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ عروق جاذبہ ظاہرہ اور عروق جاذبہ غائرہ، چنانچہ قصب کی عروق جاذبہ ظاہرہ، جنگ سے کے غدود ظاہرہ، اور عروق جاذبہ غائرہ خاصرہ کے غدود غائرہ میں تمام ہوتی ہیں۔

اور نصحین کی عروق جاذبہ ظاہرہ، اپنے قریبی غدود میں اور عروق جاذبہ غائرہ سرین کے درمیانی حدی کے اوپر کے مقام جو غدود واقع ہیں، ان میں داخل ہوتی ہیں۔

اب ہم ان عروق و غدود کی دو تصاویر پیش کرتے ہیں۔ تصویر ۱۱-۱۲ میں ملاحظہ فرمادیں۔ اس کی ایک تصویر میں ظاہری، اور دوسری تصویر میں غائر کا خاکہ بتایا گیا ہے۔

امر دوم:- خون کا عمدہ اور صاف ہونا، کیونکہ خون اگر عمدہ اور صاف نہ رہا اور اس کی طبعی صفات اور اصلی اجزاء کی ساخت میں کوئی فرق آگیا تو بجائے پرورش کے بدن یا اعضاء کے فساد اور تخریب کا موجب ثابت ہوگا۔ جیسا جذام، آتشک، چچک اور بعض دوسرے موکی بخاروں میں ہوتا ہے۔

امر سوم:- نظام عصبی کا فعل بھی صحیح ہونا لازمی ہے، اس لئے کہ اعصاب اور نظام عصبی کو اعضاء کی تغذیہ پر پورا اثر ہوتا ہے۔ اور اس فعل میں اعصاب دماغیہ، نخاعیہ اور اعصاب شریک، سب شریک ہوتے ہیں۔ کبھی تو دونوں قسم کے اعصاب کا ایک ساتھ اثر ہوتا ہے۔ اور کبھی صرف دماغیہ و نخاعیہ کا، اور کبھی صرف شریک کا اثر ہوتا ہے۔ اور گاہے اعصاب حسی بھی اثر کرتے ہیں، اور گاہے اعصاب حرکت بھی، مثلاً جب کوئی ہاتھ یا پاؤں مفلوج ہو گیا ہو تو وہ رفتہ رفتہ بالکل لاغر اور بیکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے عروق دمیہ میں خون کو

حرکت میں لانے والا عصبی نظام معطل ہو جاتا ہے۔ جس سے عضو میں تغذیہ کے لئے کافی مقدار خون نہیں پہنچتا، اس لئے جب تک بدن یا کسی عضو کا عصبی نظام ٹھیک نہیں ہوگا اس وقت تک اس عضو کی پرورش اور ترقی کا فعل کامل نہیں ہو سکے گا۔

امر چہارم :- اس عضو کا تندرست اور صحیح ہونا، کیونکہ بدل ہمیشہ ماحتمل کے مشابہ ہوا کرتا ہے۔ لہذا جب تحلیل شدہ اجزاء کی ساخت خراب ہوگی تو اس کے قائم مقام اجزاء کی ساخت بطریق اولیٰ خراب ہوتی جائے گی، چنانچہ جروح، قروح کو آپ نے اثر دیکھا ہوگا کہ برسوں تک رہتے ہیں۔ اور خصوصاً سوزاک، آتشک، کے قروح کا دوام و قیام تو کھلی مثالیں ہیں، اور اگر عرصہ بعد اچھے بھی ہو گئے تو وہ گلیٹیوں کی صورت میں سالہا سال تک قائم رہتے ہیں، وجہ اس کی ظاہر ہے کہ جب تازہ خون اور جدید مواد وہاں پہنچتا ہے۔ تو وہ بھی سابق کی طرح ریم پیپ بنتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی لازمی ہوا کہ مغتذی حصہ اپنی حالت و ترکیب میں بالکل درست ہو۔

بس جس طرح بدن کے دوسرے حصوں کی پرورش و افزائش کے واسطے مذکورہ بالا امورات کا ہونا لازمی ہے، ویسا ہی بدن کے ان حصوں یعنی اعضاء تناسل کی شکل، صورت کو برقرار رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے میں بھی یہی مذکورہ بالا امورات کا ہونا شرائط میں سے ہے، جن کا ملحوظ رکھنا ہر طبیب کو لازم ہے۔ فہم و تدبیر۔



تیسرا باب

بیان اعضاء تناسل کے اعصاب کا

صانع قدرت نے انسان کے تمام جسم کے ہر حصے میں حس و حرکت کی خاصیت پیدا کی ہے، اور پھر ہر ایک حس و حرکت کے لئے ایک خاص حصہ مقرر ہے، جو خارجی اشیاء و کیفیات کا ادراک کرتا ہے، یعنی آنکھیں دیکھتی ہیں، کان سنتے ہیں، ناک سونگھتی ہے، زبان چکھتی ہے، جلد چھونے سے محسوس کرتی ہے۔ قنصب میں امتیاز ہوتا ہے۔ نعوظ کے وقت دریدیں اور شرائین خون سے بھر جاتی ہیں، عضلاتی ریشے ان پر دباؤ ڈال کے خون کو بام گشت سے روک دیتے ہیں۔ خون اندر زور کرتا ہے۔ قنصب خوب سخت ہو جاتا ہے۔ راحت و سرور کا احساس ہوتا ہے۔

لیکن یہ تمام آلات و احساسات ایک ایسے نظام عصبی کے ماتحت ہیں، جو سارے جسم اور تمام جلد میں پھیلا ہوا ہے، اگر کہیں بھی سوئی کی نوک لگ جائے تو وہ ضرور کسی نہ کسی عصبی شاخ پر جا لگتی ہے، اور اگر اس میں ذرا بھی فرق آگیا تو وہ سب کے سب بیکار ہو جاتے ہیں، خواہ وہ کیسی ہی مکمل حالت میں کیوں نہ ہوں، مگر اعصاب کے صحیح نہ ہونے پر نہ تو آنکھ، ناک، کان محسوس کر سکیں گے اور نہ دیگر اعضاء قنصب کے افعال میں درستگی ہو سکے گی۔ اور یہ ہی نہیں ہے بلکہ ویسا ہی ان کا مرکز دماغ اور نخاع جن تک یہ اعصاب اثرات و احساسات کو پہنچاتے اور پھر دماغ سے محرک اثر عضلات والیاف تک لیجاتے ہیں، ان کا بھی اگر کوئی حصہ تلف، یا خراب ہو گیا تو اس جگہ کے پٹھے بھی کٹے ہو جاتے ہیں، اور جن اعضاء میں ان اعصاب کا جال پھیلتا ہے، وہ بھی بیکار، ان کی حس و حرکت بھی سب باطل ہو جاتی ہے، فالج و استرخاء ہو جاتا ہے، اس لئے ہم ان اعصاب کے اقسام اور ان کے وظائف، پھر ان کی چند رنگین تصاویر اور خاص بہرہ اعضاء تناسل کے عصبی نظام کے وظائف اور ان کے جال کا خاکہ اجمالی تشریح کے ساتھ خوب آگاہ کرتے ہیں، تاکہ ہر صاحب ضرورت اس عصبی سلسلہ نظام کو ہر حال میں پیش نظر رکھے۔

اقسام اعصاب

اعصاب کی تقسیم متشر حین نے دو طرح پر کی ہے، ایک بلحاظ محل و مقام کے اور دوسری بلحاظ فعل کے، چنانچہ اعصاب بلحاظ محل و مقام کے تین طرح پر ہیں۔

(۱) اعصاب دماغی، یہ وہ اعصاب ہیں جو دماغ کے خاص مقاموں سے نکلتے ہوئے قاعده الدماغ کے سوراخوں سے باہر ہوتے ہیں۔

(۲) اعصاب نخاعی، جو حرام مغز سے نکلتے ہیں اور شمار میں ۳۱ جوڑے ہوتے ہیں جن کی تقسیم در تقسیم حسب ذیل ہے۔

۸، جوڑے گردن میں۔

۱۲، جوڑے پشت میں۔

۵، جوڑے کمر میں۔

۱، جوڑ دُچی میں۔

ان اعصاب کی ابتداء دو جڑوں سے ہوتی ہے، ایک اگلی جڑ سے اور ایک پچھلی جڑ سے، چنانچہ اگلی جڑ میں قوت حرکت ہوتی ہے، اور پچھلی میں قوت حس ہوتی ہے، اور پھر یہ ہر دو اگلی پچھلی جڑ کے اعصاب مل کر مقدم حصے کے جسم کی اگلی سطح اور اعضاء میں حرکت و حس پہنچا کر ان کی پرورش کرتے ہیں، اور موخر حصے سے مل کر جسم کی پچھلی سطح و اعضاء میں پھیل کر حس و حرکت دیتے ہیں۔ چنانچہ تصویر نمبر ۱۳ کو خوب غور سے ملاحظہ کریں۔

(۳) اعصاب شریک، ان کا لگاؤ پٹھوں کی ان گرہوں سے ہوتا ہے جن کو عقود عصیہ کہتے ہیں، اور تمام اندرونی اعضاء میں مشارکت پیدا کرتے، اور مختلف مقامات میں پھیل کر حس و حرکت دیتے ہیں، چنانچہ ان کے پھیلاؤ کا جال کا خاکہ تصویر نمبر ۱۴ میں ملاحظہ کریں۔

دوسری قسم:- اعصاب کی بلحاظ فعل کے، اور یہ بھی پھر دو طرح پر ہیں، ایک

اعصاب حس، دوم اعصاب حرکت۔

پہلے اعصاب حس:- یہ بھی دو طرح پر ہیں۔

اعصاب حس خاص

یہ اعصاب وہ ہوتے ہیں جن میں دیکھنے، سننے، سو گھنے، چکھنے کی قوت پائی جاتی ہیں۔

اعصاب حس عام

یہ اعصاب وہ ہوتے ہیں جن میں چھونے کی حس پائی جاتی ہے، اور ان کے احساسات کے پیدا ہونے کا کوئی خاص مقام نہیں ہوتا، بلکہ تمام جسم میں عام طور پر وہ محسوس کرتے ہیں، اور زیادہ تر تاثرات، راحت ورنج، اور آرام و تکلیف کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں، چونکہ یہ تاثرات محیط سے مرکز کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے ان کو اعصاب موردہ بھی کہتے ہیں۔

دوسرے اعصاب حرکت

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک اعصاب محرکہ اور دوسرے اعصاب ممانعہ۔

اعصاب محرکہ

چونکہ یہ اعصاب مختلف اعضاء کو مختلف قسم کی حرکات دیتے ہیں، اس لئے یہ بھی مختلف نام سے شمار کئے جاتے ہیں، مثلاً محرک عضلات، محرک عروق دمویہ، محرک شعریہ، محرک تغذیہ، محرک رطوبات، محرک حرارت، محرک احشاء قصبہ ریہ۔

اعصاب ممانعہ

یہ بھی دو طرح پر ہوتے ہیں، ایک تو وہ ہیں جو عروق دمویہ پر اثر ڈال کے ان کی حرکت کو مست کر دیتے ہیں، ان کو ممانع عروق دمویہ کہتے ہیں، اور دوسرے وہ ہیں جو احشاء پر اپنا اثر ڈال کے احشاء کی حرکت کو مست کر دیتے ہیں، جس سے قلب اور پھیپھڑے کی حرکت ست ہو جاتی ہے، اور وہ اعصاب ممانع احشاء کہے جاتے ہیں۔

الغرض اسی طرح سے منتشر حین نے کتب تشریحات میں تفصیل کے ساتھ ان کی تشریح کی ہے، جن کا اجمالی طور پر ذکر ہم نے اس لئے کیا ہے کہ ہمارے بیان پر اچھی طرح سے روشنی پڑے، ورنہ ہماری غرض تو اس باب میں صرف ان اعصاب کا بیان کرنا مقصود ہے جو اعضاء متاسل میں منتشر ہوتے ہیں، اور خارجی اشیاء کے احساسات اور اندرونی کیفیات کے اثرات کو دماغ و نخاع تک پہنچاتے، اور قصبہ کی استادی، بالیدگی، سختی، تندی وغیرہ، اس کے سب افعال کو درست رکھتے ہیں۔ یا ان کی خرابی سے قصبہ میں ہر طرح کا قصور و فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اور اسے افعال کا طبعی طور پر بالکل انجام نہیں دے سکتا۔

یہ ہم بتا چکے کہ سب اعصاب کا اصلی مرکز دماغ اور نخاع ہے، اور ہر قسم کے پٹھے انہی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مگر جو اعصاب کہ اعضاء تناسل و قنصب میں پھیلتے ہیں، اور جن کے تاثرات و اعمال سے تناسلی افعال طبعی طور پر انجام پاتے ہیں، ان کی شاخیں اعصاب قطن اور صغیرہ عجزیہ سے نکلتی ہیں، جن کے نام و اجمال تشریح حسب ذیل ہے۔

عصب حرقشی اربی

جو کمر کے پہلے عصب سے شروع ہوتا ہے، اور ان کے اندر دنی اور بالائی حصہ اور فوطہ کی جلد میں اور عورتوں میں فرج کے کنارے پھیل جاتا ہے جیسا تصویر ۱۶ نمبر ۷ یا تصویر ۲ کے نمبر ۱۳-۱۵ میں دکھایا گیا ہے۔

عصب تناسلی فخذی

جو کمر کے دوسرے عصب سے شروع ہوتا ہے، اور کمر کے بڑے عضلہ کے آگے سے ہو کر پھر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ جس کی ایک شاخ (تناسلی نمبر ۱۳) فوطہ میں آکر عضلہ معلقہ الخصبہ میں پھیلی ہے۔ اور دوسری شاخ (فخذی نمبر ۲۱) ران کے جلد میں پھیلتی ہے جیسا تصویر ۲ کے نمبر ۱۳ و نمبر ۲۱ میں دکھایا گیا ہے۔

عصب استخیائی

یہ پٹھان شعاہ کے تیسرے اور چوتھے عصب سے خارج ہوتا ہے اور آگے بڑھ کر شریان استخیائی کے سامنے پھر دو شاخ میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک شاخ عصب ظہر القنصب، تصویر ۱۶ نمبر ۲۵ رباط معلق کے نیچے سے ہو کر قنصب کی پشت اور حشفہ میں پھیلتی ہے، اور دوسری شاخ۔

عصب عجائی

(سون) قنصب کی جڑ میں دو شاخ ہو کر ایک شاخ سیون کے عضلات میں اور دوسری شاخ فوطہ اور سیون کی جلد میں پھیل جاتی ہے۔ تصویر ۱۶ نمبر ۲۳-۲۴ کو دیکھو۔

عصب صفنی

یہ عصب در کی صغیر کی ایک شاخ ہے، جو فوطہ کی جلد میں پھیلی ہوئی ہے۔ نمبر ۲۷۔

۱۸ تصویر نمبر ۱۶-۱۷ میں دیکھو۔

ضفیرہ منویہ

اس کا مبداء ضفیرہ کلویہ سے ہے، جس میں کچھ فروغ اور طی کے جال کے بھی آتے ہیں، اور یہ جال عروق منویہ کے ساتھ ہوتا ہوا خسیوں تک چلا جاتا ہے۔

ضفیرہ مثانیہ

یہ اعصاب شرکیہ کا وہ جال ہے جو ضفیرہ عانیہ کے اگلے حصہ سے پیدا ہوتا ہے جس کے بہت سے فروغ اعصاب نخاعیہ کے ساتھ ادعیہ منی، اور بحری ناقہ میں پھیل جاتے ہیں۔

ضفیرہ مذویہ

اس کا جال ضفیرہ عانیہ کے نچلے حصہ سے بن کر غدہ مذی، خزانہ منی اور قضیب کے انتصابی ساخت میں منتشر ہو جاتا ہے۔

اعصاب اجوفیہ صغیرہ

یہ ضفیرہ مذویہ کے جال کی وہ شاخیں ہیں جو قضیب کے انتصابی ساخت میں منتشر ہونے کے لئے قضیب کے لینی غلاف کو اس کے جڑ کے نزدیک چھیدتی ہیں۔

اعصاب اجوفیہ کبیرہ

ضفیرہ مذویہ کے جال کا یہ حصہ ہے جو قضیب کی پشت پر سامنے کی طرف جا کر عصب استخیائی کے ساتھ قضیب کے جسم استنجی کی انتصابی ساخت میں پھیلتا ہے۔
زیادہ توضیح کے لئے اس ضمن میں ۸ تصاویر زیب قرطاس کی جاتی ہیں، جن میں سے دو تصاویر اعصاب نخاعیہ و شرکیہ کے جوڑو جال کا خاکہ ظاہر کرتی ہیں۔ دو تصاویر پیڑو کے سامنے کے غائر اور سطحی عصبی جال کو بتاتی ہیں، اور دو تصاویر ایک کمر سے آدھا، آڑا جسم کاٹ کے اور دوسری سرین اور کولھے کی طرف سے عصبی جال کو ظاہر کرتی ہیں، اور دو تصاویر چت لٹا کر نیچے سے سیون اور مقعد کی طرف عصبی جال کو دکھاتی ہیں تطبیق کے لئے نمبروں کو ملائیں۔

چوتھا باب

بیانِ قوائے نفسانیہ کا

خواہش

انسان صرف مادی جسم ہی کا نام نہیں ہے، جس کی تھوڑی سی حقیقت اوپر بیان کی گئی ہے، بلکہ زیادہ تر اس میں اس قیمتی شے کا حصہ ہے، جس نے اس کو انسان بنایا ہے، اور وہ اس کا نفس ہے، جو عجیب و غریب قوتوں کا منبع، اور حیرت انگیز ملکات کا مجمع ہے، اور حواس ظاہری کے ذریعہ خارجی اشیاء سے علاقہ رکھتا ہے، اور ان سے متاثر ہوتا ہے، خواہش کرتا ہے، اور اس سے کھل حاصل ہوتا ہے۔

تمام دنیا کی گرم بازاری، اور ہنگامہ آرائی صرف اس بنیاد پر ہے کہ انسان کے جسم میں نفس ہے، اور نفس میں خواہشات کا دریا موجزن ہے، جس کو تسکین دینے کے لئے مختلف اجزاء، اور طرح طرح کے وسائل سے کام لیتا ہے، اگر یہ نہ ہو تو دنیا کے سارے بازار ٹھنڈے پڑ جاتیں۔ اور روئے زمین ایسا بیکدہ بن جائے جس میں اگر کچھ انسانوں کی صورتیں دکھائی بھی دیں تو وہ بھی بے حس و حرکت۔

مگر یہ خواہشات کا، اور خاص کر خواہشات حسی کا کمرشہ ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں میں ہر قسم کی حرکت، اور چہل پہل پیدا کر رکھی ہے، اور ایک دوسرے سے ملا جلتی ہے، اس لئے ایک حد تک خواہشات کا موجود ہونا نہ صرف کھل آوری ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے۔

مگر چہ نفس کوئی مادی شے نہیں ہے، مگر پھر بھی انسان کی ہستی نفس اور جسم سے ایسی مرکب ہے، اور ان دونوں میں ایسا گہرا تعلق ہے کہ ایک کا وجود بغیر دوسرے کے قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ دل خوش ہو تو لہجوں پر مسکراہٹ آ جاتی ہے، ذرا تکلیف ہو تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، استعجاب کی حالت میں آنکھیں حیرت سے ٹپکنے لگتی ہیں، خوف سے سارا بدن کانپ اٹھتا ہے، محبت سے لہجہ میں انس اور شفقت پیدا ہو جاتی ہے۔ غصہ میں تیور پر بل پڑ جاتے

ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بس ویسا ہی انسان کا یہ فعل بھی نفس اور جسم کی متحدہ کوشش سے تکمیل پاتا ہے، جس کی تشریح خود باہ و جماع سے ہوتی ہے، کوینکہ باہ عربی میں خواہش جماع کو کہتے ہیں، اور خواہش نفس کی وہ قوت ہے، جو حصول کھل کے لئے مرکز اعصاب کو متاثر کر کے انہی اعضاء (خصیہ و قنصب) کو حرکت میں لاتی ہے، اور جماع جسم کا وہ فعل ہے جو نفس کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے عورت کے اتصال میں قوت شہوانیہ اور جوش، محبت کے ساتھ انہی اعضاء سے انجام پاتا ہے۔

بس جس طرح سے اس امر میں اعضاء متاثر کی وضع، واصلی حالت و صحت پر ہونا شرط ہے، ویسا ہی ایک مناسب حد تک اس قوت نفسیہ یعنی خواہش کا ہونا بھی رکن اعظم ہے۔
توجہ

مگر یہ بھی واضح رہے، کہ جس طرح اعضاء بدن ایک دوسرے کے کام میں معین و مدد ہوتے ہیں، اور اس کی طاقت اور فعل کو بڑھا دیتے ہیں، جیسے قنصب کے مددگار خصیہ اذعیہ منی گردے وغیرہ اعضاء ہیں، یا ایک ہاتھ کا معین دوسرا ہاتھ ہوتا ہے، یا ایک انگلی کی مددگاری میں دوسری انگلی رہتی ہے، اسی طرح سے قوائے نفسیہ بھی ایک دوسرے کی معین و مددگار ہوتی ہیں، جو اپنے تاثرات سے ایک دوسرے میں شدت اور زیادتی پیدا کرنے کا باعث ثابت ہوتی ہیں۔

تقویت باہ کے تاثرات کی شدت و خفت میں توجہ کو بہت کچھ دخل ہے، اور قوائے نفسیہ کی بیداری یا کمی اعضاء جسمانیہ کی زیادہ مستعدی یا سستی کا بسا اوقات پایا جاتا، توجہ کی زیادتی اور کمی پر انحصار، خاص طور پر قابل ذکر ہے، کیونکہ توجہ کسی محدود شے یا حصول مقصد کی طرف قوائے ذہنی کے مشغول اور مجتمع ہونے کو کہا جاتا ہے۔ اور جب قوائے ذہنی کسی شے پر مشغول، یا کسی مقصد کے حصول کے لئے مجتمع ہو جاتی ہیں، تو اس وقت تاثرات و احساسات کا ادراک بڑھ جاتا ہے، قواء میں بہت تیزی ہو جاتی ہے، اور نیز جسمانی اعضاء کے احساس بھی زیادہ ہو جاتے ہیں، جس سے ان میں مستعدی پیدا ہو جاتی ہے، اور وہ اپنے افعال ٹھیک طور پر بجالاتے ہیں، اور توجہ کے بٹ جانے سے سب احساسات بھی کم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اکثر دیکھا ہوگا، کہ جب بچے گر پڑتے ہیں، تو ان کو مٹھائی اور کھلونے دیکر بہلا دیتے ہیں، وجہ ظاہر ہے کہ ان کی توجہ کو چوٹ کے درد کی طرف سے اٹھا کر دوسری طرف منعطف کر دیتے ہیں، جس سے درد کی شدت نہیں محسوس ہوتی، یا اسی سے آپ قیاس کر لیجئے، کہ کسی مکان میں عاشق و معشوق نہایت شوق شہوانیہ کے ساتھ بوس و کنار ہوں، اور خوب جوش و محبت سے آمادہ بکار ہوں، اور عین وقت ہی میں اس مکان کے دروازے پر ان کو پکڑنے کے لئے لوگ پکار اٹھیں، تو اسی وقت ان کی قوت شہوت اور جوش و نفوذ زائل ہو کر کل نظام صحبت درہم برہم ہو جاتا ہے، کیوں، اس لئے کہ توجہ خوف و خطر کی طرف مبذول ہو جاتی ہے جس سے سارا مزہ کر کر اڑ جاتا ہے۔

تو بس اس سے صاف ظاہر ہو گیا، کہ قوائے نفسانیہ کے زیادہ ہونے کے لئے توجہ کا ہونا بھی ایسا ہی ضروری ہے، جیسا خواہش شہوانیہ کا ہونا تحریک اعضاء تناسل کے لئے لازمی ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ توجہ ایک غیر مستقل چیز ہے، جو ہر لمحہ گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے، اور جس کی وجہ سے تاثرات و احساسات بھی کم و بیش ہوتے رہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہوا کہ توجہ کو کسی کام میں زیادہ مائل کرنے کے لئے اس میں دلچسپی کا کوئی پہلو پیدا کیا جائے، تاکہ ویسی ہی اس میں زیادہ کامیابی ہو۔

یہی وجہ ہے کہ شب عروسی میں، لوگ عموماً اسباب نشاط اور سامان تفریح بہم پہنچاتے ہیں، اور مختلف طرح کے پھول اور انواع اقسام کی عطریں، خوشبوئیں، خلوت کدہ میں مہیا رکھتے ہیں، کیونکہ ان دلچسپ اشیاء کے تاثرات توجہ کو اس کام کی طرف زیادہ مائل کر دیتے ہیں جس سے توجہ، قوائے باہیہ اور تاثرات شہوانیہ کی شدت اور قیام کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہے، فہم و تدبیر۔



مقالہ دوم

بیان ضعف باہ

علم الاعضاء سے جسم کے مختلف اعضاء کے کام معلوم ہوتے ہیں، مگر اس میں یہ فرض کر لیا جاتا ہے، کہ جسم کا ہر ایک عضو اپنی کامل صحت کی حالت میں ہے، اور وہ اپنا کام پوری طاقت اور قوت سے کر رہا ہے، وہ یہ نہیں بیان کرتا کہ بیماری کی حالت میں یہ عضو کیا کام کرتا ہے، اور اس کے بطلان عمل کی کیا کیا وجوہ ہوتی ہیں، اس لئے اس مقالہ میں ہم ان امراض کا بیان کریں گے، جن سے ان اعضاء کے باقاعدہ کام میں خلل آ جاتا ہے، اور صحیح طور پر اپنا کام انجام نہیں دے سکتے۔

یوں تو کہا جاتا ہے، کہ تمام خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، کہ جسم یا وہ عضو اپنی مناسب حالت میں نہیں ہوتا، اگر کوئی درخت کسی زمین میں مرجھا جائے، یا روشنی نہ پہنچنے سے پژمرده ہو جائے، یا شدت سرما سے مرجائے، تو اس کی وجہ یہ ہی بتائی جاتی ہے، کہ درخت کی طبیعت اور حالت خارجی میں توافق اور مناسبت نہیں رہی، یعنی ہر تکلیف دہ حادثہ یا بیماری کا واقعہ جو جسم یا عضو کو پہونچتا ہے، خواہ وہ خفیف درد سر ہو، یا مرض الموت، ذرا سی سوچ یا کوئی ایسا حادثہ جو مرگ منافات پیدا کر دے، سب کا سبب یہی بتایا جاتا ہے کہ جسم یا عضو ایک ایسی حالت میں ہوتا ہے، جس کے لئے اس کی قوت مناسب نہیں ہوتی، اور اس کے ساتھ ان دوسرے اسباب کو کہ جن کی موجودگی، یا عدم موجودگی میں اس حادثہ کا وقوع میں آنا ممکن نہیں، نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ کسی قاعدے پر منحصر نہیں۔

مثلاً ہم نے ایک دیا سلائی سے لکڑی میں آگ لگا دی، تو اکثر دیا سلائی کے لگانے کو، لکڑی کے جلنے کا سبب کہہ دیا کرتے ہیں، لیکن اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں، کہ ان کی موجودگی یا عدم موجودگی میں آگ کا جلنا ممکن نہ تھا، جیسے ایندھن کا ہونا، ہوا کا وجود، نمی کی عدم موجودگی، جن کو شمار نہیں کیا جاتا۔ اور یہ علمی تحقیقات کے بالکل منافی ہے۔ اس لئے

ضعف باہ کے جملہ اسباب اور ان کے مآل و تاثرات پر تبصرہ کرتے، اور جسم انسان کے سب اعضا و قوئی کے ارتباط و تعلقات کو مد نظر رکھتے ہوئے کلی طور پر مندرجہ ذیل تعداد میں شمار کرتے ہیں۔

(۱) دماغی قواء کے دوسرے مشاغل میں مصروفیت اور خاص کر وہی امور کا دماغ میں جمع ہونا۔
(۲) اعضاء رئیسہ و شریفہ کی کمزوری۔

(۳) منی میں خرابی یا اس کی کمی، اور آلات منی کی خرابی۔

(۴) خاص قضیب کی کمزوری، سستی، لاغری، اور اس کے دوسرے امراض وغیرہ، جن کو ہم مع علامات، و تشخیص و اصول علاج کے ساتھ کسی قدر تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔



پہلا باب

ضعف باہ، دماغی قواء کی وجہ سے

چونکہ دماغ، نفس نامیہ کا مسکن اور احساسات کا مرکز ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں، کہ دماغ خود نفس ہے، بلکہ نفس ایک روحانی جوہر ہے، جو عجیب و غریب قوتوں کا مجمع، اور حیرت انگیز ملکات کا مجمع ہے، مگر چہ ایک لحاظ سے بسیط اور ناقابل تجزیہ ہے، مگر پھر بھی اس میں گونا گوں قوا اور صفات ہیں، اور خاص خاص حالتوں میں ظاہر ہوتی ہیں، اور ان پر نفس خاص خاص عمل کرتا ہے، جن کے دو بڑے حصے ہیں۔

(۱) قواء عقلی، (۲) قوت ارادی۔

قواء عقلی علم حاصل کرنے سے متعلق ہے، اور قوت ارادی انسانی خصلت اور رویہ سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان کے نفس میں سب سے پہلے جو قواء ظاہر ہوتی ہیں، وہ مشتر حصول علم سے تعلق رکھتی ہیں، بدیں وجہ ان کو قواء علیہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً

(۱) قوت نطق۔

(۲) اشیاء خارجی کو مشاہدہ کرنے کی قوت۔

(۳) اشیاء خارجی کے خواص و اغراض کو مشاہدہ کرنے کی قوت۔

(۴) اشیاء خارجی کے باہم تعلقات مشاہدہ کرنے کی قوت۔

قواء عقلی: کی دوسری قسم جو بعد کو ظاہر ہوتی ہیں، ان کو قواء متفکرہ کہتے ہیں، اور

یہ بھی دو قسم ہیں۔

قوت استدلال

جو واقعات کی توجیہ کرتی اور نتائج استنباط کرتی ہے۔ یہ عقل کی ساری قوتوں میں بہت ہی شریف اور اعلیٰ ہے۔ اسی قوت نے حیوان اور انسان میں فرق کیا ہے۔ اور انسان کو سمجھدار اور ممتاز بنایا ہے۔ اسی قوت سے آدمی نازک وقت میں ہوشیاری سے کام کر کے فائدہ

ماصل کرتا ہے۔ یا نقصان سے بچ جاتا ہے۔ جس آدمی میں یہ قوت بہت اعلیٰ پایاں پر ہوتی ہے، وہ علت اور معلول کے صحید اور دقیق سلسلوں کا پتہ چلاتا ہے، نتائج کو دلچسپی کے اسباب اور وجوہات کا صحیح صحیح پتہ معلوم کر لیتا ہے۔ محقق اور فلسفی کہلاتا ہے۔

دوسرے قوت واہمہ

یہ قوت ان مختلف اشیاء اور متفرق واقعات کو تخیل میں جمع کرتی ہے، جن کا حقیقہ واقع ہونا ضروری نہیں ہے اور نہ کسی زمانہ کی پابند ہے، بلکہ ہر زمانہ کے متعلق ایسی ایسی تصاویر ذہن میں کھڑی کر دیتی ہے، اور وہ نقشے اور ایسے خیالی پلاؤں پر کھینچتی ہے، جو فی الاصل نہ ان کا وقوع ہوا ہو اور نہ ہو سکے۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ کوئی صورت بے روح بذریعہ حواس جب تک دماغ میں نہ پہنچے اس وقت تک قوت واہمہ کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ قوت واہمہ ان معانی کا ادراک کرتی ہے، جن کی شکل بذریعہ حواس پہلے دماغ میں منتقل ہو جاتی ہے، جیسے کسی کی بات چیت، میل جول، طرز انداز سے محبت یا عداوت کا ادراک مگر پھر بھی قوت واہمہ سے یہ ممکن ہے کہ معانی مد رک کے ساتھ کسی ایسی شے کا تصور کرے، جو واقع میں نہ ہو۔ یا ان کی ترکیب کو ایسا بدل دے اور ان میں وہ تصرف کر دے جو اسی کی مخلوق ہو۔

قوت ارادی: یہ بھی دو قسم پر ہے۔

ایک قوت شہوانیہ ہے

اور یہ ہی وہ قوت ہے کہ اس کو انسان حصول لذت جسمانیہ کے لئے کام میں لاتا ہے، جس کا مختصر بیان پیچھے ہو چکا ہے۔

دوسری قوت غصیبیہ

اس قوت کو اخذ نفع اور دفع ضرر کے لئے انسان کام میں لاتا ہے۔ بس اسی طرح سے نفس کی یہ قوتیں اور صفتیں ایک دوسرے سے مختلف درجہ پر ہوتی ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ نام مقرر کئے گئے ہیں۔

تاثرات

لیکن نفس جس وقت ان قوا اور صفات کو کسی دھندے میں مصروف کرتا ہے، یا کسی

واقعہ کا خیال کرتا ہے، یا کسی چیز کی چھان بین کرتا ہے یا کسی مطلب کے حاصل کرنے میں سوچ بچار کرتا ہے، تو اس وقت مختلف واقعات اور متفرق حقیقتیں اس پر منکشف ہوتی ہیں جن سے یہ کسی نہ کسی طریق پر متاثر ہوتا رہتا ہے۔ چونکہ زیادہ تر تاثرات میں خوشی و حزن، تکلیف و رنج کارنگ ضرور پایا جاتا ہے، اور فطرت نے انسان کو راحت و رنج کے ان دو زبردست موثرات کے بیچ میں رکھا ہے، اس لئے اس کے سارے منصوبے اور خیالات، کل فیصلے اور عزم، زندگی کی تمام تجاویز اور ارادے، راحت کے حصول اور رنج کے ہٹانے کی تدابیر پر موقوف رہتے ہیں، گرچہ لوگوں میں خوشی اور راحت کا معیار بہت مختلف ہوتا ہے۔ کسی کو غصہ، انتقام، تکبر، گھمنڈ وغیرہ، بد اخلاقیوں کے تاثرات سے ایسا ہی حظ حاصل ہوتا ہے جیسا مہربانی، محبت وغیرہ، اخلاق و اعمال حسنہ کے تاثرات سے اور بعض آدمیوں کو ظلم اور بے رحمی کے کاموں میں دلچسپی ہوتی ہے، اور کسی کو، کسی کا خاک و خون میں لوٹنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ایک لالچی اور طامع شخص کے واسطے زر و جواہر کا حصول بڑی نعمت ہے، اور ایک زاہد پارسانا سے متنفر ہے، ایک بخیل، کجسوس آدمی دولت دنیا کو جمع کرنا ساری خوشیوں اور لذتوں کی بنیاد سمجھتا ہے، مگر فیاض اور بخشنے والے میں مزہ لوٹتا ہے، ویسا ہی جماع میں بھی کوئی خلاف طہرت طریق پر حظ حاصل کرتا ہے، اور کوئی قانون تزویج کو مرغوب سمجھتا ہے۔

بس اسی طرح گرچہ لوگوں کی خوشی اور راحت کا معیار بالکل الگ الگ ہے، مگر پھر بھی ہر ایک کی جسمانی اور روحانی جدوجہد، حصول و راحت اور دفع رنج کی تدابیر پر منحصر ہے۔ پس جو لوگ ان اسباب کے عمل میں جس قدر متوجہ اور کوشاں پائے جائیں گے، وہ اسی قدر اپنی کامیابی یا ناکامی پر متاثر بھی ہونگے، کیونکہ تاثرات اور عملی حرکات کی شدت اور خفت کا زیادہ تر دار و مدار توجہ پر ہے۔ اور توجہ ایک غیر مستقل چیز ہے، جو ہر گھڑی کھٹکتی اور بڑھتی ہے، اس لئے تاثرات و قوت کا احساس بھی اس کے ساتھ کم و بیش معلوم ہوتا ہے، مثلاً کسی آدمی کے پیٹ میں درد ہو، تو آدمی کو درد کی زیادتی ہر وقت ایک طرح سے نہیں محسوس ہوگی، کبھی کم محسوس ہوگی، کبھی زیادہ، وجہ ظاہر ہے کہ جب درد کی طرف توجہ اس کی زیادہ مائل ہوگی تو درد زیادہ محسوس ہوگا، اور جب التفات ادھر کم ہوگا اس وقت درد بھی ویسا ہی کم محسوس ہوگا۔

جذبات

لیکن یہی تاثرات اگر درجہ اعتدال سے گزر جائیں تو وہ جذبات کی صورت ہوتی ہے، جیسے غصہ، خوشی، حیرت، استعجاب، راز جوئی، حسد، ہمدردی وغیرہ جن کے اثر سے انسان کو اندرونی ایک جوش محسوس ہوتا ہے۔ اور شدت کا جذبہ دماغ میں اختلال پیدا کر کے جسمانی اعضاء کو متاثر کرتا ہے۔

جیسے غضب اور غصہ کی حالت میں قلب اُچھلنے لگتا ہے، سارا بدن گرم ہو جاتا ہے، خون میں جوش، جلد اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، اور خوف و غم کی حالت میں دل ست، اور کبھی کپ کپی اور کبھی دل گھٹنے لگتا ہے، ظاہر بدن سرد معلوم ہوتا ہے، اور ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے، منہ اور گلا خشک ہو جاتا ہے، چہرے پر زردی چھا جاتی ہے، اور دوسرے جذبات میں جسم پر لرزہ آ جاتا ہے، آواز بھرا جاتی ہے، چہرہ تھمتھا اُٹھتا ہے، ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں، اور بہت سی ایسی تبدیلیاں جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے انسان مغلوب ہو جاتا ہے، بلکہ متواتر ایسے شدید تاثرات کے واقع ہونے سے اکثر نفسانی اور جسمانی قواء میں فتور اور بہتیرے بدنی اعضاء کے وظائف میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔ گو کہ بعض خرابیاں اعضاء میں ایسے متفرق اسباب کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں، جبکہ اعضاء کی طبیعت اور اسبابات کے حلقہ عمل کے درمیان تناسب و توافق نہیں ہوتا، مگر پھر بھی انسان کے مصائب کے بہت بڑے حصہ کا سبب خود انسان کے ان اعمال کے اثرات ہوتے ہیں، جو وہ اپنی مرضی سے کرتا ہے، جو اس کی دماغی اور اخلاقی ساخت اور خارجی موثرات کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں۔ مثلاً وہم کی حالت میں جن لوگوں نے کسی زمانہ میں جلتی کیا ہو، تو وہ میلان طبیعت سے اپنے رویہ کے مطابق ترتیب دیکے اس کے ساتھ بعض اور دل شکن واقعات، جو اس نے اپنی زندگی یا دوسروں کی زندگی میں دیکھے ہوتے ہیں، ملا لیتا ہے، اور یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میں نامرد ہوں، یا خوف و حزن، یا فرط محبت، یا عورت کا دبدبہ وغیرہ خیالات کے اثر سے بعض لوگوں کی طبیعتوں میں اس قدر انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے کو نامرد سمجھنے لگتے ہیں۔

توہمات

چونکہ انسان فطرتاً کمزور اور بزدل ہے، اور جن چیزوں کے علل و اسباب، نتائج

و خواص اس کو نہیں معلوم ہوتے، ان سے وہ خوف کھاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے دل میں غلط اصول، اور استخراج نتائج کے غلط طریقے جاگزیں ہو جاتے ہیں، اس کی عقل و فہم، جہالت و کوتاہ نظری کی زنجیروں میں جکڑ کر ادھام پرستی کے دام میں پھنس جاتی ہے، اور ان حقائق و معارف کی تحصیل و جستجو سے باز رہتی ہے جو صحیفہ فطرت کے مطالعہ اور قوانین قدرت کے مشاہدہ سے حاصل ہوتے ہیں اور یہیں تک نہیں کہ اصلی حقیقت و کیفیت کے نہ معلوم ہونے سے اس کی ترقی کے راستے سد راہ ہو جاتے ہیں، بلکہ اس کے قلبی سکون میں بہت کچھ خلل انداز ہونے کے علاوہ جسمانی اعضاء کے حلقہ اعمال میں بھی حارج واقع ہوتے ہیں۔

چنانچہ انسانی گروہوں میں بعض لوگ ایسے دیکھے گئے ہیں کہ وہ جادو، ٹونہ، منتر، جنر کے توہمات میں جکڑے ہوئے، یہ یقین کر بیٹھے ہیں، کہ مجھ پر میری بیوی یا معشوق نے جادو کیا ہے، اور میری مردی کو باندھ دیا ہے، کہ میں کسی دوسری عورت سے یہ حرکت نہ کر سکوں، جس سے ان کے اعضاء تناسل اپنے اعمال و وظائف کے انجام دہی میں قاصر رہتے ہیں۔

علاج

گرچہ اس قسم کے مریضوں کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے، اور ان کے خیالات فاسدہ اور توہمات باطلہ دن بدن بڑھتے جاتے ہیں، جلد علاج پذیر نہیں ہوتے۔

مگر پھر بھی ان کے علاج میں حتی الوسع پہلے تخیلات فاسدہ کو دور کیا جانا چاہئے، نیک اور عمدہ پرہیز گاری کے خیالات کو دل میں جمادینا چاہئے، اور ان کی قواء عقلی و دماغی کو ان حقائق کے حصول اور دریافت کی طرف متوجہ کر دینا چاہئے، جو صحیح اصول پر مبنی ہوں، اور ایسی کیفیات و قوانین قدرت کو ان کے پیش نظر رکھنا چاہئے جن سے ہمیشہ یکساں حالتوں میں یکساں نتیجے ظہور پذیر ہوتے ہوں تاکہ آئندہ وہ اپنی فطری قوتوں کو ایسے خرافات، توہمات کے حاصل کرنے میں صرف نہ کرے، جن کا اثر اس کے وظائف اعضاء اور اعمال قواء پر نہ پڑے، اور اس کے بعد ایسے نسخہ جات کو استعمال کرانا چاہئے جو مقوی دماغ اور مقوی قلب ہوں۔

مقوی دماغ اس لئے کہ دماغ قوائے نفسیہ کا مسکن اور مرکز ہے، اور ان کو آپس میں گہرا تعلق ہے۔ لہذا جب دماغ میں اصلاح اور تقویت ہو جائے گی تو قوی نفسیہ ضرور اصلاح پذیر رہیں گی۔

اور قلب چونکہ روح حیوانی اور قوی عملیہ کا سرچشمہ ہے اور قوی نفسیہ کے الوالعزم اور اسے اور عمدہ تدابیر کی تکمیل دل کی تقویت اور استقلال پر موقوف ہے، اس لئے قلب کی طاقت کا خیال رکھنا ضروری ہے، تاکہ ان فطری جذبات اور طبعی تحریکات کی انجام دہی کا مسئلہ اس مشترکہ کوشش سے تکمیل کو پہنچ جائے، چنانچہ ذیل میں ہم اس امر کے لئے نہایت مجرب نسخے درج کرتے ہیں، امید ہے کہ ناظرین اپنے محل وقوع پر ضرور ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(۱) نسخہ دوالمسک: موتی بے سوراخ، کہر یا شمش، گل سرخ فصلی، آبریشم مقرض، دار چینی، بہمن سرخ، بہمن سفید، درونج عقری، زعفران، ہر ایک ۷ ماش، مصطکی، چھریلہ، جھوٹی الائچی، ہر ایک ساڑھے ۳ ماش، صندل سفید، بنسلوچن، صندل سرخ، دھنیا خشک چھلکوں سے صاف کیا ہوا، گاؤ زبان کے پھول، آملہ متھے، مونگے کی جڑ، حجم خرفہ چھلکوں سے صاف کیا ہوا، چاندی کے ورق ہر ایک ساڑھے تین ماش، زرشک ساڑھے ۷ ماش، اگر خام، بادرنجبویہ ہر ایک سو پانچ ماش، جنبر اشہب، مشک تھنی ہر ایک دو ماش چھ چاول، رُب مٹھے سیب کا، قند سفید، شہد خالص تینوں کو برابر تین وزن سب دواؤں کو لیکر بدستور مقرر معجون بنادیں، مقدار خوراک ۴ ماش ہمراہ عرق مفرح۔

فائدہ: خفقان، مانجھو لیاے مرقی کو مفید ہے، دل و دماغ جگر معدہ کو قوت دیتی ہے، دوساں کو دور کرتی ہے، اور بخروں کو دماغ کی طرف چڑھنے نہیں دیتی ہے اور اس باب میں بارہا تجربہ میں آئی ہے۔

(۲) عرق مفرح: کشنیز مقشر ۲ تولہ، گاؤ زبان ۲ تولہ، دانہ بیل خورد، گل نرس، گل گاؤ زبان، گل سرخ فصلی، برادہ صندل سفید ہر ایک ۵ تولہ، عود غرقی اتولہ، مشک اماشہ، شیر گاؤ ۵ آثار، بدستور عرق کشید کریں، خوراک ۳ تولہ، دوالمسک معتدل کے ہمراہ استعمال کریں۔

(۳) اکسیر دماغ: ہلیلہ، ہلیلہ، آملہ، ہوزن ایک ایک سیر نیم کوب کر کے اس کو جلاڈالیں، اور جلی ہوئی راکھ کو پانی میں گھول کے تھوڑی دیر کے لئے رہنے دیں۔ پھر اس پانی کو مقرر کر کے لوہے کی صاف کڑاہی میں ڈال کر آگ پر پکادیں، جب وہ پانی سب خشک ہو جائے اور سفید رنگ کا نمک رہ جائے تو آثار کے بحفاظت شیشی میں رکھیں۔ اور اس نمک میں سے اتولہ، مغز بادیان ۵ تولہ، گھمبڑی ۵ تولہ، ورق نقرہ کلاں ایک سو، سب کو ایک ساتھ سفوف بنا کر

بحفاظت تمام رکھیں۔

مقدار خوراک ایک ماشہ :- منہ میں ڈال کے اوپر سے شیر گاؤ پختہ ۲۰ تولہ،
روغن زرد اتولہ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ، دودھ میں پر ڈال کے ملا کے دوا کے اوپر پی جائیں۔
فائدہ :- تقویت دماغ اور دماغی قوت کی محافظ ہے، اور اس امر کے لئے از حد فائدہ
مند ہے۔

(۳) وما ينزعك من الشيطان نزع فاستعد بالله انه مبيع عليم ان الذين
نستقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكرو فاذا هم مبصرون.
سنگ یشب پر کھود کے گلے میں بھی ڈالیں۔
فائدہ :- اختلاج قلب اور توہمات باطلہ کے دفعیہ کے لئے نہایت مجرب ہے۔
اور صبح شام تشری پر زعفران و گلاب سے لکھ کے گلاب سے دھو کے پی جایا کریں۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴



**Tibbi Books for
Atiba Karam**

دوسرا باب

ضعف باہ بوجہ کمزوری اعضاء رئیسہ و شریفہ

نوٹ :- اگرچہ ضعف باہ کے اسباب، اعضاء رئیسہ و شریفہ کے دوسرے امراض بھی ہوا کرتے ہیں، مگر یہاں پر خصوصیت کے ساتھ صرف ان کی کمزوری کو ضعف باہ کا سبب اس لئے ذکر کیا جاتا ہے کہ کسی مرض کے وقوع کے لئے بعض اوقات گو کہ کئی ایک اسباب ہوتے ہیں، مگر جو سبب ترتیب میں سب سے آخر، یا مرض سے اقرب ہو، اسی کو سبب مستقیم تسلیم کرتے ہیں، اور مرض کا سبب قرار دیتے ہیں، مثلاً وقوع ہیضہ میں اتنے اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) ضعف معدہ (۲) خرابی صحت (۳) بد ہضمی (۴) ہوا کا دہائی ہونا (۵) نیچے اور ہندار مکان کی سکونت (۶) گرمی یا موسم خزاں وغیرہ وغیرہ، مگر اس مرض کا متحدی ہونا، اور ایک خاص قسم کی کمی ہوا کا پھیل جانا اس کا سبب مستقیم قرار دیا جاتا ہے، اور بوجہ ترتیب میں سب سے آخر، مرض سے اقرب ہونے کے اسی کا ذکر کیا جاتا ہے، بس ویسا ہی یہاں پر بھی خیال کیجئے۔

اور یہ بھی ہے کہ لوگ سبب قریب اور سبب بعید میں امتیاز نہیں کرتے، جو سبب بعید باوجود دور کر دینے کے پھر بھی سبب قریب اپنا عمل بدستور کرتا رہتا ہے۔ مثلاً پیاس کی خواہش فقط اس باعث سے پیدا ہوتی ہے کہ انسان کے نظام بدنی میں تری کی کمی واقع ہو جاتی ہے، مگر گرمیوں میں آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ بعض لوگ جس قدر پانی اور برف پیتے جاتے ہیں، اسی قدر ان کی پیاس اور زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ تری کی کمی سبب اولین ہوتی ہے جس سے منہ اور گلے میں حموی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب گو کہ سبب اولین دور کر دیا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ حموی حالت جو سبب قریب ہے قائم رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے پیاس برابر بنی رہتی ہے۔

بس اسی طرح اعضاء رئیسہ کے وہ دوسرے امراض جو اسباب اولین تھے، جن میں عموماً ان اعضاء کو کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، وہ دفع بھی کر دیئے جاتے ہیں مگر ان کی کمزوری جو سبب قریب ہے، قائم رہ جاتی ہے جس سے باہ میں ضعف برابر بنا رہتا ہے، اور لوگ اس غلطی

سے بچنے کی مطلق کوشش نہیں کرتے، اس لئے اعضاء ریسہ و شریف کی کمزوری کو خصوصیت کے ساتھ ضعف باہ کے اسباب میں ذکر کیا جاتا ہے۔

ضعف دماغ سے

چونکہ انسان کو جس شے نے اشرف المخلوقات بتایا ہے اس کی وہ ایک نرم متخلخل سفید رنگ کی دماغی ساخت ہے جو تمام قوتوں کا خزانہ ہے۔ اور حیرت انگیز ملکات کا مجمع، جملہ لذات اور خواہشات کا مخزن، نفس نافذہ کا مسکن، اور احساسات کا مرکز ہے، سارے بدن کی حرکات کا مبداء، اور ہر قسم کے اعصاب کا سرچشمہ ہے، جو سب طرح کے تاثرات سے متاثر ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کے احکامات کو صادر کرتا ہے۔ اعصاب کے ذریعہ اعضاء کو قوت و حرکت پہنچاتا ہے، اعضاء تناسل میں خیزش و انتشار پیدا کرتا ہے اور اس کو عمل میں لاتا ہے۔

اسی واسطے صانع قدرت نے نہایت حفاظت کے ساتھ سر کی ہڈی کے اندر جس کو کھوپڑی کہتے ہیں، دماغ کو محفوظ کیا ہے، اور پھر اس کو تین تھلیوں کے غلاف سے ملفوف کیا ہے، تصویر دماغ نمبر ۱۔ دو، کے نقشے کو غور سے ملاحظہ فرمادیں۔

اس لئے جب دماغ کمزور یا ماؤف ہو جاتا ہے، تو اس کی کمزوری و خرابی ہر قسم کے نظام عصبی کے ضعف کا باعث ہو کر ضعف باہ کی موجب بن جاتی ہے، بلکہ اعضاء تناسل کی وضع اور ساخت تک خراب کر دیتی ہے، جیسا کہ مشاہدات سے ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لاری نے لکھا ہے، کہ جب دماغ کے اس حصہ (دماغ صغیر) میں چوٹ لگ جاتی ہے، تو شروع شروع میں شہوت بہت زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے، کم ہوتی جاتی ہے۔ جس طرف مرض ہوتا ہے اُدھر کا خصیہ بھی چھوٹا پڑ جاتا ہے۔ جب سارا دماغ صغیر جتلانے مرض ہو جاتا ہے تو پھر دونوں خصیے بیمار ہو جاتے ہیں، اور پتلے پڑ جاتے ہیں، اور اس پر ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ مصر میں ایک سپاہی تھا، اس کے سر کے پچھلے حصہ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا جا کر لگا جس سے خیال پیدا ہوا، کہ دماغ کے پچھلے حصہ میں ورم پیدا ہو گیا ہے، اسے اس قدر افاقہ ہو گیا کہ فرانس میں جو اس کا وطن تھا، وہاں اسے بھیج دیا گیا، کئی سال بعد وہ پھر ڈاکٹر لاری کے علاج میں آیا، اس وقت معلوم ہوا کہ اس کے اعضاء تناسل ایسے چھوٹے ہو گئے تھے۔ جیسے

بیر خوار پنچ کے ہوتے ہیں، نہ قوت نعوظ رہی اور نہ خواہش جماع۔

علامات

درد سر، دوران سر کی شکایت اکثر رہتی ہے، حافظہ خراب، بصارت میں کمی صحبت کی خواہش بہت کم، بوقت جماع لذات شہوانیہ اور غلط مباشرت کا نہ محسوس کرنا، انزال کے وقت خیالات پر اگندہ رہنا، ہر قسم کی جسمانی ریاضت شاق معلوم ہونا، زیادہ بول چال، بار خاطر گزرنا، چہرہ سفید، پھیکا پڑ جانا، ہاتھ پاؤں میں تشنجی کیفیت کا پلایا جانا وغیرہ وغیرہ۔

علاج

اس صورت میں پہلے اصل سبب کو دور کریں اور اس کے بعد ایسے نسخہ جات استعمال کئے جائیں جو مقوی باہ ہونے کے علاوہ مقوی دماغ بھی ہوں جیسا ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، یا ایک وقت ایسی دوا دیجائے جو مقوی باہ ہو، اور دوسرے وقت وہ دوا استعمال کرائی جائے جو مقوی دماغ ہو۔

(۵) نسخہ: دار چینی، قرفل، سنبل الطیب، اسارون، بھاسہ، کبابہ، سعد، قرفہ، دار قفل، عود، جوز بوا، نار مشک، عنبر اشہب، زعفران، ہر ایک ساڑھے چار ماش، مشک ساڑھے پانچ رتی، زنجبیل، بوزیدان، قط شیریں، مغز حب الزلم، درونج، حب بلساں، حب البان، قفل سفید، مغز خم خربوزہ، مغز خم خیاریں، خم گذر، خم پیاز، خم شلغم، خم کونج، (رطبہ) خشکاش سفید، خشک لہ، دو تو، خم ترتیزک، خم شبث، خم گندما، خم بلیم، خشک (مرلی) ہر ایک سات ماش، شقائق، خولجان، ثعلب، بہمن سرخ، بہمن سفید، دج ترکی، تودری سرخ، تودری سفید، لسان الصافیر، حقو قور ہر ایک ساڑھے دس ماش، نار جیل، حبہ الخضر، مغز بادام، مغز پستہ، مغز پلغوزہ، مغز پنہ دانہ، کنجد مقشر، ہر ایک دو تولہ چار رتی، کوٹ پیس کر سہ چند شہد کے ساتھ لوب بنائیں، اور پانچ ماش سے سات ماش تک صبح کو مسختہ قلعی دو برنج اس میں ملا کر ماء اللحم خاص اللحم پانچ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

فائدہ: دل اور دماغ و اعصاب کو قوت دیتا ہے، مادہ تولید کی پیداوار کو بڑھاتا ہے۔ باہ کو بہت قوت دیتا ہے، چہرہ کارمک سرخ کرتا ہے اور اعضاء ریسہ کے ضعف یا غلط کاری سے

بعض اعضاء میں جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو دور کرتا ہے۔
نسخہ ماء اللحم خاص الخاص نمبر ۱۰ میں دیکھو۔

(۶) نسخہ: بابونہ ڈیڑھ تولہ، زنجبیل، قفل سیاہ، قفل دراز، آملہ مقشر، ہلیہ سیاہ، شیطرج ہندی، زردندہ حرج، خصیہ المقلب، بخی بابونہ، مغز چلغوزہ، نار جیل، ہر ایک تین تولہ، مویز منقی نو تولہ، سب ادویہ کوٹ چھان کر دو چند شہد کے قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔ ساتھ ماشہ یہ معجون، عرق بادیان و عرق مکو، چھ چھ تولہ کے ساتھ بوقت صبح استعمال کریں۔
فائدہ:- اعضاء ریسہ و شریفہ کے لئے مفید ہے، دل و دماغ اور جگر کو قوت بخشتی ہے، ہاضمہ کو درست کرتی ہے، قوت باہ کو بڑھاتی ہے، نسیان کو دور کرتی، اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے، درد کمر اور درد گردہ کے لئے بھی نافع ہے۔

ضعف قلب سے

چونکہ دل وسط سینہ، بلکہ اس کی نوک بائیں جانب کی پستان کے قریب، آدمی کی مٹھی سے ذرا ہی بڑا، گوشت، عصب، الیاف، غشاء سے مرکب صنوبری شکل کا ایک عضو ریمس ہے، جس کے دو حصے ہوتے ہیں، دائیں اور بائیں، اور پھر ہر ایک حصہ میں اوپر تلے دو خانے ہوتے ہیں جو اوپر کے خانہ کو اُذن اور نیچے کے خانہ کو بطن کہتے ہیں، چنانچہ اس کا خاکہ آگے دی گئی تصویر میں ملاحظہ فرمادیں۔

بس اس حساب سے دل کے دو اُذن اور دو بطن ہوئے، دایاں اُذن اور دایاں بطن، بایاں اُذن، اور بایاں بطن، اور اسی بائیں بطن میں تولید روح ہوتی ہے جو خون کے شامل شریان اعظم میں سے ہو کر تمام اعضاء بدن تک پہنچتی، اور جسم کے سارے حصوں کو خون پہنچاتی ہے۔ خصلوں میں ایسے اجزائے جاتی ہے جو منی بننے کے لائق ہوتے ہیں، اور یہ ہی روح رواں اور خون صفا، جو بائیں بطن میں پیدا ہو کر بذریعہ شریان اعظم، شریان حرقی تک اور پھر وہاں سے شریان تناسلی باطن، تناسلی اعلیٰ، تناسلی غائر کے واسطے سے آلت کے جسم اصبغی اجسام اجوف وغیرہ میں آتی ہے، تو اس کی پرورش و افزائش استادگی، بالیدگی، سختی، تندی کا باعث ہوتی ہے۔

الفرض جسم انسان کا ہر عضو، ہر عصب، بدن کا ہر ریشہ و ہر تار، تروتازہ ہوتا ہے، صحت اور توانائی، وافرانش اور قوت عملی کا سرچشمہ رہتا ہے، چہرہ گلاب کی سرخی سے چمکتا ہوا قدرت الہی کا آئینہ دکھائی دینے لگتا ہے، جب کہ قلب اپنی طاقت میں خون کے جملہ اجزاء سے ان کو بذریعہ شرائین سیراب کرتا ہے، اور حیات بخشتا ہے۔

کیونکہ وہ حرارت غریزی کا منبع، شرائین کا منت روح حیوانی کا سرچشمہ ہے، اس لئے دل کی کمزوری سے نہ صرف باہ ہی میں فتور واقع ہوتا ہے، بلکہ جسم انسان کا سارا کارخانہ سرد پڑ جاتا ہے، اور نہ کوئی دوسرا عضو اپنا متعلقہ کام انجام دے سکتا ہے۔

علامات

چہرہ مشکور و متردد نظر آتا ہے، نبض میں سستی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، تھوڑے ہی سے صدمہ میں دل پر خوف و غم طاری ہو جاتا ہے اور قلب اُچھلنے لگتا ہے، مجامعت کے بعد نہایت نقاہت معلوم ہوتی ہے۔ بسا اوقات بلا انتشار انزال ہو جاتا ہے، بدن میں گرمی کم ہو جاتی ہے، اور ایسے مریض دل کی دھڑکن کی اکثر شکایت کیا کرتے ہیں۔

علاج

نسخہ نمبر ایک اور نسخہ نمبر ۲ بھی اس میں مفید ہے، اور یہ نسخہ بھی ایسے مریضوں میں مجرب ثابت ہوا ہے۔

(۷) نسخہ :- مشک تین ماش، حبر دو ماش، کہربا شمع، بسد، یشب سبز ہر ایک تین تولہ، مروارید تین ماش، طباشیر سفید ایک تولہ، جملہ ادویہ عروق گلاب میں حل کریں، آبریشم خام سوختہ، الگ کھل کر لیں، پھر نبات سفید کا جملہ ادویہ سے سہ چند عرق گلاب، اور آب سیب شیریں میں قوام بنا کر زردی بیضہ مرض چار عدد لے کر روغن زرد میں بریاں کریں، ورق نقرہ چھ ماش، سب جواہرات قوام میں شامل کریں، اور معجون بنا کر بحفاظت تمام رکھیں اور اس میں سے تین ماش سے پانچ ماش تک عرق گلاب دو تولہ کے ساتھ صبح شام استعمال کریں۔

قائدہ :- جسم کی جملہ کمزوریوں کو رفع کرتی ہے، دل اور دماغ کو قوت بخشتی ہے، اور مقوی باہ ہے۔

(۸) دیگر:- جدوار خطائی سوانو ماشہ، گل سرخ فصلی چھ ماشہ، تاگر مو تھا پانچ ماشہ، قر نفل، مصطلی، بالٹھڑ، اسارون، خرفہ، ہر ایک تین ماشہ، زرنب (برہمی) زعفران، ہر ایک دو ماشہ، دانہ الا پچی خورد، بسباسہ، جوزبوا، ہر ایک ایک ماشہ، درونج چھ رتی، کھربا، صندل سفید، طباشیر، عود صلیب، قاذرہر، مرجان، مردارید ناسفتہ، کشتہ یا قوت، مشک، عنبر، ہر ایک چار رتی، ورق طلا ایک و فری، مربہ آملہ ایک سیر، مربہ سیب تین پاؤ، مربہ بھی آدھ سیر، مربہ زنجبیل پاؤ سیر، مربہ ترنج خام ایک سیر شہد خالص آدھ سیر، دواؤں کو ہر ایک پیس کر مربوں میں اچھی طرح گھوٹ لیں، پھر شہد ملا لیں، آخر میں ورق طلا اضافہ کریں، اور معجون بنادیں اور تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک عرق عنبر پانچ تولہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

فائدہ:- اعضاء ریسہ کو تقویت دیتی، تفریح پیدا کرتی، اور خفقان و وحشت کو دور کرتی ہے اور مقوی باہ ہے۔

ضعف جگر سے

چونکہ جگر، سرخ سیاہی مائل جے ہوئے خون کی طرح مرکب ہے، گوشت، رگوں اور جھلی سے جو داہنے طرف پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر واقع ہے، اس کی دو سطحیں ہوتی ہیں۔ ایک بالائی محدب اور ایک زیریں مقعر۔ بالائی سطح حجاب حاجز (پسلیوں) سے متصل ہے، اور زیریں سطح معدہ سے ملحق ہے، اور پانچ لو تھڑے ہوتے ہیں، جو ان میں سے بڑے لو تھڑے معدہ کی طرف مائل رہتے ہیں۔ چنانچہ نمبر ۲ تصویر جگر میں اس کے بعض تشریحی حصے صاف دکھائے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمادیں۔

اور یہ ایک عضو شریف ہے جو معدن ہے، روح طبعی کا اور محل ہے، طبع اور نفع اخلاط کا اور منبت ہے اور داکا باب الکبد واجوف کا، جن کی شاخیں معدہ، طحال امعاء میں جاتی ہیں، اور اعضاء کی پرورش کے لئے دوران خون میں معاون و مدد ہوتی ہیں، اس لئے جس وقت جگر میں ضعف واقع ہو جاتا ہے تو اس وقت ان کے افعال و اعمال میں بہت کچھ فتور آجانے سے دوران خون میں سستی اور روح طبعی کی تولید میں کمی پڑ جاتی ہے، جس کا لازمی نتیجہ ضعف باہ اور آلت

کی کمزوری اور نرمی ہوتی ہے۔

علامات

ایسے مریضوں کے چہرے میں کم دبش بھر بھراہٹ ہوتی ہے، اور بوجہ قلت خون کے چہرے اور آنکھ میں زردی یا سفیدی معلوم ہوتی ہے، اور کبھی کبھی جگر میں بوجھ اور درد بھی محسوس ہوتا ہے، ضعف ہضم، بھوک کی کمی، خرابی خون، پلکیں پھولی ہوئی، یہ علاماتیں اکثر ایسے مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔

علاج

ہر مرض کا اصولی علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ پہلے اس کے سبب کو دور کیا جائے، بدیں وجہ اگر ضعف باہ کا باعث کمزوری جگر ہے، تو ایسے مریضوں پر ذیل کے نسخہ جات کا استعمال از حد قائمہ بخش ثابت ہوا ہے۔

(۹) نسخہ :- ثعلب مصری، برادۂ قضیب گاؤ، مغز سر کنجنگ، چرائۂ شیریں، گوکھڑو، کش خرم، ہر ایک ۹ ماش، خم کرفس، خم گذر، خم شلغم، خم شبت، خم خرپوسہ، خم خیارین، حب القفل، حب الزلم، نانخواہ، بادیان، مغز نار جیل، مغز چلفوزہ، بخ کرفس ہر ایک ایک تولہ، ۱۰ ماش، حبر ۹ ماش، مشک سواد دوماش، بساہ، قر نفل، قفل مویہ، عقر قرعہ، کباب چینی، زنجبیل، خولجان، جوز یوا، گل سرخ، خم خرفہ، دار قفل، خم اسپت، خم جرجیر، خم پیاز، خم گندما، حب الرشاد، خم انجیر، ہر ایک ساڑھے ۱۰ ماش، زعفران، کندر، مصطلی، عود ہندی، ہر ایک ۱۳ ماش، خم بلون اصلی، بوزیدان بہمن سرخ، بہمن سفید، شقائق مصری، اندر جو شیریں، ہر ایک ۷ ماش، قد سفید ۵۲ تولہ، شہد سوا سیر، جوارش تیلہ کریں، اور پانچ ماش مناسب بدرقہ کے ہمراہ بوقت صبح نہار منہ کھائیں۔

قائدہ :- دماغ و جگر، گردہ اور مثانہ کو قوی اور کمر کو مضبوط کرتی ہے، باہ کو قوی کرتی ہے اور منی بڑھاتی ہے۔

(۱۰) نسخہ ماء اللحم :- مرغ جوان ۵ عدد، زردک ۵ آثار، کنجنگ زخاگی ایک مدد عدد، شقائق، مصری ایک پاؤ، سیب سرقدی ۵ عدد، دار چینی ایک آثار، بطریق معروف

عرق کشید کریں، اور اس میں سے ہر روز سات تولہ نوش کریں۔

فائدہ:- دل، دماغ، معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے، حرارت غریزی میں ارتعاش پیدا کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرتا ہے۔ تقویت باہ کے لئے بہت مفید اور سہل نسخہ ہے۔

(۱۱) نسخہ:- گوند کیکر، کثیرا، گلنار، ہنسلوچن، نشاستہ گندم، موجس، خارخک (گوکھرو) در شیر پروردہ، مصطلی، مائیں، کبر با شمش، کشتہ قلعی، ہر ایک چار ماش، گل ارمنی، ثعلب مصری، شفاقل مصری، اندر جو شیریں، پودینہ، پکھان بید، مایہ شتر عربی، لودہ گجراتی، بالکھڑ ہر ایک تین ماش، تودری سرخ و سفید، بہمن سرخ و سفید، ہر ایک ۹ ماش، پوست بخ مولسری، پانچ ماش، پوست بخ کچنال ۹ ماش، پوست بخ جھیریری، پوست بخ کیکر، پوست بخ سنگھاہولی، سنگھاڑہ خشک، ہر ایک ۵ ماش، دارنہ الاچکی خورد، ۶ ماش، کوٹ چھان کر ہموزن ادویات مصری ملا کر، اور ایک تولہ سفوف آب سرد کے ساتھ کھاویں۔

فائدہ:- یہ سفوف جریان کو بھی دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا، اور اعضاء ریسہ دل و دماغ اور جگر کو طاقت بخشتا ہے، نیز مسک ہے۔

ضعف معدہ سے

معدہ جو مثک کی شکل کا ایک عضو ہے (نمبر ۲ پر اس کا خاکہ ملاحظہ فرمادیں) جس میں دوسرے دو سوراخ، دو کنارے اور دو سطحیں ہوتی ہیں، وہ شکم کے بالائی اور درمیانی حصے میں واقع ہے اور اس کی ساخت میں چار طبقے اس طرح پر ہوتے ہیں کہ اوپر والا طبقہ بطور غلاف ایک آبدار جھلی کے ہوتا ہے جس کو طبقہ صفاقہ کہتے ہیں۔

دوسرا طبقہ عضلاتی، ریشوں کا ہوتا ہے جو معدہ میں حرکت پیدا کرتا ہے، اور اس کو طبقہ عضلیہ کہتے ہیں۔ تیسرا وہ طبقہ ہے جو طبقہ عضلیہ اور طبقہ مخاطیہ کو ملاتا ہے، اس لئے اس کو طبقہ واصلہ کہتے ہیں۔ چوتھا طبقہ جو معدہ کے اندر ہوتا ہے، یہ ایک بلغمی جھلی کا طبقہ ہے جس کو طبقہ مخاطیہ کہتے ہیں اور اس میں شہد کے چھتے کی طرح خانے، اور ان خانوں میں رطوبت کی تراوش کیلئے چھوٹے دہانے پائے جاتے ہیں، جو حقیقت میں ان دونوں قسم کی تالیدار چھوٹی چھوٹی گلیوں کے سوراخ ہوتے ہیں جن سے دو طرح کی رطوبت تراوش پاتی ہے۔

(۱) ایک رقیق سیال، قدرے شور۔

(۲) دوسری ترش جو معدہ کی مخصوص رطوبت ہے، اور اسی رطوبت سے معدہ کی قوت ہاضمہ کا عمل وابستہ ہے، اور یہی رطوبتیں متحدہ طور پر غذا کے مواد غذائیہ کو تحلیل و ہضم کر دیتی ہیں، اور وہ ہضم شدہ مواد بذریعہ عروق کیلوسیہ و عروق مار ساریقیہ (باب الکبد کے جگر اور قنات الصدر سے دل میں جا کر) مخصوص تغیرات کے ساتھ سب اعضاء کی تغذیہ و نمو کا باعث ہوتا ہے۔

بس معدہ کیا ہے گویا جسم انسان کے گھرانے کا ایک باورچی خانہ ہے، جس کے بگڑنے اور کمزور ہو جانے سے نہ اس میں غذا اچھی طرح پر ہضم ہوتی ہے، اور نہ اس غذا کے پرورشی اجزاء جسم کے کنبہ کے لوگوں، یعنی مختلف اعضاء (جیسے دماغ، دل، پھیپھڑے، جگر، گردے، خضیہ، قضیب وغیرہ) کی پرورش کے لئے کافی ہوتے ہیں، جس سے ان تمام اعضاء میں خرابی ہو جاتی ہے۔

یعنی دماغ جو کل اعضاء پر حکمران ہے، ضعیف ہوتا ہے۔

دل جو حیات کا سرچشمہ ہے خالی ہونے لگتا ہے۔

جگر جو روح طبعی کا محل ہے ماند پڑ جاتا ہے۔

گردے، جو بدن انسان کے صفائی کے داروغہ ہیں، وہ بھی ہار کے بیٹھ جاتے ہیں، خضیہ اور قضیب جو ازدیاد نسل انسانی کا ذریعہ ہیں، ست اور نرم پڑ جاتی ہیں۔

الغرض بقول سعدی علیہ الرحمۃ

چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نمائد قرار

گو کہ دوسرے اسقام جسمی بھی ایک دوسرے کے لئے موجب اذیت ہوتے ہیں، مگر میرے خیال میں معدہ کی خرابی پر اس کا زیادہ تر اطلاق ہوتا ہے۔

علامات

ایسے ضعف باہ کے مریض جن کی باہ میں معدہ کی خرابی سے ضعف آگیا ہو، ان کے اشتہا میں فرق پڑ جاتا ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، قراقر، نفخ شکم، کبھی درد شکم، سینہ کا جلنا، کھٹی ڈکاروں کا آنا، منہ سے بد مزہ پانی چھوٹے رہنا، جی مٹلانا، کھانے کے بعد شکم میں بوجھ، اور

تکلیف کا محسوس ہونا، وغیرہ شکایات کا مریض اکثر شاکر رہتا ہے۔

علاج

چنانچہ ضعف معدہ و سقوط اشتہا کے مریضوں میں عموماً عصبی کمزوری کثرت شراب خوری، زیادہ خوری اور مجرب غذاؤں کا بہت استعمال، شب و روز آرام سے پڑے رہنا، وغیرہ اسباب ہوا کرتے ہیں، اس لئے پہلے ان کا تدارک کیا جائے، اور اس کے بعد موقع محل سے وہ ادویہ دیجائیں، جو مقوی باہ و مقوی اشتہا و معدہ ہوں جیسے۔

(۱۲) نسخہ: بالکھرو، الایچی کلاں، سلیجہ، دارچینی، گنجن، ناگر موٹھا، لوگ، سونٹھ، گول مرچ، کوٹھ شیریں، حب بلساں، مگر، تخم مورد، چرائیہ شیریں، ہر ایک ۲ تولہ، مصطلی ۵ تولہ، سب ادویہ خوب باریک کوٹ چھان کر دو چند شہد میں بدستور معروف جوارش تیار کریں اور نہار منہ چھ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ کے استعمال کریں۔

فائدہ: اس جوارش کے بہت خواص ہیں، تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے اور خاص کر معدہ کو قوت اور اس کے درد کو دور کرتی ہے، طعام کو ہضم کرتی ہے۔

(۱۳) نسخہ: تخم ثبت (سویہ) تخم کرفس، اجوائن، تخم جرجیر (تراتیضک) ہر ایک ۱ ماشہ، مصطلی، عاقر قرح ہر ایک ۵ ماشہ، زردرد (کلاب زیرہ) لوگ ہر ایک ۷ ماشہ کوٹ چھان کر برابر وزن شہد میں معجون بنائیں۔ اور ہر روز صبح کو چھ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ سے کھائیں۔

فائدہ: مقوی باہ و مقوی معدہ ہے۔

(۱۴) نسخہ: چوب چینی اعلیٰ ۳ تولہ، مردارید ناسفہ، شیرہ آملہ، دارچینی، لوگ، جاکنل، جوتری، سونٹھ، مرچ سیاہ، شقائق مصری، ہر ایک ۹ ماشہ، لاجورد، ربوند چینی، افتیمون، بالکھرو، سک صیدا (ریگ مائی) مائی روپیاں (جھینگا مچلی) درونج عقربی، زرنباہ (زچکچور) تخم گذر، تخم شلغم، تخم مولی، بہمن سرخ، بہمن سفید، تودری سرخ، تودری مرد، تخم اسپست (اگر میسر نہ آسکے تو تخم شلغم زیادہ کریں) گوکھرو ہر ایک ۱۳ ماشہ الایچی خورد، مصطلی، عود قناری، مایہ شتر عرابی، مگر، ہر ایک ۱۰ ماشہ، زعفران، مشک تہتی، عنبر اشہب، بوزیدان، سورنجان، کباب چینی، خولجان، قسط شیریں، سعد کوئی، ہر ایک ۷ ماشہ، برگ بھنگ ۸ تولہ ۵ ماشہ، کوٹ چھان کر

رکھیں، اور گل گاؤں زباں، بادرنجبویہ، غنچہ گل سرخ، چھریلہ، ہر ایک ۳ ماشہ ان کو بھی جوش دیکر صاف کر کے رکھیں، اور خشکاش سفید، مغز تخم خرپڑہ، مغز تخم خیارین، تخم کاسنی، تخم خرفہ مقشر، ہر ایک ۳ تولہ کا شیرہ مذکورہ بالا جوشاندہ کے پانی میں نکال کر آب بھی شیریں، آب سیب شیریں اور گلاب ہر ایک ۷ چھٹانک باہم ملا کر قد سفید، شہد مصفیٰ ۱۱ چھٹانک ۳ تولہ، بالناصفہ اضافہ کر کے قوام بنائیں اور مغز بادام شیریں مقشر، مغز فندق، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ ہر ایک ۳ تولہ، باریک پیس کر اضافہ کریں اس کے بعد اول لادویہ باریک شدہ کو ملائیں اور معجون تیار کر کے رکھیں، خدا اک ۷ ماشہ سے اتولہ تک۔

فائدہ: دل و دماغ، جگر، معدہ، گردہ، مثانہ، دیگر اعضاء اور قوت باہ کو قوی کرتی ہے، نشاط لاتی ہے، منہ کو خوشبودار بناتی ہے۔

ضعف گردہ سے

گردے جن کو خداوند تعالیٰ نے بدن کی صفائی کے لئے داروغہ مقرر فرمایا ہے، یعنی سارے جسم کا خون صاف کرنا، اجزاء بول کو باریک نالیوں کے ذریعہ خون سے الگ کر کے جیب گردہ (حوض الکلیہ) میں جمع کرنا، اور پھر وہیں سے براہ جلیہین مثانہ میں بھیجنا، اور وہ خون جو پیشاب سے صاف کیا ہے اس میں جو ہر حیات کو جو کلاہ سے حاصل کرتے ہیں، ملا کے بذریعہ عروق وورید کے اوپر کی طرف جسمانی تغذیہ اور روحانی ترقی کے لئے روانہ کر دینا، انہیں گردوں کا کام ہے۔

اور جب یہ کمزور ہو جاتے ہیں تو اس وقت اُن کے متعلقہ اعمال و وظائف میں بہت کچھ فتور ہو جاتا ہے، جس سے صرف جسم انسان کی آبادی میں گند، اور خرابی، تباہی و بربادی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے بالواسطہ یا بلاواسطہ کاموں کا وسیع اثر جوہ قدرتی اشیاء میں طرح طرح کے تغیرات اور نئی نئی ایجادات کرتا ہے، وہ بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔

کلاہ گردہ

جس سے گردے جو ہر حیات حاصل کرتے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی دو مکلیاں ہیں، جو

ٹوپی کی طرح ایک خانہ دار جھلی کے ذریعہ سے گردوں کے بالائی سروں پر چسپاں رہتی ہیں، تصویر نمبر ۲ سے اس کا خاکہ ملاحظہ فرمادیں۔

وظائف کے لحاظ سے اور قیام صحت و بقائے حیات کے لئے یہ دونوں گلٹیاں نہایت اہمیت رکھتی ہیں، اور اپنے تغیرات ساخت کی وجہ سے اعضاء تولید و تناسل کے اعمال و وظائف میں بہت کچھ تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہیں۔

مثلاً کسی جاندار کے جسم سے ان کو خارج کر دیا جائے تو اعصاب میں ضعف واقع ہو کر سارے جسم کے عصبی ڈھیلے اور شریانوں کی عصبی قوت ست ہو جاتی ہے اور آخر کار نہایت کمزور و لاغر ہو کر تین چار دن میں مر جاتا ہے۔

اور جسم انسان میں جب یہ گلٹیاں خراب ہو جاتی ہیں، تو خون کی اصلی ترکیب میں فوری واقع ہو جاتا ہے۔

اور دل میں کمزوری معلوم ہونے لگتی ہے، تمام اعضاء نحیف اور ست پڑ جاتے ہیں، چمڑے کا رنگ پیلا، یا کالا دکھائی دیتا ہے۔

اور اگر اوائل عمر میں اس کلاہ گردہ کے بیرونی حصہ پر کوئی رسولی ہو جائے یا بڑھ جائے اور اس سے اس کا جوہر زیادہ تراوش پا کر برابر خون میں ملتا رہے تو جسم بہت بڑھ جاتا ہے اور آدمی بہت جلد بالغ ہو جاتا ہے۔

عورتوں میں دو تین سال کی لڑکی قد و قامت میں ۱۳-۱۴ سالہ لڑکی معلوم ہوتی اور جوانی کی علامتیں اس میں پائی جاتی، خون حیض اس کو آنے لگتا ہے۔

اور مردوں میں چھ سال کا ایسا لڑکا جس کے کلاہ گردہ کے بیرونی حصہ میں رسولی بڑھ گئی ہو، وہ چند ہی مہینوں میں بالغ ہو کر چھوٹا موٹا مرد بن جاتا ہے، داڑھی موچھیں نکل آتی ہیں، اولاد پیدا کر سکتا ہے۔

جس سے یہ صاف معلوم ہو گیا کہ گردوں کے اعمال اور کلاہ گردہ کے جوہر کو تولید مادہ اور تقویت اعضاء تناسل میں بہت کچھ دخل ہے، اور ان کے درمیان باہم ایسے زبردست تعلقات ہیں کہ ایک دوسرے کو متاثر کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے، اس لئے ضعف گردہ سے ضعف باہ کا ہونا بدیہی امر ہے۔

علامات

کمر میں، مقام گردہ پر کبھی کبھی درد ہوتا ہے، اور یہ شکایت عموماً اس وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے، جب مریض جھکتا ہے یا کروٹ بدلتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار، مگر غسالی رجم کا اور کم مقدار میں خارج ہوتا ہے، جماع کی خواہش بہت کم ہوتی ہے، اور جلد کی رنگت میں زردی یا سیاہی آ جاتی ہے۔

علاج

اگر ضعف گردہ کی علامات شدید پائی جائیں اور ہاتھ پاؤں میں سوجن پیدا ہو گئی ہو یا سارا جسم منبج ہو گیا ہو۔ تو اس حالت میں صرف گردوں کی اصلاح مقدم رکھیں، اور اس کے بعد ایسے نسخوں کا استعمال کرائیں جو مقوی گردہ ہوں، جیسے۔

(۱۵) نسخہ: ختم گذر، ختم کرفس، ختم اسپست، نانخواہ، بادیان خطائی، مغز ختم چلغوزہ، مغز ختم خیارین، پوست بچ کرفس ہر ایک، ایک تولہ ۱۰ ماشہ، عاقر قرحا، حج قلمی، زعفران، مصطلی رومی، عود خام، ہر ایک ۷ ماشہ، بھاسہ، قر نفل، کباب چینی، قفل سیاہ ہر ایک ۱۰ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر، دواؤں کے برابر قند سفید اور دو چند شہد کے قوام میں ملا کر حسب معمول جوارش تیار کریں، اور ۷ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۱۲ تولہ بوقت صبح کھائیں۔

فائدہ: گردوں اور کمر کو قوی کرتی ہے، قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ منی پیدا کرتی ہے۔

اور نسخہ نمبر ۹ بھی اس کے لئے مفید ہے۔

(۱۶) دیگر: مغز بادام شیریں مقشر، مغز فندق، دار قفل، مغز چلغوزہ، مغز چرونجی، کنجد سفید، ختم خشخاش، مغز حب القفل، مغز حبہ الخضر، دار چینی، خولجان، موچر ہر ایک ۳ تولہ، مغز مار جیل، بہن سفید، بہن سرخ، تودری سرخ، تودری سفید، دانہ الاچھی خورد، الاچھی کھاں، ہر ایک ۳ ماشہ، کشمش ۶ ماشہ، مویز منقہ ۶ ماشہ، چھوہارا ایک تولہ، شقائق، ختم کرفس، اندر جو شیریں، درونج عقرنی، پودینہ خشک، مصطلی، بسلوچن، تالکھانہ، کباب چینی، بھاسہ، زنجبیل، پوست ترنج، گوگرد، دودہ میں تین مرتبہ ترو خشک کیا ہوا، لونگ، ختم گذر، ختم شلغم، ختم بلون، ختم کنوچ، زرنباد، میدہ لکڑی، ہر ایک دو ماشہ، سنبل الطیب، عنبر اشہب ہر

ایک ایک ماشہ، چوب چینی دو تولہ، چار ماشہ، مجیٹھ دو ماشہ، قد سفید سولہ تولہ چار ماشہ، ترنجبین سفید نصف پاؤ، شہد خالص سفید سولہ تولہ چار ماشہ، زعفران ایک ماشہ، اول ترنجبین کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں، اور قد اور شہد ملا کر قوام تیار کریں، اور جملہ ادویہ کوٹ چھان کر شامل کریں، زعفران کو بید مشک میں حل کر کے بعد ازاں اضافہ کریں۔ مقدار خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر۔

فائدہ: گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو دفع اور مقوی باہ ہے۔

(۱۷) نسخہ: مغز پستہ، مغز بادام، مغز فندق، مغز حبہ الخضر (اس کے عوض مغز بادام زیادہ کریں، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز حب الزلم، (اگر دستیاب نہ ہو سکے تو مغز پستہ زیادہ کریں) مائی رویاں (جھینگا مچھلی) خولجان شقاقل مصری، بہمن سفید، تودری سفید، سوٹھ، کنجد سفید مقشر، دار چینی ۷ ماشہ، بانجھڑ، ناگر موتھا، لوگ، کباب چینی، حب قلقل، (اس کے عوض تخم خشخاش زیادہ کریں) تخم گذر، تخم ترب (مولی کے بیج) تخم شلغم، تخم پیاز، تخم اسپست، تخم ہلیون، اندر جو شیریں، درونج عقرلی، زرنباد (زرچکور) ہر ایک ۱۰ ماشہ، جاتقل جلاوتری، چھڑیلہ، دار قلقل ہر ایک ۷ ماشہ، ثعلب مصری، انجیر تازہ، مغز کنجشک ز، تخم خشخاش ہر ایک ۳۵ ماشہ، قنیزب گاؤ (تازہ بیل) سوہان زدہ، سورنجان، نعناع (پودینہ) خشک ہر ایک ۱۴ ماشہ، مایہ شتر عرابی، زعفران، مصطلی، ہر ایک ۱۳ ماشہ، عود خام ۹ ماشہ، ورق طلا ۳۰ عدد، ورق نقرہ ۵۰ عدد، عنبر اشہب ۴ ماشہ، مشک خالص ۲ ماشہ بہ طریق معروف سے چند شہد میں معجون تیار کریں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

فائدہ: گردہ کو گرم کرتی ہے، منی بڑھاتی ہے، باہ کو زیادہ کرتی ہے، دل و دماغ کو قوت بخشتی ہے، اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔

تمام جسمانی کمزوری کی وجہ سے

عام اس کے کہ وہ جسمانی کمزوری لاغری کی شکل میں ہو یا موناپے کی صورت میں لاغری کی شکل میں چونکہ حرارت کی شدت اور خشکی کے غلبہ سے رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں، قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں، غذا کا استحالہ اچھی طرح سے ہونے نہیں پاتا، جس سے

بدن پر تحلیل کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے اور اس میں پرورشی اجزاء زائل ہو جاتے ہیں، جس سے گوشت، چربی، وغیرہ تکمیل کر آدمی لاغر ہو جاتا ہے، اور اس کے سارے بدن میں کمزوری واقع ہو کر ضعف باہ کا موجب بن جاتی ہیں۔

موٹاپے کی صورت میں، چونکہ اس حالت میں جسم کی تمام بافت بوجہ عیش عشرت و عدم ریاضت کے چربی میں بدل جاتی ہے یا روغنی غذا کے کھانے سے اس وقت خون میں چربی زیادہ آ جاتی ہے جس سے تمام اعضاء کی ساخت میں چربی جمع ہو جاتی ہے، اور وہ بڑھ جاتے ہیں ان کی شکل میں فرق پڑ جاتا ہے، اور تمام بدن موٹا ہو جاتا ہے۔ دور ان خون مدہم ہو جاتا ہے جسم میں غنوت پیدا ہونے لگتی ہے اور روح کا مزاج قاسد ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے رگیں دب جاتی ہیں، جس سے ہوا کے لئے ان میں گنجائش نہیں رہتی۔ ان میں مٹی کم بنتی ہے، رطوبت کی کثرت ہو جاتی، بدن میں گوشت بڑھ جاتا ہے، جو قویب کی جز کو لے کر اسے چھوٹا کر دیتا ہے اور رحم کے منہ تک نہیں پہنچے پاتا، اس لئے ایسی فریبی کو اولاد سے بھی محروم کر دیتی ہے اور سارے اعضاء ست اور سب عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور وظائف اعضاء میں نہایت اتری پیدا ہو کر رفتہ رفتہ قوت باہ میں کمی آ جاتی ہے۔

علامات

چونکہ ایسی حالت میں اعضاء ریسہ و شریفہ کمزور ہوتے ہیں، یعنی دماغ، قلب، جگر، گردے، معدہ، خیمے وغیرہ سب کے اعمال و وظائف میں کم و بیش نقصان واقع ہو جاتا ہے اس لئے ایسے مریضوں میں قریب قریب ان سب کے ضعف کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

علاج

فصل اول: کے علاج میں ایسی غذائیں دی جائیں جو جز و بدن کی طرف سرچ الاستعمال ہوں اور جن سے خون میں پرورشی اور روغنی، نشاستہ دار اجزاء زیادہ مقدار میں پیدا ہوں، کیونکہ خون تمام بدن میں دورا کرتا ہے، ہر ایک عضو کے اندر سے ہو کر گزرتا ہے اور ہر ایک عضو کی ساخت کو اس کی ضروریات کے مطابق غذا پہنچاتا ہے، مثلاً جب خون ہڈی میں سے گزرتا ہے تو ہڈیوں کو چونے کے اجزاء پرورش کے لئے دیتا ہے، اور جب پستانوں میں سے

گزرتا ہے تو ان میں دودھ کے اجزاء چھوڑ جاتا ہے، اور اگر چربی میں گزرتا ہے تو اس میں چربی کے اجزاء رکھ جاتا ہے، اور جب خضیوں میں سے گزرتا ہے تو وہاں پر منی بننے کی اجزاء دیدتا ہے، الغرض خداوند عالم نے خون کے اندر سب طرح کے سامان مہیا فرما رکھے ہیں، اور اسی سامان سے اس انسانی مشین کے سارے کل پرزے چلتے ہیں، اس لئے اس صورت میں ایسی اغذیہ اور وہ ادویہ کھانا چاہئے جن سے خون کے اندر کل اعضاء کے لئے پرورش اجزاء پیدا ہوں۔

اب ہم ذیل میں بعض اغذیہ و ادویہ کی جماعت بندی اس طریقے پر درج کرتے ہیں جن سے سمجھدار آدمی بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

مقویات عمومی

اغذیہ مطلق

جو مادے کی وجہ سے تاثیر کرتی ہیں، اور بدن کی قوت ان پر غالب ہو کر بدل مانتھل بنادیتی ہے، جیسے بویام کی بخنی، اور ہلسا مچھلی جو گہرے دریا کی ہو اور مصالے کے ساتھ گھی میں تلی ہوئی، اور ہر قسم کے شوربے اور انڈے کی زردی کچی یا نیم برشت یا نیم جوش، مرغ کا قورما، اور ہر کی کچھڑی پیاز سے سرخ کی ہوئی گھی ملا کر پیئر اور شوربے کے ساتھ پلاؤ، ہر ابوٹ، ہر مٹر، آلو، ارد کی دال، پراٹھا، دودھ، امرتی، ربڑی، میتھی کا ساگ، گاجر، شلجم، چھندر، میٹھا گھیا، وغیرہ وغیرہ۔

غذائی ادویہ

جو مادے اور کیفیت سے تاثیر کرنے کے بعد اس میں قواء بدنہ اپنے تصرفات سے ان کو بدل مانتھل بنادیتی ہیں، جیسے آم، انگور، انجیر، کشمش، بادام، شرونجی، چلغوزہ، پستہ، اخروٹ کا مغز، ناریل کی گری، خربوزہ، تربوز، پائو، شراب، فولاد وغیرہ وغیرہ۔

ادویہ غذائیہ

جن کی تاثیر بدن میں کیفیت اور مادے دونوں سے ہوتی ہے اور بہت تھوڑا حصہ اس

کا ج بدن ہوتا ہے، مگر ج بدن ہونے پر بھی اس کی کیفیت غالب رہتی ہے، جیسے پیاز، لہسن،
اورک، دار چینی، دھنیا، زعفران، پودینہ، گول مرچ، وغیرہ وغیرہ۔
دواء مطلق

جو بدن میں صرف اپنی کیفیت ہی سے تاثیر کرتی ہے، اور بوجہ قدرے بلے کی
ثبوت کے معدہ کی حرارت اور برودت سے متغیر ہو کر پھر اپنی کیفیت کے غلبہ سے بدن کو
متغیر کر دیتی ہے، ایسے ہنگ، افیم، کچلہ، بھلائواں، فاسفورس، کونین، بے برین، وغیرہ وغیرہ۔

مرکبات

ایسی غذاؤں اور دواؤں کا عرصہ تک استعمال کرنا چاہئے، کیونکہ جب ایک ناتواں
فحص کو کسی مقوی غذا یا دوا کا استعمال کراتے ہیں تو اول اس کے معدے کا فعل درست ہوتا ہے
اور بھوک بڑھ جاتی ہے، اور ہضم آسانی ہوتا ہے، اور وہ ان خون اصلی قوت کے ساتھ ہوتا
ہے، غذائیت بدن کو بخوبی پہنچتی ہے، اور کیفیت جلد بہ اچھی طرح ہوتی ہے، مختلف رطوبتیں
حالت اصلی پر آ جاتی ہیں۔ عضو کے مزاج کی حفاظت ہوتی ہے، اور اس کا قوام اعتدال پر رہتا
ہے اور اس کے بعد اس میں ایسی قوت آ جاتی ہے کہ فضول کو قبول نہیں کرتا اور حواس غمر
میں تقویت آ جاتی ہے، اور اخیر کو سب کل پرزے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

قطائف

یہ حیثیت کمزوروں اور لاغروں کی مخصوص غذا ہے، جو بدن کو قریب کرنے والی اور
مولد خون، زود ہضم، کثیر الغذاء اور مقوی جملہ اعضاء ہے، اور یہ وہ روغنی روٹی ہے جس میں
گندھے وقت قدرے روغن بادام، پستہ اور شکر سفید ملائی جاتی ہے، اور فولادی برتن میں اس
کا فیر اٹھا کر پکاتے ہیں اور استعمال میں لاتے ہیں۔

(۱۸) نسخہ حلوائے بے نظیر: گاجر سرخ رنگ، صاف شدہ ایک سیر، روغن زرد
سوا سیر، الاہنگی سفید مسلم اتولہ، زعفران ۳ ماشہ، مغز بادام ۱۰ اتولہ، چھالیہ چکنی ۳ اتولہ، خستہ خرما
تولہ، ساگودانہ (جور بٹیش برآمد کے پانی میں تدبیر کیا گیا ہو) ۵ اتولہ، صدف مرواریدی ۶ ماشہ،
(عرق کیڑہ میں کھل کی ہوئی) مرہائے سیب ۱۰ اتولہ، دانہ الاہنگی خوردہ ۵ اتولہ، دال نخود بریاں

۵ تولہ، خمیرہ گاؤ زبان سادہ ۱۰ تولہ، موصلی سفید ۲ تولہ، ثعلب مصری ۲ تولہ، شقائق مصری ۲ تولہ، بہمن سفید ۲ تولہ، بہمن سرخ ۲ تولہ، تودری سرخ ۲ تولہ، تودری سفید ۲ تولہ، مغز بنولہ ۲ تولہ، مغز حتم او ٹنگن ۲ تولہ، مغز فندق ۲ تولہ، مغز چلغوزہ ۲ تولہ، مغز پستہ ۵ تولہ، مغز نار جیل (ناریل) ۳ تولہ، مغز اخروٹ ۲ تولہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد، زردی بیضہ مرغ ۲۵ عدد، اول گاجروں کو کدو کش سے باریک کر کے پاؤ بھر گھی میں بھونیں، اس کے بعد ایک سیر گھی خوب گرم کرنے بعد ٹھنڈا کر کے دو سیر قد سفید ہلائیں، پھر انڈوں کی زردی ایک ایک کر کے ملائیں، اور تھوڑے سے دودھ میں زعفران حل کر کے اضافہ کریں، بعد ازاں الابچھی مسلم، اور دانہ الابچھی خورد اور مغز بادام چھیل کر ڈالیں، اور خستہ خرما اور چھالیہ کو گائے کے دودھ میں مثل صندل کھس کر دونوں کو ایک دیکھی میں ڈال کر آگ پر چڑھائیں اور کچھ سے ہلاتے رہیں، جب گھی علیحدہ ہونے لگے تو ساگودانہ مدد باریک پیس کر ملائیں اور ۵ منٹ تک کچھ سے اور ہلاتے رہیں، اس کے بعد آگ پر سے اتار کر باقیماندہ اجزاء پیس کر ملائیں۔ اگر مناسب حال سمجھیں تو مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ مشک خالص ایک ماشہ ورق طلا ۱۶ عدد اضافہ کریں، اس کی مقدار خوراک حسب ضرورت۔

فائدہ: یہ حلوہ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے اور بدن کو مومنا بناتا ہے اور منی کو غلیظ کرتا اور اساک پیدا کرتا ہے، ان سب باتوں کے علاوہ پیشاب کی زیادتی کو بھی روکتا ہے۔

(۱۹) حلوائے گذر: گاجر سرخ شیریں صاف شدہ آٹار، چھواریے گھٹلی نکالے ہوئے آدھ ٹار، دونوں کو گائے کے دودھ میں پکائیں، جب گل جائیں تو لکڑی کے گھوٹنے سے خوب گھوٹیں تاکہ اچھی طرح باریک ہو جائیں، اس کے بعد آرد نخود بریاں ۳ تولہ، میدہ گندم ۴ تولہ دونوں کو گھی میں بھونکر شکر سفید ایک سیر، شہد خالص آدھ سیر کا قوام کر کے چنے کا آٹا میدہ کے ساتھ شامل کریں، اس کے بعد گاجر اور چھواریہ اضافہ کر کے دو تین جوش دیں اور انڈے کی زردی ۲۰ عدد اٹلی ہوئی داخل کر کے خوب مخلوط کریں، پھر مغز فندق ۳ تولہ، مغز بادام شیریں ۳ تولہ، مغز پستہ ۳ تولہ، مغز چلغوزہ ۳ تولہ، مغز نار جیل (ناریل) ۳ تولہ، ثعلب مصری ۱۰ ماشہ، خوش خرما ۱۰ ماشہ، گوکھر پروردہ ۱۰ ماشہ (یعنی دودھ میں تین مرتبہ تر کر کے خشک کیا گیا ہو) دار چینی قلمی ۱۰ ماشہ، سونٹھ ۱۰ ماشہ، خولجان ۱۰ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، مشک

خالص ۳ ماشہ، باریک پیس کر اضافہ کریں۔ ہر روز صبح کو ۳ تولہ ہمراہ دودھ پاؤ سیر استعمال میں لادیں۔

فائدہ: تقویت باہ اور منی پیدا کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے، علاوہ اس کے بدن کو موہ کر مہرے اور درد کمر اور ضعف گردہ اور مثانہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

(۲۰) نسخہ: بہمن سفید، بہمن سرخ ہر ایک ۸ تولہ، خولجان، جفت بلوط، عاقر قرحا ہر ایک اتولہ، شاہدانہ ۲ تولہ، کندر، مایہ شتر عرابی ہر ایک ۳ تولہ، ثعلب، اقا قیا، جوز، تخم شبت، سد ہر ایک ۵ تولہ، انجون ۲ تولہ، ایڑوچین ایک ماشہ، ارگٹ آف رائی سہرتی، خبث الہید ۷ تولہ، کشتہ عقیق ۳ تولہ کشتہ سے دھاتہ ۲ تولہ، کشتہ قلعی ۵ تولہ، کشتہ طلاء ۲ ماشہ، زعفران ۳ تولہ، شہد خالص تین پاؤ، ترنجبین ایک سیر، شہد، مصری سے چند اور ترنجبین کا قوام بنا کر دوسری دوائیں باریک کر کے بطریق معروف معجون تیار کریں۔ دو ماشہ سے ایک تولہ تک، حسب برداشت ۳ ماشہ سے شروع کر کے نصف ماشہ روزانہ بڑھائیں۔

فائدہ: معدہ و امعاء کو تقویت دیتی ہے، ہضم کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو بھی دور کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے، بدن کو موہا کرتی ہے، اعضاء و ریسے کو قوت دیتی ہے، قبض کو دور کرتی ہے، اور صحت عامہ کو بڑھاتی ہے۔

(۲۱) نسخہ: مشک خالص ۳ ماشہ، حبر اشہب، مصطلی رومی، ہر ایک ۹ ماشہ، زچکور، عود عرق، کبابہ خنداں، چھریلہ، بالٹھود، بہمن سرخ، بہمن سفید، شقائق مصری، تاج پات، دارچینی، زعفران، لومک، بوزیدان، گل سرخ، بنسلوچن سفید، الاہنجی خورد، الاہنجی کلاں، علف ہندی، پوست ترنج، آبریشم مقرض، صندل سفید، برگ ریحان تازہ، ناگر موشا، تاج، دھنیا خشک، گاؤ زبان گیلانی کے پھول، سونف رومی، درونج عقرلی، پوست ہیرون پست، ہر ایک اتولہ ساڑھے دس ماشہ، آب سیب دلائی تازہ آدھ سیر، آب اتار ترش عالمگیری ایک سیر، عرق بید مشک، عرق گاؤ زبان، عرق بادرنجبویہ ہر ایک ڈھالی سیر، گلاب قسم اول پانچ سیر، کوٹنے کی دوائیں کچل کر سب کو عریقات میں ایک رات ڈالے رکھیں، صبح کو پانی سیب کا، پانی اتار کا ملا کر اور سب چیزوں کو دیگ میں ڈال کر اور حبر اور مشک مچھ میں باندھ کر عرق کشید کریں، مقدار خوراک ۲ تولہ ہمراہ عرق بید مشک ۳ تولہ بعد غذا۔

طیب کو موافق مزاج اور حالت کے اس عرق میں بعض تصرفات جائز ہیں، چنانچہ واسطے تقویت معدہ کے پانی بھی کا ایک سیر اور واسطے قوت اور گرمی پہنچانے معدہ کے بہار ترخ ایک تول، ساڑھے دس ماشہ، اور واسطے قبض شکم یعنی بند کرنے دستوں کے گل سنجید یا سنجید۔

فائدہ: دل اور دماغ اور اعضاء رئیسہ کی تقویت میں بے نظیر ہے، اور واسطے دفع غشی کے نافع ہے، اور ناطق کو دور کرتا ہے، اور بدن میں بہت جلد قوت پیدا کرتا ہے۔

(۲۲) نسخہ: یا قوت زرد ساڑھے تین ماشہ، مشک نقرہ محلول، طلاء محلول، ہر ایک سو پانچ ماشہ، زنجبیل، بسد، کہربا ہر ایک سات ماشہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، شقائق مصری، قرظہ، بوزیدان، بساہ، کبابہ، خولجان، اندر جو شیریں، الاچھی خورد وکلاں، سنبل الطیب، فرنج مشک، قرنفل، مصطکی رومی، سازج ہندی، عنبر اشہب، مردارید، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عود خام، زعفران، بلون ہر ایک اتولہ دو ماشہ، قصبہ گاؤ برادہ کیا ہوا، ڈیڑھ تولہ، روغن بادام شیریں پونے چار تولہ، بھنگ نو ماشہ، جملہ ادویہ کوٹ چھان کر سفید قد شہد خالص سے چند کے قوام میں شامل کریں، اور ایک تولہ صبح ہمراہ شیر نوش کریں۔

فائدہ: جریان کو بھی زائل کرتی ہے، قوت پیدا کر کے چست و چالاک بناتی ہے، مسکن بدن ہے۔

(۲۳) نسخہ: عنبر اشہب، دو ماشہ، مشک تین ماشہ، کہرباء شمع، بسد، یشب ہنر ہر ایک ۳ تولہ، مردارید ۳ ماشہ، طباشیر سفید ایک تولہ، جملہ ادویہ عرق گلاب میں حل کریں، آبریشم خام سوختہ اتولہ، الگ کھل کریں، نبات سفید جملہ ادویہ سے سے چند عرق گلاب کو آب سیب شیریں میں شامل کریں، اور قوام بنا کر زردی بیضہ مرغ ۴ عدد لے کر روغن زردی میں بریاں کریں، ورق نقرہ ۶ ماشہ، وجوہرات سب کو قوام میں شامل کریں، اور تین ماشہ سے ۵ ماشہ تک عرق گاؤ زباں ۱۲ تولہ کے ساتھ، کام میں لاویں۔

فائدہ: یہ مجون جسم کی جملہ کمزوریوں کو رفع کرتی ہے، دل اور دماغ کو قوت بخشتی ہے، اور مقوی باہ ہے۔

(۲۴) نسخہ: حب السمنہ، بوزیدان، جوز جندم، حب القلقل ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، حب الحلب، سونٹھ، تاج، دار چینی، شقائق، ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، تودری سفید، تودری سرخ، خشکاش سفید، ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ، زعفران سات ماشہ، ہاریل، آہ بالقلے کا،

آٹا چنے کا ہر ایک ساڑھے ستائیس تولہ، مغز فندق، کترہ، روغن خمرہ ہر ایک ۲ تولہ کم آدھ سیر، بادام کی مری، آٹا چاول کا، شکر سفید، قند ہر ایک آدھ پاؤ کم سیر، شہد جھاگ اُتار اہوا پونے دو سیر، قند کو کوئیں اور شہد میں ملائیں اور آگ پر رکھیں کہ خوب مل جائے، پھر نیچے اُتار کر اور دوائیں کوٹ کر چھان کر عطر اور زعفران اس میں ملائیں اور زعفران کو گلاب میں حل کریں، اور شکر میں ملائیں اور آگ پر پکائیں اور روغن تھوڑا تھوڑا داخل کریں، اور خوب گھوئیں کہ حلوا ہو جائے پس اس کو ساتھ پہلی دواؤں کے شامل کریں۔ ہر روز ساڑھے سترہ ماشہ تناول کریں اور بعد اس کے تھوڑے عرصہ میں حمام کریں۔

شکل ثانی

(فرہبی) میں، سب سے مقدم اور ضروری امر تو یہ ہے کہ ایسی اغذیہ سے پرہیز کیا جائے، جو روغنی یا شکر، یا نشاستہ دار اجزاء کو بمقدار کثیر خون میں پیدا کرتی ہوں، جیسے مچھلی، اٹھے، بھیڑ کا گوشت، صحرائی پرند، نان جو، اور اگر یہ پرہیز باہر خاطر ہو تو اس وقت اس قسم کی غذا میں صرف اسی قدر کھائی جائیں جتنی کہ تندرستی اور قوت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور یہ نسخہ بھی اس کام کے لئے مفید ہے۔

(۲۵) نسخہ: سونف، اجوائن، قتل، زیرہ کرمانی، ہر ایک چودہ ماشہ، لکڑی لاکھ کی یا لاکھ دھوئی ہوئی سات ماشہ، دو نامردا، جو اکھار ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، کوٹ چھان کر سنوف تیار کریں۔ ہر روز ساڑھے ۳ ماشہ کام میں لاویں۔

فائدہ: بدن کو ڈبلا کرتا ہے۔

(۲۶) نسخہ: پھلکری، زرد اند مد حرج، پکھان بید، ہر ایک چھ رتی، سوادو چاول، دو ہاردا پونے دو ماشہ، لاکھ دھوئی ہوئی، سندورس ہر ایک دو ماشہ، چھ چاول، کوٹ چھان کر سنوف تیار کریں۔ ایک ماشہ تین چاول کام میں لاویں۔

فائدہ: بدن کو ڈبلا کرتا ہے۔

اور تدابیر مذکورہ کے ساتھ ورزش، ریاضت بدنی بھی حسب برداشت طبع کرنا چاہئے۔ ویسا ہی آب گرم سے غسل بھی مفید ہوتا ہے۔ پس جب ان تدابیر سے فرہبی جاتی رہے گی تو اس وقت وہ ضعف باہ جو اس کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا، وہ بھی جاتا رہے گا۔

تیسرا باب

ضعف باہ بوجہ خرابی یا کمی منی سے

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے، کہ انسان میں حقیقی قوت باہ جس میں خیزش کی شدت جوش شہوانیہ کے ساتھ لذت و فرحت ہوتی ہے، وہ منی کے وجود اور اس کی کثرت کے باعث سے ظہور میں آتی ہے، چنانچہ عرصہ بعد جماع کرنے سے آلت میں جیسی سختی اور تندی پیدا ہوتی ہے وہ جلد جلد جماع کرنے پر نہیں ہوتی، وجہ اس کی ظاہر ہے کہ بار بار کے جماع کرنے سے منی کم ہو جاتی ہے، اس لئے آلت میں سختی اور تندی نہیں ہوتی۔

اور یہیں تک نہیں ہے، بلکہ مردانہ ہمت، دلیرانہ جرأت، بہادرانہ جوش، چہرے کی چمک، دماغی قوت، جسمانی طاقت کا دار و مدار بھی زیادہ تر اس کی بہتات پر ہے۔

کیا بدھیا گھوڑوں اور بیلوں میں وہ جوش کبھی پایا گیا ہے، جو اڑدا اور سانڈ میں ہوتا ہے۔ یا جو بہادری اور دلاوری جواں مردوں میں ہوتی ہے، وہ کبھی خنکوں اور ہیجڑوں میں پائی گئی ہے، ہر گز نہیں۔

تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسی بین مثالوں کے ہوتے ہوئے پھر بھی اس حقیقت سے انکار کیا جائے، ممکن ہے کہ جن حیوانوں میں منی یا مستقر منی نہیں، ان کے لئے یہ استقراء صحیح ہو، مگر انسان کے لئے ایسا نہیں ہوتا، کیونکہ ذی روح اجسام اور ان کے اعضاء و اجزاء کے بعد افعال و تاثرات گرچہ ایک دوسرے سے مشابہت و مماثلت رکھتے ہیں، مگر پھر بھی ان کی صورت و ہیئت، ان کی طرح طرح کی طاقتیں اور مزاج، ان کی انواع اقسام کی خاصیتیں اور جذبات، ان کا میلان مذاق بالکل الگ الگ ہوتا ہے، جو ان میں ان متباہن عوارض اور مختلف خواص کی وجہ سے نہ تو نتائج مختلف مثالوں میں یکساں ظہور میں ہوتے ہیں، اور نہ ان کے تاثرات ایک عام کلیہ کے ماتحت میں آسکتے ہیں، اس واسطے انسان میں باہ صادق کے لئے منی اور اس کی کثرت تولید کی اشد ضرورت ہے۔

اوصاف منی اور اس کے ترکیبی اجزاء

صحیح منی، سفیدی مائل، لیسدار، قدرے گاڑھی رطوبت ہے، جس میں ایک خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے اور ان تین اجزاء سے مرکب ہوتی ہے۔

(۱) آب منی، جو اندھے کی سفیدی کی طرح شفاف لیسدار پانی ہوتا ہے، جس کو ساکل منویہ کہتے ہیں۔

(۲) داہنائے منی، یہ چھوٹے چھوٹے گول ذرے ہوتے ہیں، جن کو حیبات منویہ کہتے ہیں جو ہر ایک دانہ قطر میں تقریباً $1/4000$ قیراط کے مساوی ہوتا ہے، اور ان سے منی کے کیڑے بنتے ہیں۔

(۳) کرم منی، جو $1/5000$ انچ کے قریب لمبے نہایت باریک اور بہت چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہیں، جن کو حیوانات منویہ کہتے ہیں، اور بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دیتے، ان حیوانات کی شکل ایک بیضوی وضع کا چپٹا نوکدار جسم ہوتا ہے جو اس نوک کے ذریعہ بیضہ انٹی میں چسید کر کے گھستا ہے، اور اس جسم کے ساتھ ایک بہت ہی باریک لمبی سی دم ہوتی ہے، جس کو ذنب کہا جاتا ہے۔ اور اس دم میں ایک عجیب قسم کی خاص حرکت ہوتی ہے جس سے وہ اس رطوبت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے، یا عورت کے اندھے کے غلاف میں باریک سوراخوں کے ذریعہ جب گھس جاتا ہے تو اس دم کی حرکت سے آگے کو بڑھتا ہے۔

منی کا یہ حصہ ایک اہم ترین، قیمتی اور بقائے نوع کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے اگر اس مجموعہ کے اندر یہ چیز نہ ہو تو جملہ نوع انسانی کی پیدائش و افزائش کے افعال بالکل باطل ہو جائیں، اور ان کا بطلان یقیناً فنا کے مترادف ہو، چنانچہ یہ ہر سہ اجزاء جو کیمیادی طور پر الگ الگ کئے جاتے ہیں، اور خوردبین سے مشاہدہ ہوتے ہیں، تصویر میں دکھائے گئے ہیں (تصویر نمبر ۲۶ میں ملاحظہ فرمادیں)۔

منی کی خرابی یا کمی کے اسباب

چونکہ منی کی پیدائش بالغ ہونے کے بعد خسیوں کی باریک باریک نالیوں میں ہوتی ہے جن کا خاکہ نمبر ۲ کے تصویر نمبر B-C میں دکھایا گیا ہے، اور یہیں سے یہ زندہ مادہ خون سے الگ ہو کر بذریعہ بحری منی کے خزان منویہ میں جمع ہوتا ہے، اس لئے جب تک یہ اعضاء ہر طرح سے صحیح و سلامت اور جملہ قسم کے امراض سے پاک و صاف رہیں گے، اس وقت تک منی کی ترکیب و طبعی اوصاف میں کچھ بھی خلل نہیں ہوتا، کیونکہ ان اعضاء کے طریقہ عمل و قوت اثر کو تولید منی اور اس کی صحت میں بہت کچھ دخل ہے، مگر جس وقت ان اعضاء کی وضع اور ساخت میں نقص آجاتا ہے، تو اس وقت ان کے خصائص و وظائف میں بھی ابتری پیدا ہو جاتی ہے، جس کا پھر لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منی کی تولید اور اس کی کیمیائی ترکیب میں خرابی آ جاتی ہے۔

اس لئے ذیل میں ہم ان صورتوں کو کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہیں، جو منی کی خرابی اور اس کی کمی کا موجب ثابت ہوتی ہے، تاکہ اس اہم ترین چیز کا جس کا وجود نہ صرف تقویت باہ کا موجب ہے، بلکہ حیات انسانی کے لئے بھی ایک ضروری شے ہے، ہر طرح سے نگہداشت ہو۔

(۱) التهاب الخصیہ والتهاب البرنج

چونکہ اس صورت میں بوجہ سوزاک یا آتشک یا وجع الفاصل، نفرس وغیرہ کے کاثرات سے خون کی کیمیائی ترکیب میں تغیر و فرق ہو کر ایک غیر طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے، جس کے بعد خصیہ کے اندرونی طبقہ اور عروق مخرجہ کے مخاطی ساخت میں بتدریج تبدیلیاں ہونے لگتی ہیں، یعنی ان کی ساخت خون کے زیادہ آنے اور رطوبت ملف کی تراوش پانے سے بڑھ جاتی ہے اور جوں جوں خون وہاں بکثرت آتا جاتا ہے، ویسا ہی باریک شرائین بھی اس کی وجہ سے زیادہ پھیل جاتی ہے، خون گاڑھا ہو جاتا ہے اس کا دورہ سست اور ملف کی تراوش بہت بڑھ جاتی ہے، رگیں چونکہ خون سے لبریز ہو جاتی ہیں، اس لئے ان کی قوت انقباضی بھی جاتی رہتی ہے اور آخر کار خون کی خاصیت بالکل بدل جاتی ہے، جس سے خصیہ اور خصیہ فوقانی کی ساخت

نسل میں خلل واقع ہو کر خرابی منی اور کی تولید کا باعث ہو جاتی ہے۔
 اور کبھی اس کا سبب ورم غدة الاذن ہوتا ہے، جو کان کے پچھلے غدہ سے منتقل ہو کر
 خسیوں میں چلا جاتا ہے، ایسی حالت میں کان کے پیچھے کا ورم تو غائب ہو جاتا ہے، مگر خسیے
 متورم ہو جاتے ہیں، اور اس مرض کی اس خصوصیت سے متقدمین بھی واقف تھے اور شاید اس
 کی اس خصوصیت انتقالی ہی کو دیکھ کر انہوں نے یہ استدلال کیا ہو، کہ منی دماغ سے کان کے
 پیچھے کی دورگوں کے ذریعہ خسیوں میں آ جاتی ہیں، اور اگر ان دورگوں کو منقطع کر دیا جائے، یا
 ورم، یا ذنبیل پس گوش کو چیر دیا جائے، تو مریض نامرد ہو جاتا ہے۔

علامات

چار چیز ست لازم سوزش درد، گرمی و سرخی و آماس

ورم

چونکہ خون وہاں پر زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اور رطوبت ملفادیہ کی تراوش
 بہت ہوتی ہے، جس سے خسیوں کی ساخت بڑھ جاتی ہے، اس لئے ورم کی صورت نمودار
 ہو جاتی ہے۔

سرخی

چونکہ خون وہاں پر بکثرت آکر منجمد ہو جاتا ہے اور رطوبت اس سے الگ ہو جاتی ہے
 اس لئے خسیے سرخ نظر آتے ہیں۔

گرمی

چونکہ حالت صحت میں حرارت بدن، عروق شعریہ کے اندر خون کے متغیر ہونے
 سے پیدا ہوتی ہے، اور اس صورت میں خون عروق شعریہ کے اندر بہت زیادہ مقدار پر تیزی
 سے بدلتا جاتا ہے، اس لئے وہاں پر گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور دوم وہاں کے اعصاب بھی اس
 مرض میں شامل ہوتے ہیں، اور ان کے افعال کو تحریک ہوتی ہے، اس لئے گرمی زیادہ محسوس
 ہوتی ہے۔

چونکہ جب خون عروق میں زیادہ آنے لگتا ہے، اور رطوبت بہت تراوش پاتی ہے تو اس وقت اعصاب پر اس کا دباؤ پڑتا ہے، اس لئے درد معلوم ہوتا ہے، اور دوم عروق کے زیادہ پھیل جانے سے ان کے اندر کے اعصاب کی شاخیں بھی کھینچتی اور تنگی ہیں، جس سے اذیت پاکر درد معلوم ہونے لگتا ہے۔

علاج

اس کے دفعیہ میں ایسی تدابیر کرنی چاہئے جو خون کی کثرت میں کمی ہو جائے، غذا ایسی دینی چاہئے، جو مولد خون نہ ہو، اور ہر طرح روحانی، جسمانی آرام و راحت پہنچائی جائے، مدد رات کا استعمال بہت مناسب رکھا جائے، بلکہ جہاں تک ہو سکے مناسب ملیتات اور مسہلات کو دیکر امعاء کا تنقیہ کیا جائے، اگر تراوش ملف سے خصیہ اور خصیہ فوقانی کی ساخت میں زیادہ تناؤ پیدا ہو گیا ہو، اور اس کے دباؤ سے اعصاب میں درد، چھین، ٹیس بہت بڑھ جائے، تو اس صورت میں وہاں پر گرم پانی سے گرمی پہنچائی جائے، کیونکہ گرمی کا قاعدہ پھیلانے کا ہے، اور مقام ماؤف کی ساخت گرمی کے پانے سے پھیل جاتی ہے، کہ جس سے اعصاب پر کا بوجھ کسی قدر کم ہو جاتا ہے، اور درد کو آرام آ جاتا ہے، اور دوم سوزش اور جلن میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جو سبب اس کا تھا، وہ گرم پانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہاں پر ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے، جیسا جالینوس کا قول ہے کہ والماء الحار كثيراً ما يبرد من طريق تحليله الخلط الذى يسخن (کافہ)

چنانچہ اس امر میں یہ نسخہ نہایت لاجواب ہے۔

(۲۷) نسخہ: گل ٹیسو ۱۰ اتولہ، آدھ سیر پانی میں خوب جوش دیں، پھر چھان کے

اور تھوڑا نو سادر دیسی اس میں ملا کر نیم گرم تقطیر کریں۔

اس تدبیر کے متعلق یہ ہے کہ اگر ابتداء میں یہ عمل کیا گیا، تو بجائے مفید ہونے

کے، الٹا نقصان دہ ثابت ہوگا، کیونکہ ایک تو خسیوں میں کثرت آمد خون اور اس کے بوجھ سے وہاں کی ساخت و شرائین کو پھیلاتا، کشادہ کرتا، اس مرض کے خصائص میں سے ہے اور دوم جب وہاں پر گرمی پہنچائی جائے گی تو اس صورت میں خسیوں کی ساخت اور شرائین اور بھی

زیادہ پھیل جائے گی، اور اجتماع خون اور آب خون کی تراوش کے لئے وسعت مکانی اور بھی پیدا ہو جائے گی، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوگا کہ خارجی گرمی کے بٹتے ہی وہاں پر پہلے سے بھی زیادہ سوزش، جلن اور درد معلوم ہونے لگے گا۔

اس لئے بہتر یہ ہے کہ ابتدائی حالت میں جب خون کی آمد زوروں پر ہو تو اس وقت خضیوں پر برف کی تھیلی چڑھائی جائے، کیونکہ برف کے لگانے اور سردی کے پہنچانے سے فوطوں کی ساخت جو سکڑنے والی ریشہ دار بافت سے مرکب ہے، وہ سکڑ کر (جیسا موسم سرما میں ہوتا ہے) منافذ کو تنگ کر کے خون کی آمد کو روک دے گی، اور اس کارہجان دوسری طرف ہو جائے گا اور ہو بہو وہی صورت پیدا ہو جائے گی جیسا امالہ میں ہوتی ہے، اور ساتھ ہی اس کے ایک ہلکا سا جلاب بھی دینا چاہئے۔ کیونکہ جلاب کے دینے سے اور دستوں کے آنے سے شریان الخصیہ پر امعاء کا دباؤ کم ہو جائے گا، جس سے اس واپس شدہ خون کو شریان اعظم میں شامل ہونے کے لئے کوئی امر مانع نہ ہوگا، اور دوم عام طور سے بھی دیکھا گیا ہے کہ دستوں کے آنے اور رطوبت کے خارج ہونے سے تمام جسم کے دوران خون میں کمی اور خون کے دباؤ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

جیسا عموماً اجتماع خون فی الدماغ، یا سکتہ، یا دیگر سوزشی امراض کے شروع میں اس غرض کے لئے جلاب کا استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے ابتدا میں یہ تدبیر نہایت کارگر ثابت ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ ضماہ استعمال میں لایا جائے، جو اس امر میں انشاء اللہ از حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۲۸) نسخہ: اسپغول مسلم ۱۰ تولہ، السی کوئی ہوئی ۳ تولہ، تازہ پانی سوا سیر، آب کشیز ۱۰ تولہ میں پکائیں، جب گاڑھا ہو جائے تو سرکہ آدھ پاؤ، چمین ۲ تولہ ملا کے پان پر پھیلا کے درد کی جگہ رکھ کر پٹی باندھیں اور ۴ گھنٹے میں بدل دیں، دو چار بار کے بعد درد، سوجن میں کمی ہو جائے گی۔

تنبیہ: باندھتے وقت دوا نیم گرم ہو۔

(۲۹) نسخہ چمین: دھتورہ کا بیج اما کوٹ چھان کر وزن کر کے دھتورہ کے رس ۳ ما میں بھگوئیں، دو دن دو رات کے بعد سرسوں کا تیل ۱ ما، زیتون کا تیل اما ملا کر دھیمی آنچ پر پکائیں، اور ڈونکی سے چلاتے رہیں، جب اجزاء بھن جائیں، نہ خام رہیں، اور نہ سوختہ ہوں، تو نچوڑ

کر چھانیں، چھنے ہوئے تیل میں ایفون ۲ تولہ (کتر کے پانی میں پکائیں، جب کھل جائے تو) ڈالیں اور دھیمی آگ پر چلاتے رہیں، جب انیم تیل میں مل جائے اور پانی سوکھ جائے تو اتار کے چھان کر بوتل میں رکھیں اور مذکورہ بالا روغن گائے کی تلی کا گودا ماسفید موم ماسب ملا کر آگ پر رکھیں، جب موم اور گودہ پکھل جائے تو اتار لیں، گرمی کم ہونے کے بعد، روغن بیروزہ ۸ تولہ (اسپرٹ ٹرپن ٹائین) سوئے کا تیل ماء یوکلپٹس آکل ماء روغن کافور ماء آنہ ہلدی کا مہین سفوف ماء پوست آکھ کا مہین سفوف ۳ تولہ لوبان ۴ تولہ، ولایتی رائی پس ہوئی ۳ تولہ، بچھناک کا مہین سفوف ۲ تولہ ملا کر آدھ گھنٹے حل کریں اور بویام میں رکھیں۔

ہدایت: یہ مرہم ٹھنڈا ملنا چاہئے۔

اگر پیٹ پر لگانا ہو تو بال صاف کر کے رات کو تین ماشہ تمام پیٹ اور پیڑو پر ملنے پان رکھ کے پٹی باندھیں، صبح کو کھول دیں، بوقت ضرورت شدید صبح بھی باندھیں، اور شام کو کھولیں، اگر چوٹ سے درد یا سوجن زیادہ ہو جائے، تو پہلے برف سے ٹکور کر کے سوجن جانے کے بعد ملیں، اور حسب وزن مقررہ نسخہ مذکورہ بالا میں ملا کر کام میں لاویں۔

فائدہ: ضداد اجملہ قسم کے ادویات و اور ام میں مفید ہے۔

(۲) قروحی

چونکہ اس صورت میں خسیوں کے اندر ایک غلیظ مادہ آتا ہے کہ جس کی ساخت میں عموماً طوبت زجاجیہ اور نسج الحاقی کے مشابہ اجزاء پائے جاتے ہیں، اور جب یہ مادہ خصے کے ارد گرد جمع ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ گوشت کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ تغذیہ کے لئے وہاں پھر جو بھی آتا ہے اپنے میں جذب کرتا جاتا ہے، خسیوں کو بہت کم ملتا ہے۔

اس لئے خسیوں کی ساخت میں خرابی اور فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے، جس سے منی کی تولید و ترکیب میں نقص رہتا ہے، گرچہ یہ مادہ بعض آدمیوں میں پیدا نشی بھی ہوتا ہے، مگر اس کا وقوع زیادہ تر مقامی طور پر دیکھا گیا ہے، جیسا بنگالہ، دکن میں یہ مرض بہ نسبت دوسری جگہوں کے بہت زیادہ دیکھنے میں آیا ہے۔

علامات

فوطوں کی بالائی جلد بہت موٹی ہو جاتی ہے، اور اس میں درم سخت ہوتا ہے، بلکہ کبھی

پھر کی طرح ہو جاتے ہیں، اور ان میں بہت درد معلوم ہوتا ہے۔

علاج

گرچہ اس کے متعلق طبی اور ڈاکٹری کتابوں میں بہت کچھ نسخہ درج ہیں، مگر حقیقت میں اس کا کارگر علاج سوائے دست کاری کے اور کوئی نہیں، ہاں دستکاری کے بعد خضیوں کا فعل درست رہنے کے لئے البتہ یہ نسخہ مفید ہونگے۔

(۳۰) نسخہ: سونٹھ، شقاق، خولجان، تخم جریئر (ترائیزک) تخم زردک (کاجر) تخم اونٹن، تخم بلیون، ہر ایک برابر وزن کوٹ چھان کر، شہد خالص، آب پیاز، سے کہ ہر ایک دواؤں کے برابر ہو قوام لاکر معجون بنائیں۔ اور ۹ ماشہ استعمال کریں۔

چنانچہ معجون فلاسفہ بھی اس باب میں بہت فائدہ بخش ہے، پہلے معجون فلاسفہ کھا کے اوپر سے ایک عدد روزانہ جو ان خضی کی خضی کی بخنی قدرے دار چینی، لونگ، تیزپات دیکر پی لیا کریں۔

(۳) سلعہ منویہ

اس مرض کی تعریف صرف اسی قدر کی جاسکتی ہے، کہ یہ ایک قسم کی رسولی ہے جس کی ساخت کا ایک مجتمع حصہ اپنی نشوونما کے لئے اجزاء کو ایسی جگہ سے حاصل کرتا ہے جہاں پر کہ یہ واقع ہے، یعنی خضیہ فوقانی ہیں، اور یہ ہی وجہ ہے کہ اس کی ترکیب میں حیواناتی منویہ بھی پائے جاتے ہیں۔

بس جب اس قسم کی رسولیاں اتالیب میں پیدا ہو جاتی ہیں، تو منی کا کچھ حصہ وہ اپنی ضروریات، حیات کے لئے اپنے میں جذب کر لیتی ہیں، اور کچھ حصہ ان کے بڑھنے اور راستہ مسدود ہو جانے سے وہیں رہ جاتا ہے، اس لئے یہ صورت قلت منی کا موجب ہو جاتی ہے۔

علامات

اس کی تشخیص نہایت مشکل ہے، کیونکہ مقامی طور پر نہ تو ان میں کوئی طرح کا التهابی درم ہوتا ہے، اور نہ کسی قسم کا درد، جو اس کی دلیل سمجھی جائے، مگر تاہم اتنی بات ضرور ہوتی ہے، کہ ایسے مریضوں کو بوقت انزال منی بہت کم خارج ہوتی ہے، جس کا سبب کوئی دوسرا نمایاں نہ ہوتے ہوئے عموماً یہی ہوا کرتا ہے۔

علاج

چونکہ یہ شکایت شاذ و نادر واقع ہوتی ہے، اور دوم اس کی تشخیص غیر متیقن ہونے کی وجہ سے تدبیر بھی مشکوک رہتی ہے، اور گاہے خود بخود رفع ہو جاتی ہے، اس لئے اس کے طرف چند خیال نہیں کیا جاتا، مگر میرا خیال یہ ہے کہ

کسی نے جو بقرط سے جا کر پوچھا مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا کہ جس کی دوا حق نے کی ہونہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں کہے جو طبیب اس کو ہڈیا سمجھیں
کیونکہ منی کے نہ نکلنے اور انابیب منی کے بھرے رہنے کی وجہ سے خسیوں کی منی
بنانے والی قوت معطل اور کمزور ہو جاتی ہے، جس سے آئندہ باوجود مرض مٹ جانے کے پھر
بھی قوت مغیرہ طبعی طور پر اپنا کام نہیں انجام دیتی، اس لئے ایسے مریضوں کو کھانے کے لئے،
مغز تار جیل دو تولہ، تال مصری کے ساتھ کھا کر اوپر سے شیر گاؤ تازہ، تھن کے نیچے کا، دوہا ہوا،
گرم گرم نوش کرنا از حد فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

(۴) صغرا لخصیتین

گرچہ استقرار حمل کے لئے چھوٹے خضے بھی بس ہوتے ہیں، مگر تندی و انتشار
قضب اور کثرت تولید کے لئے کافی نہیں ہو سکتے، چونکہ اس حالت میں ان کے معمولی ساخت
کے اجزاء مقدار میں گھٹ جاتے ہیں، یا تعداد میں کم ہو جاتے ہیں، جس سے طبعی کام انجام
نہیں دے سکتے، اس لئے کمی تولید کا موجب بن جاتے ہیں، اس کا سبب یا تو دباؤ ہوتا ہے، عام اس
کے کہ وہ دباؤ بافت پر پڑنے سے ہو، یا وہاں تک خون پہنچانے والی شریان و اعصاب کے دبے
سے ہو، جیسا عموماً کثرت سواری اسپ و بانسکل میں دیکھا گیا ہے، یا جیسا ہمیشہ لنگوٹ کے رہنے
میں ہوتا ہے۔

کیونکہ جب بافت پر دباؤ پڑتا ہے تو وہ پچک کر اس قابل نہیں رہتی کہ خسیوں کے
اندر اجزاء پر محیط ہو سکے، ان پر غلاف بنائے، انکو سہارا بخشنے، ایک دوسرے میں ارتباط قائم
رکھے، اور جب شریان و اعصاب دب جاتے ہیں تو وہاں پر خون کی آمد کچھ کم ہو جاتی ہے، تغذیہ

کے لئے اجزاء کم پہنچتے ہیں، اس لئے اجزاء کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔

یا اس کا سبب حرام مغز کا مائوف ہو جانا ہے، کیونکہ جب حرام مغز مائوف ہو جاتا ہے، تو وہ نظام عصبی جو تغذیہ و نمو کے لئے ان میں خون پہنچاتا ہے، باطل ہو جاتا ہے، جس سے وہاں خون کی آمد میں کمی ہو جاتی ہے، اس لئے اس کا نتیجہ پھر وہی ہوتا ہے جو کہی خون میں ہوتا ہے۔
یا اس کا سبب ترک جماع ہوتا ہے، کیونکہ تحریک میں وسعت جسمی اختیار کرتے، اور یہ نسبت دوسرے اوقات کے منی زیادہ بناتے ہیں، مگر ترک جماع میں ایسا نہیں ہوتا، اس لئے ان میں مغز آ جاتا ہے۔

اور کبھی اس کا سبب ورم غدہ اذنیہ ہوتا ہے جو خسیوں میں منتقل ہو کر خسیوں کے چھوٹے اور سکڑ جانے کا موجب ہوتا ہے جس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے، تفصیل کے لئے التھاب الخصبہ میں دیکھو۔

علامات

نھسے معمول سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگوں میں سیم کے بیج کے برابر پائے گئے ہیں، ہم نے ایک مریض اس قسم کا بھی دیکھا تھا، کہ جس کے نھسے بادام کی شکل سے زیادہ بڑے نہ تھے، وزن ان کا گھٹ جاتا ہے، رنگت بہ نسبت صحت کے پھلکی پڑ جاتی ہے، خون کی مقدار ان میں کم ہوتی ہے۔

علاج

اگر صغرة الخصيتين کا سبب دباؤ وغیرہ ہے، تو پہلے اس کا تدارک اور اس کے بعد ضماؤ کے طور پر اس نسخہ کو کام میں لاؤں۔

(۳۱) نسخہ: زلوشک ۳ ماشہ، خراطین مصلی خشک ۳ ماشہ، قصبہ گاؤ سوہن کردہ ۳ ماشہ، تخم بگین چھ ماشہ، تخم ستیاناسی چھ ماشہ، حب الحلب ۴ ماشہ، لونگ ۲ ماشہ، مغز بید انجیر اتولہ، کنجد سفید اتولہ، روغن بلساں اتولہ، شربا تند میں سلق بلوغ کر کے خشک کر لیں اور بوقت ضرورت خون کیوتر میں تر کر کے ضماؤ کریں، اور صبح کو شیر میش سے دھو دیا کریں، اور کھانے میں مقوی اور مولد خون اشیاء استعمال کریں۔

اور اگر سبب اس کا خرابی نفع ہے، تو اس صورت میں حرام مغز کی اصلاح کریں، اور اس کی صحت کی وہ تدابیر کام میں لادیں جو مطولات میں مسطور ہیں، کیونکہ جب تک حرام مغز کی اصلاح نہ ہوگی، اس وقت تک کسی قسم کی امید رکھنا بے سود ہے۔

اور اگر اس کا سبب ترک جماع ہے، تو اس صورت میں محرک باہ ادویہ کا استعمال میں لانا اور مشغول بکار ہونا، اصولی علاج ہے، کیونکہ تحریک میں اپنی شدت کار سے وسعت جسمی اختیار کرتے اور منی کو زیادہ بناتے ہیں، اس لئے ایسی حالت میں معجون زر عونی کا استعمال کرنا یا معجون جالینوس لولوی کا کھانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اور ایسے طلاؤں کو قضیب پر لگادیں جو معطر ہوں، چنانچہ اس قسم کے نسخے اس کتاب کے صفر القضیب کے بحث میں ملیں گے، سوچ سمجھ کر کام میں لادیں۔

قیلہ مائے

[خصیوں کا بڑھ جانا، ان میں پانی جمع ہو جانا، چنانچہ جب کبھی خصیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے، تو اس وقت اس مرض کی یہ بھاری علامت ہوتی ہے، جس کے وجود کے اصلی اسباب زیادہ تر اور مشترکہ طور پر یہ ہوتے ہیں۔]

(۱) درید الخصیہ میں دور ان خون کا رک جانا، کیونکہ اس کے دباؤ سے پیچھے کے درید اور عروق شعریہ اور شرائین خون سے اس قدر پُر ہو جاتی ہیں، کہ ان میں رطوبت کے جذب کرنے کی گنجائش نہیں رہتی، تاکہ خون کے بوجھ سے سبکدوش ہو جائیں، اس لئے اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ ان کے پردوں کے مسامات سے آب خون تراوش پانے لگتا ہے، اور طبقہ جداریہ اور طبقہ عضویہ کے درمیان جمع ہوتا رہتا ہے۔

(۲) خون کا رقیق ہو جانا، کیونکہ اس صورت میں خون کے اندر مائیت اور نمک کی زیادتی ہوتی ہے، جو عروق شعریہ کے پردوں اور مسامات سے تراوش پانے اور درید میں آسانی سے جم جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

(۳) فضلات کا خون میں جمع ہو جانا، جیسے گردوں کے فعل میں خلل واقع ہو جانے سے خون میں پیشاب کے اجزاء مل جاتے ہیں، جب عروق شعریہ ان کو جذب نہیں کرتیں تو وہ تراوش باکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

کیونکہ جس طرح ان طبقات کے اندرونی سطحوں اور شرائین کے پردوں سے رطوبت مترشح ہوتی ہے، ویسا ہی آلات انجذاب اپنی قوت جاذبہ سے اس رطوبت کو جذب بھی کرتے رہتے ہیں، جس سے پانی جمع نہیں ہونے پاتا، صرف وہ سطحیں رطوبت رہتی ہیں، مگر جس وقت وہ عمل انجذاب کو چھوڑ دیتی ہیں، تو اس وقت اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ وہاں غیر معمولی طور پر پانی جمع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے خصے دب جاتے ہیں، ان کی طبعی قوت اور پکانے والی حرارت کم ہو جاتی ہے اس لئے منی میں خرابی اور کمی آ جاتی ہے۔

فائدہ: اس صورت میں خسیوں کے بطلان فعل اور قلت منی کی وجہ حقد میں یہ بتاتے ہیں، کہ مکان کے بڑے اور کشادہ ہو جانے سے خسیوں کی حرارت غریزی پھیل جاتی ہے اس لئے طبعی طور پر وہ منی پیدا نہیں کر سکتے اور متاخرین کے نزدیک فوطوں کی عروق جاذبہ بند ہو جاتی ہیں، جس سے جلد اور اس کے نیچے کی ساخت خراب اور برباد ہوتی ہے اور خصے اپنے فعل کو طبعی طور پر انجام نہیں دے سکتے۔

مگر میرا خیال یہ ہے کہ جب عروق معاصہ کے مسدود ہو جانے سے طبقہ جدار یہ اور طبقہ عضویہ کے درمیان خسیوں کے چوگرد، خلاف معمول پانی جمع ہو جاتا ہے، تو اس وقت خصے دب جاتے ہیں، ان کی حرارت باضجہ کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے منی کی تولید میں کمی اور خالی ہوتی ہے، کیونکہ جب اس مرض کے مریضوں میں ٹروکار سے زائد پانی خارج کر دیا جاتا ہے تو دو ہی روز میں ان کے خسیوں کا عمل بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اب اگر خانوں میں کشادگی ہوتی، یا ان کی ساخت میں خرابی ہو گئی ہوتی تو ٹروکار کے عمل کے بعد بھی وہ اپنے فعل کو طبعی طور پر انجام نہ دے سکتے، مگر ایسا نہیں ہوتا۔

علامات

چونکہ عموماً اس کا وقوع دریدہ الخصیہ میں رکاوٹ پیدا ہو جانے سے ہوتا ہے، اس لئے خسیوں میں تھوڑی بہت بے چینی اور سختی معلوم ہوتی ہے، خصے پھولے ہوئے ہوتے ہیں، مگر ان میں درد نہیں ہوتا، چراغ کی روشنی خسیوں کے پار نظر آتی ہے، اور رفتہ رفتہ اس قدر بڑھ جاتے ہیں، کہ گھٹنوں تک لگب آتے ہیں، (تصویر نمبر ۴۰) اور اگر اس میں گردوں کے فعل کی مداخلت ہو تو اس صورت میں علاوہ اس کے چہرے پر تجع بھی ہوتا ہے، اور آنکھوں کے نیچے کا

حلقہ سو جا ہوا ہوتا ہے۔ اور نالگوں پر بھی درم ہوتا ہے۔

علاج

اس کے علاج سے مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کی کھانی کو دور کیا جائے۔ (۲) پھر وہ ہونے نہ پائے (۳) اور اس کے بعد اس کے اثر بد کو زائل کیا جائے، اور یہ مطلب اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے، جب کہ دوران علاج میں ان امور کو مد نظر رکھا جائے۔

امر اول: سبب کو دور کرنا یعنی خصیۃ الوریہ کے مجاری کو کشادہ کرنا، اور یہ اسی وقت ہو گا جب کہ مقامی طور پر خمرات اور مدمات العروق ادویہ کام میں لائی جائیں۔

امر ثانی: پانی کو جذب کرنے کے لئے معرقات اور مدرات کا استعمال کرنا اور ایسے مسہلات کا کھانا جن سے پانی کی طرح کھل کے دست آویں، جیسے مصر اور عصارہ ریوند کے مرکبات اور پسینہ لانے کے واسطے گرم پانی اور گرم ہوا کا بھپارہ لینا، اور برگ بیدانجر پر روغن بیدانجر مل کر اور گرم کر کے خسیوں پر باندھنا۔

امر ثالث: پانی کو دست کاری سے خارج کرنا، جیسے چھوٹے چھوٹے ٹروکار سے چھید کر کے پانی کو خارج کیا جاتا ہے۔ تصویر نمبر ۴۱ کو دیکھو۔

امر رابع: بیمار کو آرام سے رہنا، اور ایسی جگہ پر رکھنا، جہاں کی ہوا میں نمی نہ ہو، اور کھانسی ہونے پر فوراً رفع کرنا، زیادہ پانی نہ پینے دینا، روئی یا نمندے کی گدی ان پر رکھ کے لنگوٹ بندھوائے رکھنا، خون کو بہتر بنانا، اور غذائیں ایسی کھلانا جو مقوی اور مصفی ہوں، بس جب دوران علاج میں ان امورات اور تدابیر کو مد نظر رکھا جائے تو اس وقت وہ ہر سے مطالب مذکورہ انشاء اللہ حاصل ہونگے۔

جس کے بعد پھر اصلاح مزاج خستہ کے لئے ذیل کے روغن کو استعمال کرنا بہت

ہی فائدہ مند ہو گا۔

— (۳۲) نسخہ: مال کنگی ۴ ماشہ، گندک آملہ سار ۳ ماشہ، کلونجی سیاہ ۴ ماشہ، کپلہ نصف ماشہ، حبہ سفید ۴ ماشہ، بخ کنیر سفید ۴ ماشہ، بچھناک ۴ ماشہ، سب کو نیم کوب کر کے شیر گاؤ میں تر کر دیں اور ۷ روز تک پڑا رہنے دیں، مگر بچھناک کو علیحدہ سرگین میں جوش دیں، پھر سب کو ایک جگہ کر کے پتال جنتر کے ذریعہ روغن کشید کریں، چنے کی دال کے برابر پان میں لگا

کر کھلا دیں۔

فائدہ: خصوصاً عصبی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے۔

اور یہ نسخہ بھی اس باب میں بہت مفید ہے، اور خاص کر مقوی باہ ہے۔

(۳۳) نسخہ: گل جوزماثل، گل بیدانجیر، گل کونار، گل عشر، گل حرم، زعفران عمدہ، دار چینی، ہر ایک، ایک تولہ، مغز بادام ۵ تولہ، قرنفل ۲ ماشہ، مسیش مدبر ۲ ماشہ، مشک ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے ملا کر چار پہر تک شیر بڑ (کبیر الاشجار) میں سحق کر کے چار چار رتی کی جوب بنا کر رکھیں۔ ایک ایک حب صبح و شام ہمراہ شیر مادہ گاؤ استعمال میں لاویں۔

امراض خزانہ منی

گرچہ اس کے امراض میں ربط علیت قائم کرنا ذرا دشوار ہے اور نہ اس کی امراض ایسے ترتیب سے مرتب کئے جاسکتے ہیں، جن کی تشخیص و تفریق میں قوت حافظہ کو جلدی مدد ملے، مگر پھر بھی بعض اطباء نے اس کے امراض کو جو بسا اوقات خرابی یا کمی منی کے موجب ہو سکتے ہیں، مختلف اور نمایاں علامات کے بنا پر حسب ذیل حالتوں میں ذکر کئے ہیں۔

(۱) اورام ادعیہ منی: یہ ایک مقامی التهاب کی صورت ہوتی ہے جس کا سبب عموماً سوزاک کے زہریلے مادے ہوتے ہیں، جو ادعیہ منی کی ساخت میں خرابی اور منی کی کیمیائی ترکیب و اصلی اوصاف کے بجائے اس میں سمیت اور تیزابی کیفیت پیدا کر دیتی ہے، جس کا لازمی نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے، کہ منی میں رقت، حدت، سوزش ہو کر اپنے ظروف سے خارج ہو جاتی ہے۔

علامات

منی کی رنگت میں زردی اور بوقت خروج اعلیل میں سوزش اور جلن اور سرعت انزال وغیرہ وغیرہ کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور کمر میں درد محسوس ہوتا ہے۔

(۲) استرخاء ادعیہ منی: یہ صورت چونکہ برودت اور رطوبت کی زیادتی میں پیدا ہوتی ہے، اور زیادتی برودت اس کے جملہ افعال کی منافی ہے، اور رطوبت عصبی قوت کو زائل کر دیتی ہے، اس لئے خزانہ منی ڈھیلا اور کمزور ہو جاتا ہے، اس میں منی روکنے کی قوت کم

ہو جاتی ہے، جس سے منی خود بخود نکل جاتی ہے، اور خزانہ منی خالی پڑا رہتا ہے۔

علامات

اس حالت میں منی جو خارج ہوتی ہے، وہ بالکل صاف اور رقیق ہوتی ہے، رقیق اس لئے ہوتی ہے کہ اس میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے، اور صاف اس لئے رہتی ہے کہ بردت کا اس پر تصرف ہوتا ہے، بایں بنا اس میں نہ کسی طرح کی زردی پائی جاتی ہے، اور نہ اس کے ٹکٹے سے کسی قسم کی جلن ہوتی ہے۔

(۳) تشنج ادعیہ منی: چونکہ اس صورت میں خزانہ منی کے پٹھے اور عضلے متاثر ہو کر اپنے مبادی کی طرف کھینچے اور سکڑتے ہیں، اور اس وقت ان کے ساتھ خزانہ منی بھی سمٹا اور سکڑتا ہے جس سے قوت ماسکہ کمزور ہو کر منی نکل جاتی ہے، اور خزانہ خالی پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اس صورت کے ضمن میں حکیم اعظم خاں صاحب لکھتے ہیں کہ از تشنج یا تمدد کہ مضطر بحركات مکره گرد و بیدار سبب دافع حرکت کند و منی را دفع نماید گویا کہ آن موزی دیگر را دفع می کند، چنانچہ قے طعام ہنگام ایذا کی مرہ از موزی غیر طعام عارض میشود بالجلد نفس تشنج عاجزست و عصر زراقست۔

جب ادعیہ منی میں تشنج اور تمدد سے کھنچاؤٹ پیدا ہو جاتی ہے تو قوت دفع مادہ مودی کے دفعیہ کے لئے مضطر حرکات کا اثر منی پر پڑتا ہے، اور وہ خارج ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے معدہ کہ اگر اس میں کسی وجہ سے ایذا ہو اور طعام وارد ہو کر قے ہو جائے، تو اس کا سبب بھی یہ ہی ہوا کرتا ہے، کہ طبیعت اس طعام کو موزی سمجھ کے اس کو دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے، اور اس سے بے خبر ہوتی ہے، کہ دفع موزی میں ملائم اور موافق کار آمد شے کو دفع کرتی ہے۔

بس اسی طرح ادعیہ منی میں بھی تشنج اور تمدد تو کسی اور سبب سے ہی ہوتا ہے، مگر طبیعت مادہ منویہ کو ہی ایذا دہندہ سمجھ کر اس کے اخراج کی سعی کرتی ہے۔

علامات

اس صورت میں منی کا خروج انتشار سے ہوتا ہے، کیونکہ جب خزانہ منی میں مادہ منویہ سے اعصاب اور عضلے متاثر ہوتے ہیں تو اس وقت ان میں ایک قسم کا دغندہ ہوتا

ہے، اور اس دغدغہ کی تاثیر نفع یا دماغ تک پہنچ کر بذریعہ اعصاب محرک عضو پر لوٹ آتی ہے، جس سے قصب میں انتشار ہو جاتا ہے، اور علاوہ اس کے بعض تشنج کی دوسری علامتیں بھی اس میں پائی جاتی ہیں جو محض تشنج کے تابع ہوتی ہیں۔

(۴) کشادگی مجاری منی: جب منی کے گزرنے کے راستے بہت کشادہ ہو جاتے ہیں تو اس وقت منی کے نکلنے میں کوئی امر مانع نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی حرکت و جنبش سے منی خارج ہو جاتی ہے اور خزانہ منی خالی ہو جاتا ہے مگر چہ ان راستوں کے کشادہ ہونے کے اسباب اور بھی ہوا کرتے ہیں، مگر زیادہ تر ان کا وجود کثرت جماع اور سوزاک سے ہوتا ہے۔

علامات

قصب کا سوراخ دیکھنے میں بہت چوڑا معلوم ہوتا ہے، مریض کو سرعت انزال کی شکایت ہوتی ہے، اور انزال کے وقت منی اچھل کر دور نہیں جاتی، بلکہ پاس ہی گر جاتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی رقیق شے چوڑے منہ کی نگی سے نکلتی ہے تو وہ پاس ہی گرتی ہے، نگی دہن نگی کی طرح دور نہیں گرا کرتی۔

علاج

اب ہم امراض خزانہ منی کے علاج کو اسی ترتیب سے لکھتے ہیں جس ترتیب کے ساتھ اس کے امراض کو بیان کیا گیا ہے، تاکہ ناظرین ان نسخوں کو موقع محل سے کام میں لا کر یقین فائدہ اٹھائیں۔

اور ام ادعیہ منی میں ان ادویہ کو استعمال میں لاویں۔

(۳۴) نسخہ: تاکھانا کلاں، پکھان بید، دانہ ہیل خورد، ملیٹھی مقشر، طباشیر، ست

گو، ست سلاجیت، کشتہ قلعی، ہر ایک ۲ تولہ، مردارید مخلول تین ماشہ، سب ادویہ کوٹ چھان کر تال کی مصری ۵ تولہ خوب ہار یک کر کے اضافہ کریں، تین ماشہ صبح ہمراہ شیر گاؤ پختہ قدرے مصری ملا کے، اور شام کو یہ قرص ایک عدد کھا کر اوپر سے مغز بادام ۱۵ عدد قدرے مصری کے ساتھ کھا کر دودھ پی لیا کریں۔

(۳۵) نسخہ قرص: شاخ گوزن سوختہ، دم الاخوین، کثیرا، نشاستہ گندم، کہرباء

شمعی، ہر ایک ۷ ماشہ، تخم باریک ۲ تولہ، کاسخ اتولہ، گلنار، کندر، گل ارمنی، صمغ عربی، ہر ایک ۷ ماشہ، زعفران اماشہ، انیون اماشہ، سب کو خوب باریک کوٹ پیس کر سفوف بنادیں اور قدرے پانی یا کوئی مناسب عرق ڈال کر خوب ملاویں، پھر تین ماشہ کے قرص تیار کریں، اور حسب ترکیب مذکورہ استعمال کریں۔

استرخاء میں

صبح کو سفوف موچرے دودھ سے استعمال کیا جائے، اور رات کو سوتے وقت جب کچلہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لاویں۔

مجنون کوئی اور کبھی تنہا سفوف بزرالنج بھی اس امر میں فائدہ دیتا ہے۔

(۳۶) نسخہ سفوف: موچرے در شیر برگد پروردہ، موصلی سفید، ثعلب مصری پنچہ، سیوس اسپغول، شکر سرخ، سب ادویہ ہموزن، سیوس اسپغول کے علاوہ باقی سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف کر کے سیوس اسپغول ملا کر سفوف تیار کریں اور نو ماشہ استعمال میں لاویں۔

(۳۷) نسخہ حب کچلہ: کچلہ مدبر ۳ ماشہ، گول مرچ ۳ ماشہ، پتیل ۳ ماشہ، خار خشک ۹ ماشہ، کشتہ فولاد ۲ ماشہ، کشتہ قلعی ۲ ماشہ، کشتہ مرجان ۲ ماشہ، سب کو سفوف بلیغ کر کے آب ادراک میں کھل کر کے گول مرچ کے برابر گولی بنا کر شب کو بعد غذا ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لائیں۔

(۳۸) نسخہ سفوف بزرالنج: شہدانہ، (تخم بھنگ) ۳ ماشہ، ثعلب مصری ۵ ماشہ، ہمراہ شہد ۲ تولہ کے استعمال کریں، اور ساتھ ہی اس کے کمر، پیڑو اور خسیوں پر روغن قطا (کوٹھ) روغن زرگس، زعفران سب کو ملا کر مالش کریں، انشاء اللہ بہت مفید پائیں گے۔

(۳۹) نسخہ اکسیر ہندی: شگرف، دار قفل، پپلا مول، زخمیکیل، جاتفل، جوتری، دار چینی، ہموزن سب کو باریک پیس لیں، ایک سرخ مویر مفتی میں رکھ کر کھائیں۔

نسخہ میں

اصول علاج، پہلے حقیقہ کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد کچھ مدت کے لئے اطر یفل اسطوخودوس یا اطر یفل صغیر کھلائی جاتی ہے، اور کمر، خسیوں، عانہ پر مالش کے لئے روغن

جدید ستر استعمال کیا جاتا ہے، اور اگر یہ تشنج کسی مرض کے تابع ہوتا ہے تو پہلے اس کا تدارک بھی کرتے ہیں۔

(۴۰) نسخہ اطریفل اسطوخودوس: پوست ہلیہ زرد، پوست ہلیہ کالی، ہلیہ سیاہ، پوست ہلیہ، آملہ سناہ کلی، نسوت سفید، بسفانج، اسطوخودوس، مصطلی، افتیون، کشمش، مویز منقی، ہر ایک دو تولہ، سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ چھان کر بدستور معروف اطریفل تیار کریں مقدار خوراک چھ ماشہ۔

بحری منی کی کشادگی میں اطریفل کشمش اور معجون بند کشاء ہر دو مفید ہیں۔
(۴۱) نسخہ اطریفل کشمش: پوست ہلیہ زرد، پوست ہلیہ سیاہ، آملہ منقی، ہر ایک ۷ ماشہ، دھنیا خشک ۱۳ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن بادام سے چرب کر کے کشمش ۳ تولہ مصری ۷ تولہ، قوام بنا کر ادویہ ملائیں اور حفاظت سے رکھیں۔ خوراک دس ماشہ۔

(۴۲) نسخہ بند کشاء تالمکھانہ: میدہ لکڑی، ختم ادمنگن، مغز حتم کوچ، موصلی سفید و سیاہ، بختید، سرخ و سیاہ، موچس، جوز بوا، دار چینی ہر ایک اتولہ، پتیل ۶ ماشہ، شیر میش ایک سیر کا کھویا، شہد نصف سیر، قد سفید ڈیڑھ سیر، شہد اور قد کا قوام تیار کر کے جملہ ادویہ کوٹ چھان کر شامل کریں۔ ایک تولہ سے ۲ تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ ملاو۔

(۴۳) دیگر نسخہ: چھوٹی بیر چکی میں سفوف کریں اور گوند پلاہ ۲ تولہ بھی میں بریان کر کے الگ سفوف کریں، اور شکر سرخ کے ساتھ سب کو ملا کے روز چھ ماشہ صبح ہمراہ شیر گاؤ سے یا اس مطبوخ سے استعمال کیا کریں۔

(۴۴) نسخہ مطبوخ: پوست بخ بیر، آدھ پاؤ پانی میں جوش دیکر چھان کر قدرے مصری ملا کر صبح شام ایک ہفتہ تک نوش کریں۔

(۴۵) دیگر نسخہ: قر نفل کلاہ دار، درخت تار کے تنہ میں شکاف کر کے ایک ہفتہ تک رکھیں، اس کے بعد شیرہ برگ تار یا برگ حنایا برگ نیل میں ایک ہفتہ تر رکھ کے حفاظت سے رکھیں، ضرورت کے وقت حاجتمند کو دیں، کہ اپنی اعطیل میں روز گمزی بھر کے لئے رکھ دیا کریں، بند کشاء جاتا رہے گا۔

چوتھا باب

ضعف باہ بوجہ امراض قزیب کے

یہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے، کہ امراض قزیب کے ہوتے ہوئے، ضعف باہ کا ہونا، اور عمل التفاح کا انجام نہ دے سکتا ایک لابی امرا ہے، جس پر کسی دلیل کے قائم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں، مگر ہاں پھر بھی کسی قدر اس کی تصریح کر دینا ضروری ہے، کہ نفس قزیب کے وہ امراض جو اس کی ساخت و ترکیب کو خراب کر کے اس کی طبعی حالت کو بدل دیتے ہیں، یا اس کے وظیفہ مباشرت میں غل ہوتے ہیں، وہ کون، کون سے ہیں اور ان کے اسباب و علامات اور طریقہ علاج کیا ہے۔

خراج قزیب

یہ ایک قسم کا ورم ہے جو سوزاکی ملاے کی چھوت سے بھری بول کی دیواروں وغیرہ میں پھوڑے کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس میں ریم پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسا ہے جیسا کسی کو کانٹا گڑ جائے اور وہ جگہ خون کے مجتمع اور مترشح ہونے سے پھر اماں کر کے پیپ دار ہو جاتی ہے، بس ویسا ہی یہاں بھی جب سوزاک کے زہریلے ملاے براہ راست قزیب کے اجزاء میں پہنچ جاتے ہیں تو ورم پیدا کر دیتے ہیں۔ اور ورم کی اندرونی ساخت کو ضائع کر کے اس میں گڑھا بن جاتا ہے، جس میں ریم پیپ جمع ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ خزش و انتشار کے وقت وہ مواد قزیب کے جس طرف کے جسم میں اکٹھا ہو جاتا ہے، آلت کو اسی طرف ٹیڑھا کر دیتا ہے، جس سے وظیفہ مباشرت انجام نہیں پاسکتا ہے۔

علامات

اس حالت میں قزیب سرخ اور متورم معلوم ہوتا ہے، انتشار کے وقت نیچے کی طرف جھک جاتا ہے۔ یا دائیں بائیں ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور سخت درد کرنے لگتا ہے۔

علاج

جب صحیح طور پر معلوم ہو جائے کہ پیپ اس میں پڑ گئی ہے، تو اس وقت پھوڑے کو

باہر کی طرف سے چیر دینا چاہئے، ورنہ ناسور قفسی ہونے کا خوف ہے جو پھر بغیر کاٹ چھانٹ کے شاذ و نادر ہی اچھا ہوتا ہے، خاص کر وہ ناسور جب کہ مجری بول کے دہانہ کے نزدیک واقع ہو جائے۔

اس لئے تشخیص صحیح کے بعد فوراً نثر دیدینا چاہئے، اور کھانے میں ایسے نسخے استعمال کرنا چاہئے، جیسا نمبر ۳۶ میں درج ہے۔

(۳۶) نسخہ: سنگ جراحہ پاؤ سیر، گل مدار یا کوئلہ مدار پاؤ سیر، سنگ جراحہ کو گل مدار کے ٹکڑے میں رکھ کر گل حکمت کریں، اور محفوظ مکان میں ۱۰ سیر اوپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں اور پھٹکری کھیل کی ہوئی پاؤ بھر ملا کر کھل کر لیں، پھر گیر، سیندور ہر ایک ۱۸ ماش ملا کر سختی بلخ کر کے حفاظت سے رکھیں، اور چار رتی مکھن یا بالائی میں رکھ کر استعمال کیا کریں۔

فائدہ: سوزاک، ناسور، اور قرحہ میں مفید ہے، اور مرہم کے طور پر اس مرہم کو لگانا چاہئے۔

(۳۷) نسخہ مرہم: پھٹکری، نیلہ تھوڑے ہر ایک ایک تولہ تین ماش، کتھ سرخ، پاپریہ رال، مکوں کا تیل، میٹھے کنوئیں کا پانی، پارہ ہر ایک ۵ تولہ، اول پانی اور روغن کو ایک جا کر کے کافنی کے برتن میں ہاتھ نے خوب ملیں کہ مثل دہی کے ہو جائے، پھر دوسری دوائیں جدا جدا باریک کر کے ملائیں اور ایک پہر بلکہ دو پہر ہاتھ کی ہتھیلی سے ملیں، تاکہ سب ایک ذات ہو کر مرہم کا قوام ہو جاوے، پھر چینی کے برتن میں یا چاندی کے برتن میں رکھیں، اور حسب ضرورت کام میں لائیں۔

اور اگر صرف ورم ہی کی صورت ہو اور ریم پیپ اس میں نہ پیدا ہوئی ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ آلت استادگی میں نیچے یادائیں، بائیں خمیدہ نہ ہو، تو اس وقت صبح شام اس نسخہ کو استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

(۳۸) نسخہ: شیرہ ختم کا ہو ۳ ماش، شیرہ عناب دلائی ۵ دانہ، لعاب بیدانہ ۳ ماش، عرق گاؤ زبان ۶ تولہ، عرق شاہترہ ۶ تولہ، میں نکال کر اور اس میں شربت نیلوفر اضافہ کر کے استعمال کریں اور گیارہ بجے سفوف مدر کو استعمال کریں۔

(۴۹) نسخہ: سفوف مدر، گندک آملہ سار، شورہ قلمی ہر ایک ایک تولہ ہیں کر لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر دوسری کڑاہی اس پر رکھ کر خوب گل حکمت سے بند کریں، اور ہلکے کونکوں کی انگلیٹھی پر چڑھا کر آگ جلا دیں، اور تھوڑی دیر کے بعد کھول کے حل کریں، اور پھر اس میں شب یمانی اتولہ جو شبانہ یوم شیر مدار میں ترکی ہوئی ہو اور پھر صاف کر کے جلا کے اس میں شامل کریں، ایک ماشہ ہمراہ لسی یا ہمراہ شربت بزوری معتدل ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔

اور منہاد کے طور پر پوست اتار ۲ تولہ گل سرخ اتولہ مسور اتولہ، گل بابونہ ۲ تولہ، پانی میں پکا کر روغن کے ساتھ ملا کر کام میں لا دیں، اور جب یہ کیفیت دفع ہو جائے تو اس وقت روغن جمیلی قسم اعلیٰ مالش کے طور پر استعمال کریں۔

عظم القضیب

اس کا وقوع دو طرح پر ہوتا ہے، یا تو عضو کی ساخت کے معمولی اجزاء بہت زیادہ پیدا ہونے لگتے ہیں، جس سے اس کی بافت بڑھ کر موٹی ہو جاتی ہے، اور یا اس میں اور نئے اجزاء پیدا ہو جاتے ہیں، جس سے اس کے نشوونما میں زیادتی آ جاتی ہے۔

لیکن شق ثانی میں عموماً عضو کی وہی ساخت بڑھ جاتی ہے، جس پر اس کے فعل کی تیزی اور تندی منحصر ہوتی ہے، اور اسی سبب سے اس کا فعل بھی تیز ہو جاتا ہے، ایسے اشخاص دیکھے گئے ہیں اور ان کے وحشتناک واقعات بھی سنے گئے ہیں۔ اکثر عورتیں ایسے لوگوں کی مقاربت سے گریز کرتی ہیں، کیونکہ ان کو اپنی ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔

یا اس عضو کے بڑھنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کی بافت معمولی حالت سے اندر حالت میں بدل جاتی ہے، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دباؤ یا رگڑ سے عروق جاذبہ کے بھاری مسدود ہو جاتے ہیں، اور رطوبت مائے جو قضیب کی ساخت میں خون سے تراوش پاتی ہے ان میں جذب نہیں ہوتی، وہیں بانٹوں میں جمع ہو کر جمتی جاتی ہے، مگر چہ پہلے پہل یہ مادہ خون کی چھوٹی چھوٹی رگوں کے چاروں طرف جمع ہو جاتا ہے، مگر بعد کو ذروں کی شکل میں بانٹوں کے درمیان اور جلد کے نیچے جا کر اس کی ساخت کو خراب اور مومنا کر دیتا ہے، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ نعوظ اور انتشار کے وقت درید، شرائین کا جال اور خانے خون سے پُر نہیں ہوسکتے،

اور نہ نچ انتہائی تن کر عروق پر دباؤ ڈال سکتا ہے، کہ جس سے خون واپس نہ جانے پائے، اور قنیب پھول کر تار ہے، اس لئے قنیب ڈھیلا رہتا ہے اور اس فعل کو انجام نہیں دے سکتا۔

علامات

دیکھنے میں، ظاہری طور پر قنیب بہت موٹا اور ناہموار نظر آتا ہے، خواہش جماع کے وقت ڈھیلا رہتا ہے، اور بھاری ہونے کی وجہ سے بغیر ہاتھ کے سہارے کھڑا نہیں رہ سکتا۔

علاج

کھانے کے لئے صبح شام کسی مناسب عرق کے ساتھ معجون فلاسفہ یا معجون جالینوس لولوی استعمال کریں، اور ضداد کے طور پر یہ ذیل کے نسخے کام میں لادیں۔

(۵۰) نسخہ: تودری سرخ ۳ ماشہ، مخاٹ ۴ ماشہ، انبہ ہلدی ۴ ماشہ، اکلیل الملک ۱۱ ماشہ، نشاستہ گندم ۶ ماشہ، محطی ۳ ماشہ کوٹ چھان کر برگ پان بنگلہ اضافہ کر کے شراب تند میں ملخ بلع کریں، حشفہ اور سیون بچا کے رات کو سوتے وقت اس پر لگا کے اوپر سے برگ بید انجیر لپیٹ دیا کریں، مگر صبح کو کھولتے وقت آب سرد سے بچائیں، اور زیادہ پانی یا شربت بھی استعمال نہ کریں، اور ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد یہ طلاء استعمال میں لادیں۔

(۵۱) نسخہ طلاء: روغن جمال گوٹہ ۳ تولہ (روغن بادام کی طرح نکالیں) اس کے بعد عاقر قرحا، جند بید ستر ہوا ایک ۹ ماشہ بخ کنیر سفید اتولہ کوٹ چھان کر روغن جمالگوٹہ میں ملا دیں، پھر عطر تاجیسر ۹ ماشہ اضافہ کریں اور گولیاں بنا کر بدستور نرم آنچ سے روغن نکالیں، اور ایک رتی عضو پر مالش کر کے برگ پان باندھیں، اور اسی طرح سے کچھ روز یہ عمل کریں۔

صغیر القنیب

کو تاہی قنیب، چونکہ انسان کے تمام اعضاء میں ایک قسم کی مناسبت پائی جاتی ہے، اور اسی عضوی مناسبت سے محققین نے اس کا حساب لگایا ہے، کہ اگر ناک اتنی لمبی ہوگی تو اس کی پیشانی اتنی چوڑی ہوگی، اگر مٹھی کا حلقہ اتنے اونچے ہوگا تو اس کا پیر اتنا لمبا ہوگا، ہماری شب و روز کی زندگی میں بازاروں کے اندر موزے اسی استدلال پر خریدے جاتے ہیں، یا انگوٹھا اتنا ہو تو منہ اتنا لمبا ہوگا۔

ہیں ہی مرنے سے قصب کے حلق بھی یہ حباب نکلا گیا ہے، کہ بعد ازاں کے ہر
ایک توبی کا قصب اس کی اپنی انگلیوں سے، انھت کے برابر ہوتا ہے۔ اور جہاں تک دیکھا
گیا ہے یہ سیدہ صحت بھی صوم ہوتا ہے، اس لئے کسی توبی کا قصب اس کی اپنی انگلیوں
سے مرنے انھت سے آہو تو صلیک غیر طبعی صحت ہے، جو صغر قصب میں داخل اور فریضے
کے لئے غیر طبعی صحت ہے۔

گرچہ قصب کی اس غیر طبعی صحت کے اسباب کا حلقہ بہت وسیع ہے اور بعض عقل
عور، ایسے ہیں کہ صغر تو قابل علاج نہیں بلکہ جن لوگوں میں دھپائے جاتے ہیں ان کو صغر
ذکر میں شکر کن بھی موجب تکلیف ہے، مگر ہر بھی ہم اس سب کو کسی قدر تحصیل سے بہان
کرتے ہیں، تاکہ صحت کو وقت تھیں جو کاندہ ہونے پائے، اور طبعی صحت نظر سے جو ناکل علاج
ہم میں خود خود مٹا لگے نہیں۔

(۱) بھلا یہ صغر دیکھ گئے ہیں جن میں صحت کی جگہ پر ایک چوڑے منہ کی ہلی ہوتی ہے
اور اس میں یک ہکا بھکا کھانا کوشت ہوتا ہے جو اس چوڑے منہ کی ہلی پر فرج کا شہ اور
اس بھر سے بے گوشت پر بے کائنات ہوتا ہے مگر ذرا غور سے دیکھنے پر یہ اسعہ فوراً
منہ پر نکلتا ہے یعنی کوشت سے دیکھا جائے کہ کہاں پر تمام ہوتی ہے، اگر وہ گرم
جائز رکھتی ہے تو ذوق سے صغر مگر صحت میں چکر کھلے پاس کے درد گرد کہیں غصیوں کا پتہ
لگ جاتے تو یہ کی حالت مرد ہے۔

(۲) پھر کسی کے قصب کی لمبی صرف بدھیاریت اچھی ہوتی ہے، جیسا عموماً خواہد سراؤں میں
دیکھا جا، جسے کبھی کبھی صحت میں صحتی اور خورش بھی واقع ہوتی ہے، جو اس کے ساتھ
خود کی صحت ایک حرکت بھی نکلتی ہے، جس پر صحتی کا شہ ہوتا ہے، مگر وہ صحتی
نہیں ہوتی۔

(۳) پھر ایسے بھی آتی صحت ایسے ہوتے ہیں کہ صحت جنسی ہی میں اس کے گردوں کی توبیوں
میں جاتی ہیں یہ توبیوں کے بیرونی صحت میں کوئی صحت غیر مریہ اور جاتی ہے، جس سے
صحت ہونے سے صحت خور کی طرح ہوتے ہیں، مگر چھ صحت میں قصب اور دیگر آہر جو
بعد کچھ جاتے ہیں مگر یہ صحتوں میں صحت کا یہ صحتی جاتی ہیں، اور ہاتھ صحت، ہاتھ

احال میں اکثر عورتوں سے ملتے جلتے، اور عورتوں کی طرح اس فعل کی رغبت رکھتے ہیں، اور قاطعیت کی طرف ان کا خیال ہی نہیں ہوتا، اور شاید یہ ہی ظنتی غلطی ہوتے ہوں۔

(۴) اور بعض ایسے دیکھے گئے ہیں، کہ وہ اپنے اوپر اس فعل کو کرا کر قنیب کو چھوٹا اور مردہ کر دیتے ہیں، جسے مصنوعی بھڑے، جن کے واقعات اور حالات کو بیان کرنا بھی قبیح و مذموم ہے، مگر بات اصل میں یہ ہے کہ جب تک دنیا میں انسان اور اس کی حیوانی طبیعت موجود ہے، اس قسم کے واقعات برابر ہوتے رہیں گے، جیسا ہوتے آئے ہیں، اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ان کے اسباب کو تفصیل کے ساتھ اطباء کے سامنے پیش کئے جائیں، تاکہ وہ ان کے معالج کے لئے تیار رہیں۔

اب رہی یہ تحقیق کہ جماع بے محل کرانے سے منقول کا قنیب کیوں چھوٹا ہو جاتا ہے، اور اس میں شہوت اس طرف کیوں تابود ہو جاتی ہے، اس کے متعلق ہم نے بارہا غور و خوض کیا، مگر پھر بھی کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور تھے، کیونکہ ایسی وارداتیں ہمارے پاس بہت کم آئی تھیں کہ جن کے مشاہدہ سے ہم کسی قطعی اور قریبی سبب کو پیش کرتے، مگر آخر کار بعض ریکارڈ ہاتھ آ گئے، کہ جن کو دیکھ کر یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے، کہ اس کا قریبی سبب، قنیب کے رگڑوں سے عصب باسوری، عضلہ رافعة المقعد، معجلۃ البول، حصۃ القنیب، غدۃ مذی کا متذی دار مسترخ ہو جانا ہے، کیونکہ ان اجزاء و اعضاء کا محل اور وضع، ترتیب وار، مقعد کی طرف سے جس طرح پر واقع ہے، اور حالت اصلی و صحت کے اندر ان کو قنیب کی افزائش و خزش میں بھی جو کچھ دخل ہے، وہ مقالہ اول کے پہلے اور دوسرے باب میں بہ تفصیل موجود ہے، یا تصویر نمبر ۳۰ سے ان کا محل و قرب معلوم ہو سکتا ہے۔

اس لئے جب پہلے پہل ان اجزاء پر قنیب کا رگڑا پڑتا ہے تو ان میں خزش ہو کر اہمال صورت پیدا ہو جاتی ہے، جس کی لذیت سے یہ سکڑ جاتے ہیں، اور اپنے ساتھ اجسام قنیب کو بھی سمیٹ لیتے ہیں، لہذا ابتداء میں تو منفر القنیب کی شکایت اس طرح پر لاحق ہوتی ہے، مگر جب یہ سلسلہ مدت مزید تک جاری رہتا ہے اور شب و روز ان پر یہ عمل ہوتا رہتا ہے تو اس وقت یہ اجزاء رگڑا کھا کھا کے ڈھیلے اور پلپے مثل فالودہ کے ہو جاتے ہیں، ان کی ساخت ایک دم خراب ہو جاتی ہے، وضع بد لجاتی ہے، اور اپنے افعال طبعی کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں جس سے قنیب میں

بار کی اور کوتاہی آ جاتی ہے اور شہوت اس طرف سے ایک دم جاتی رہتی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ایسے لوگ اپنے اوپر فعل کو کراتے کیوں ہیں، اور ان کو اس سے طے حاصل ہونے کی وجہ کیا ہے، تو اس کے متعلق ایک وجہ تو اوپر نمبر ۳ کے ضمن میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور دوم آغانوس حکیم نے کہا ہے کہ امعاء مستقیم در اشتیاق منی حکم زن غیر بالغ می دارد، یعنی ہم چنانکہ زن غیر بالغ را خواہش مجامعت نمی باشد، پس ادا ما از دے یک دوم مرتبہ زبردستی بدون خواہش اجماع کردہ شود، آں زن بسیار شدیدہ الاشتیاق بجماع می گردد، لک ہر گاہ کہ از کدام امر و پنج شش مرتبہ اغلام کردہ شود، بالضرور آں امر و زایون می گردد، و محبت مردان و اغلام کرانیدن را بسیار دوست خواهد داشت، و آنچه بعض اطباء اسباب حدوث علتہ لبنہ را سوائے ایں سبب بیان کردہ اند، بالکل ہزل است، و ہموں می گوید، کہ مایون را لذت اغلام بہ نسبت زن زیادہ تر حاصل می گردد (مالا حکمرہ الطیب)

یعنی آغانوس نے کہا ہے کہ اشتیاق منی کے بارے میں امعاء مستقیم کا وہی حال ہوتا ہے جو نابالغ لڑکیوں کے رحم کا حال ہوتا ہے، یعنی جس طرح کنواری لڑکی کا مجامعت کوئی نہیں چاہتا، لیکن اگر اس سے ایک دو بار بدون خواہش زبردستی جماع کر لیا جائے تو وہ بعد مشتاق ہو جاتی ہے، ہمیں اسی طرح جو لڑکوں سے پانچ چھ بار اغلام کر لیا جائے، وہ لڑکا مایون ہو جاتا ہے، اور اس کا اغلام کرانے کو بہت جی چاہنے لگتا ہے، اور علتہ لبنہ کے اس سبب کے علاوہ جو دیگر اسباب اطباء بیان کرتے ہیں وہ بیکار کی باتیں ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ مایون کو اغلام کرانے میں عورتوں سے زیادہ مزہ ملتا ہے۔

اس لئے وہ پھر ہمیشہ اس فعل مذموم اور عمل مکروہ کو اپنے اوپر کراتے رہتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ ان کا قضیب بالکل چھوٹا اور کمزور ہو جاتا ہے۔

یہ سب قسم کے اشخاص نامرد محض شمار کئے جاتے ہیں، جو ہرگز قابل علاج نہیں ہوتے۔

کوتاہی قضیب

کوتاہی قضیب کا سبب کبھی ترک جماع ہوتا ہے، کیونکہ ترک جماع میں قضیب سے وہ طبعی فعل لیا نہیں جاتا، اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہے اس لئے نہ تو اس کے اندر کافی مقدار سے سون پہنچاتا ہے، جو اپنی تغذیہ و نمو کے لئے اس سے مواد کو جذب کرے اور نہ اس میں

رکت ہوتی ہے، کہ حرارت پیدا کر کے عضلات میں مضبوطی اور عروق دموئہ میں خون لانے والے اعصاب میں تقویت ہو، اس لئے قنصب کو تادہ اور لاغر ہو جاتا ہے۔

جیسا بعض فقیروں کو دیکھا ہوگا، کہ نفس کشی کے خیال سے اپنے بازوؤں کو ہر وقت سر کے اوپر رکھے رہتے ہیں، نہ ان سے کوئی کام لیتے ہیں، اور نہ ان کو حرکت دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بازو سوکھ کر نہایت لاغر اور چھوٹے ہو جاتے ہیں، چنانچہ الہ آباد کے اطراف میں ایک فقیر ایسا ہی دیکھا گیا تھا۔

یا مفلوج کو دیکھئے، کہ جب ان کے ہاتھوں اور ٹانگوں کو حرکت نہیں ہوتی، اور ان سے کام لیا نہیں جاسکتا، تو کچھ عرصہ بعد اس کا جو انجام ہوتا ہے، وہ سب اہل فن پر ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کے برعکس جو لوگ اعضاء سے کام لیتے اور ان کو حرکت میں لاتے ہیں، کیسے مضبوط اور فربہ، تروتازہ اور طاقتور ہوتے ہیں، جیسے لوہاروں اور بڑھیوں کے ہاتھ بازو، یا سوناروں اور قولوں کے ہچھڑے، یا جو بچے کہ حسب ضرورت دوڑ دھوپ اور اُچھل کود کرتے رہتے ہیں، ان کی پنڈیاں اور جاگھیں کیسی مضبوط، اور گوشت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

بس ویسا ہی قنصب سے بھی جب کام لیا جاتا ہے، مگر اعتدال کے اندر، تو اس میں فربہ و درازی آجاتی ہے اور بوقت کار تیز اور تندر ہوتا ہے۔

علامات

ایسے اشخاص یا تو نہایت موٹے تازے اور طاقتور ہوتے ہیں، چہرے کی رونق، رنگ کی تروتازگی، قد کی خوبی، ہاتھ، بازو، ران اور پنڈلیاں مضبوط، گوشت سے بھری ہوئی، بدن کسا ہوا، عام صحت اور بدنی قوت ان کی بہت اچھی ہوتی ہے، جیسے بعض کشتی گر پہلوان جو قوت بدنی کے تحلیل اور کمزور ہونے کے خوف سے اس فعل کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ہر وقت لنگوٹ کئے رہتے ہیں، جس سے خون کو لانے والی رگیں دب جاتی ہیں اور قنصب کی پرورش نہیں ہوتی، اس لئے ایسے لوگوں کا عضو کو تادہ ولاغر ہو جاتا ہے۔

یا بعض راہب کہ ان کی طبیعت دیگر تمام امور سے بے پروا ہو کر تغذیہ بدن و نمو میں مصروف ہو جاتی ہے، اور اس فعل کا وہ کچھ بھی خیال نہیں کرتے، جو عضو اقطار ملکہ مکمل ہے۔

یہ شکایت ایسے اشخاص میں ہوتی ہے جو عموماً دبے پتلے ہوتے ہیں، بیماری کی وجہ سے نہیں، بلکہ مجاہدات نفس کشی کے سبب سے، اور ایسے لوگوں میں کمزوری باہ اور کوتاہی ولاغری قزیب کا ہو جانا ایک معمولی انسان کی عقل بھی سمجھ سکتی ہے۔

علاج

چونکہ ایسے مریضوں کے دل میں اس فعل سے نفرت اور طبیعت میں کراہت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے پہلے اس کو دور کرنا چاہئے، اور ان کے خیالات کو اُدھر متوجہ کرنا چاہئے، عشقیہ ناولوں کا پڑھنا، شہوت انگیز افسانوں کو سننا فائدہ بخش ہے۔

عشق سب کا سب بُرا ہی نہیں
کچھ نہ کچھ اس میں بھلا بھی ہے

جہاں مجلو قین اور مریضان جریان و احتلام والوں کے لئے یہ چیزیں از حد نقصان دہ ہیں وہیں پر ایسے لوگوں میں ان کا پڑھنا اور سننا فائدہ رساں بھی ہے اور ساتھ ساتھ مقوی، مولو خون اور محرک غذائیں کھلانا، اور باہ کو بیجان میں لانے والی دوائیں جیسے معجون جالینوس لولوی یا معجون زر عونی وغیرہ کا استعمال کرنا اس حالت میں اصولی تدبیریں ہیں۔

(۵۲) معجون زر عونی: مرچ سیاہ، پیپل، سونٹھ، تاج، دار چینی، لوہک، خولجان ہر ایک اتولہ، تودری سرخ، نوسادر، بہمن سفید، بہمن سرخ، ستادر، اندر جو شیریں، قط شیریں، ناگر موتھا، بالٹھڑ ہر ایک ۳ اتولہ کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں معجون بتلویں، خوراک ۷ ماش سے ۹ ماش تک۔

(۵۳) طلاء منعظ: پکھر مول، کوٹ تلخ ہر ایک اتولہ، منسل ۶ ماش، آب جمیلی، آب برگ دھتورہ، آب برگ کٹائی خور، ہر ایک ۴ اتولہ، روغن کنجد ۶ اتولہ، اول دوائیوں کو پانیوں میں جو ذکر ہوئے کھل کریں، یہاں تک کہ کھل کرتے کرتے خشک ہو جائیں، اس کے بعد روغن کنجد ملا کر دوبارہ پھر کھل کریں، جب خوب کھل ہو جائے حفاظت سے رکھیں۔ رات کے وقت ایک کپڑے پر بقدر ضرورت لگا کر حشفہ بچا کر پیٹ دیں، صبح کے وقت کھل لیں، اسی طرح ایک ہفتہ تک کریں۔

(۵۴) نسخہ: گدھے کے پیشاب کا تلچٹ اتولہ، ہڑتال طبعی، ۳ ماش، سیاب

(پارہ) مردار سنگ، ۳ ماش، سم الفار ۳ ماش، اول ہر تال اور سیاب کو ۲ یوم تک کھل کریں، پھر مردار سنگ اور سم الفار ملا کر خوب کھل کریں، پھر گدھے کے پیشاب کی تھمٹ ملا دیں، اور ۳ تولہ عرق کشلی شامل کر کے اس قدر کھل کریں کہ تمام پانی خشک ہو جاوے، بعد ازاں روغن گاؤے تولہ ملا کر دو یوم کھل کریں اور احتیاط سے رکھیں، ایک رتی حشفہ اور سیون چھوڑ کر طلاء کریں اور برنگ پان نیم گرم باندھیں۔ ایک ایک روز درمیان چھوڑ کر پندرہ روز تک استعمال کریں، آبدست آب گرم سے لیں۔

(۵۵) نسخہ: دو تولہ سکھیا کی ایک ڈلی ۷ روز شیر ہار (آکھ کا دودھ) میں بھگو کر رکھ دیں، اس کے بعد نکال کر مسکہ گاؤ میں کھل کریں، اور چینی کی پیالی میں ایک طرف خمدار ہو، ڈال کر دھوپ میں رکھیں، تاکہ سورج کی گرمی سے روغن پکھل کر جدا ہو جائے، لیکن خیال رکھیں کہ سکھیا کا کوئی ذرہ روغن کے ہمراہ نہ آوے، جس قدر روغن نکلے اس کو کھل میں ڈالیں اور فی تولہ روغن کے حساب سے زعفران، مشک ہر ایک دورتی، جوتری، لونگ، عاقر قرحا، جاتفل، بید بہوئی ہر ایک ایک ماش، عنبر اشہب دو چاول ملا کر ایک روز تمام کھل کیں، اور احتیاط سے رکھیں۔ حشفہ اور سیون چھوڑ کر دو قطروں سے عضو پر مالش کریں، اور بھوج تیر بانڈھ کر کپڑے سے لپیٹ دیں۔ ۸ پہر کے بعد نیا روغن لگادیں، دھونے کی ضرورت نہیں، بعض مریضوں کو دو روز کے بعد، اور بعض کو ہفتے کے بعد باریک باریک دانہ نکل آتے ہیں، اسدن ایک دفعہ روغن لگا کر موقوف کریں، اور روغن زرد خاص لگائیں، جب دانہ خشک ہو جائیں، پھر دبی طلاء لگائیں، غرضکہ ایک ملائیک اسی طرح لگاتے رہیں، انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوگا، کئی مرتبہ تجربہ ہو چکا ہے۔

(۵۶) نسخہ: مغز چاندیل (ناریل) سالم میں ۳ تولہ سوئدہ کا تیل اور اتولہ سم الفار سفید (سکھیا) ملا کر ڈال دیں، اور مضبوط ڈاٹ لگا کر چاروں طرف گیہوں کا آنا گوندہ کر لگائیں، اور گولہ سامتا لیں، اور کڑا ہی میں رکھ کر اس قدر تھی ڈالیں کہ وہ گولہ تھی میں ڈوب جائے، اور کڑا ہی کے نیچے نرم آنچ جلائیں، جب کہ آنا سرخ ہو جائے، اتار لیں اور گولہ میں سے شخشا ہونے کے بعد روغن نکال کر شیشی میں بحفاظت رکھیں۔ اس کے بعد کافور ایک تولہ، کلورل ہائڈریٹ اتولہ، ست لوبان ۳ ماش تینوں کو باہم ملا کر اس قدر کھل کریں کہ مخلول ہو جائے،

اب یہ محلول اور روغن ساڑھ مذکور اتولہ، روغن مالکینی ۶ ماشہ، روغن دھتورہ ۳ ماشہ، روغن لوبک ۳ ماشہ، روغن دار چینی ۳ ماشہ، کرشن آیل ۲ ماشہ باہم ملا کر اس قدر کھل کریں کہ ایک جسم ہو جائیں۔ شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت استعمال سیون اور حشفہ بچا کر دورتی کے قریب عضو خاص پر مالش کریں اور اوپر برگ پان باندھیں، اس مرض میں از حد مفید ہے۔
(۵۷) نسخہ طلاء مورچہ: مورچہ ۲۰۰ عدد، گل زرگس ۳ عدد، روغن حمبیلی ۱۰

تولہ کا بھی استعمال اس باب میں بہت مفید ہے۔

حکیم محمد ارزانی صاحب طب اکبر میں یہ فرماتے ہیں، کہ قنیب کو پہلے موٹے کھردرے کپڑے سے آہستہ آہستہ رگڑیں، تاکہ وہ سرخ ہو جاوے، اس وقت کوئی روغن مناسب، خاص کر روغن مورچہ ملائیں، تاکہ مسامات بند ہو جائیں اور خون جو رگڑنے سے اس میں آگیا ہے تحلیل نہ ہونے پاوے، پھر اس کے بعد روغن زفت کا طلاء کریں کہ اس سے خون مجتمع ہو کر اس کو فرہ کرے گا، حکیم ممدوح خیال کرتے ہیں کہ اگر اس عمل پر مداومت کی جاوے تو کچھ عرصہ بعد قنیب فرہ ہو جاوے گا۔

(۵۸) نسخہ روغن مورچہ: چوٹی سلیمانی ۷ عدد لیکر چھپایا حمبیلی کے تیل میں ڈال کر ششے کا منہ خوب بند کر دیں اور آٹھ پہر تک بھیڑ کی میگنیوں میں اُسے دبائے رکھیں، اس کے بعد اسے نکالیں، پس روغن مورچہ تیار ہو گیا۔ اسی معمول پر اس روغن کو نکال کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر خوب مالش کریں۔

قائدہ: حکیم ارزانی کا خیال ہے کہ اس سے صرف فرہی نہیں آوے گی، بلکہ باہ بھی زیادہ ہوگی۔

شیخ الرئیس، بو علی سینا فرماتے ہیں

کہ جو تک کو کچے ناریل میں جس کا پانی خشک نہ ہوا ہو، ڈال کر دو ہفتے چھوڑیں، پھر ان کو نکال کر اور پس کر طلا کریں۔

جالینوس

مشہور معروف حکیم جالینوس کا بیان ہے کہ میں نے ایک چینی غلام ناقص لا آت کا

علاج کیا تھا، اور قنصب کو رگڑ کر اور گرم پانی سے دھو کر میں اس پر زفت کا طلاء کیا کرتا تھا اس طریق علاج سے ذکر فریبہ بھی ہو گیا اور لمبا بھی۔

سویدی

سویدی کا قول ہے کہ قنصب کو گرم پانی سے خوب رگڑ کر دھویا جاوے اور پھر اس کو روغن بلساں اور زیتون سے چرب کیا جاوے، کہ اس سے وہ فریبہ ہو جاتا ہے، کچھوے، جو تک، بیر بہوئی ان سب کو خشک کر لیا جاوے، پھر ان کو زہیق، یا سوسن یا کنجد کے تیل میں پیس کر اس تیل کی مالش کی جاوے، مثلاً رات کو یہ عمل کیا جاوے اور صبح اسے گرم پانی سے دھو ڈالا جائے۔ (۵۹) تجربہ دیگر: ایک اتنا بڑا میڈک لو، جو خشک ہونے پر وزن میں پاؤ سیر رہے، اس میں جو تک خشک، کچھوے خشک، گدھی کا مغز ہر ایک پاؤ سیر لے کر سب کو آتش شیشے میں رکھ کر گل حکمت کر کے چویہ کھینچ لیں اور چویہ کی مالش کریں۔

(۶۰) دیگر: اسکندناگوری دو دمام، دھتورہ کے رس میں پیس کر گائے کے مسکے میں ملا کر دھتورہ خالی کر کے اس میں بھر دے اور سات روز تک اس میں بھرا رہنے دے، سات روز بعد پشت ذکر کو بھینس کے گوبر سے ملیں، اور پھر دوائی مذکورہ بالا کو قنصب پر طلا کریں، اور کپڑا لپیٹ کر سو رہیں، صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں، سختی اور درازی آجائے گی۔

(۶۱) کوتاہی قنصب: کا سبب کبھی جلق ہوتا ہے، کیونکہ قنصب کی جلد کا بالائی بہت جس کو بشرہ کہتے ہیں اور جس کی ساخت میں مچھلی کے چھلکوں کی طرح بہت چھوٹے چھوٹے ذرات ہوتے ہیں اس کی واضح مثالیں آپ یوں سمجھئے کہ جلائے کے دنوں میں سر کو خوب کھجلائیے کس قدر بھوسی سر سے گرتی ہے یا حجامت کے بعد برش کے پھیرنے سے اس میں جمع ہو جاتی ہے، یہ سب وہی طبقہ بشرہ کے چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں جو رگڑنے سے اترتے جاتے ہیں اور ان کی جگہ پر اور نئے پیدا ہو جاتے ہیں، اور یہ سر ہی تک مخصوص نہیں ہے بلکہ جسم کے کسی حصہ میں بھی ناخون یا کوئی سخت چیز سے کھجلا یا جاتا ہے، تو ویسا ہی چھوٹے چھوٹے ذرے اور پتلے پتلے چھلکے خشک اکھڑتے ہوئے نظر آتے ہیں، گرمی کے زمانہ میں پسینہ کے آبی اجزاء روغن مواد کے ساتھ مل کر جلیوں کی طرح لے لے ہو کر اترتے ہیں، بس جلق میں ہاتھ کے سخت رگڑوں سے وہ ذرات برابر اترتے جاتے ہیں، اور قنصب کے گھڑی گھڑی

انتشار و خیزش اور بار بار کی حرکات و افعال سے نئے اجزاء بھی تحلیل و فنا ہو جاتے ہیں، اس لئے بدل مانتھل کے نہ ہونے سے اس کی وہ پہلی سی قوت و حالت قائم نہیں رہتی، بلکہ دن بدن لاغری و کوتاہی پیدا ہونے لگتی ہے، جو آخر کار ایک چھوٹے بچے کے عضو کے مشابہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

مقالہ اول کے باب دوم میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ کسی عضو کی پرورش و افزائش کے لئے اس کے اندر خون کی کافی مقدار مہیا ہونا چاہئے، تاکہ اس کے اجزاء اور ذرے اپنی قوت جاذبہ سے خون سے جذب کرے اور نئے اجزاء ان تحلیل شدہ اجزاء کے قائم مقام بنا کر اس عضو کی حالت و شکل کو برقرار رکھیں اور اس میں کوئی نمایاں انحطاط نہ ہونے دیں۔ مگر مخلوق کے قصبہ میں نہ تو کافی مقدار سے خون مہیا ہو سکتا ہے، اور نہ اس کے

اجزاء و ذرات میں قوت انجذاب رہتی ہے۔

خون اس لئے کافی مقدار سے نہیں ہوتا کہ مخلوق جلتی لگاتے وقت عضو کو مٹھی میں خوب دبائے رکھتا ہے جس سے تجاویز قصبہ اور شرائین کا وہ باریک جال جو تجلیف کی دیواروں میں پھیلا ہوا ہے، دب کر خون سے لبریز نہیں ہو سکتا، اور نیز بار بار کے رگڑوں سے اس میں تشنج واقع ہو جاتا ہے، یعنی عروق دمویہ کے اندر خون کو حرکت لانے والا نظام عصبی اور عصبی سکڑ جاتے ہیں، جو عضو میں تغذیہ و نمو کے لئے کافی مقدار سے خون نہیں پہنچاتے۔

اور مخلوق کے قصبہ میں خون سے اصلی مواد کو جذب کرنے کی قوت اس لئے نہیں رہتی، کہ بہ سبب کثرت جلتی اور شدید رگڑوں کے اجسام اجوف و جسم اسٹنجی کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ اور ان کے خانے پچک جاتے ہیں، خانوں کے اندر سکڑنے اور تنے والے ریشے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور یہ عام بات ہے کہ جب کسی عضو کی ساخت اور اس کے ترکیبی اجزاء کی وضع میں فتور واقع ہو جاتا ہے، تو ان میں اپنی صفات کے مشابہ خون سے مواد جذب کرنے کی قوت بھی باقی نہیں رہتی۔ اس واسطے ان کا قصبہ چھوٹا اور پتلا پڑ جاتا ہے۔

علامات

گرچہ بعض مریض خود بھی اس عادت مذموم کا اقرار کرتے ہیں، مگر پھر بھی بعض ایسی علامات ہیں جو مجلو قین کی شناخت کے لئے کافی دلیلیں ہیں، تفصیل کے لئے جلتی کی بحث

دیکھیں۔

(۶۱) علاج نسخہ: پیاز عصل ایک عدد، پیاز زمکس ۷ عدد، کو لکڑی کی چھری سے نکلے کر کے اس قدر بھیڑ کے دودھ میں بھگوئیں کہ جس میں پیاز اچھی طرح ڈوب جائے اور اتنے عرصہ تک رکھیں کہ تمام دودھ کو جذب کر جائے، اس کے بعد کوٹھ تلخ، مغز بنول، ستاور، مانر قرحا، دار چینی، بچ ہر ایک اتولہ، کوٹ چھان کر جو تک خشک، پستہ گائے، مومیائی، جنر اشہب ہر ایک ۶ ماش، شیر کی چربی، گائے کی چربی، ہر ایک ۲ ماش، روغن رائی تیل ۹ ماش، تمام کو ایک جگہ جمع کر کے کھل کریں، مثل ضماد یا طلاء کے ہو جائے، اس کے بعد بحفاظت رکھیں، اور بقدر ضرورت استعمال کریں۔

(۶۲) نسخہ: رسکپور ۱۰ ماش، گھونچی سفید، انیون ہر ایک ۱. تولہ، مالکتنی، حتم (مٹورہ) ہینگ، بچ کنیر سفید، ہر ایک ۳. تولہ، روغن کنجد بقدر حاجت، دواؤں کو کوٹ کر روغن کنجد سے چرب کریں، اور تمام رات رہنے دیں، صبح کے وقت شیشی میں ڈال کر بہ طریق معروف روغن نکالیں، اور بدستور استعمال کریں۔

(۶۳) نسخہ: چربی شیر اتولہ ۵. ماش، چربی خوک جنگلی مقام خسیہ کی ایک تولہ ۵. ماش، چربی و مغز ساٹھ، چربی و مغز نیلا ہر ایک دو عدد، مغز خوک جنگلی ۴ عدد، مغز کنجک خانگی ۱ عدد، خراطین ۱۳ ماش، جو تک خشک ۷ عدد، بھر بہوٹی ۱۳ ماش، چرک گوش آدمی ۲ تولہ ۳ ماش، ہر اینگ ۲ تولہ ۳ ماش، کافور بھیم سنی ۲ تولہ ۳ ماش، زعفران ۲ تولہ ۳ ماش، دار چینی ۱۳ ماش، جالری ۲ تولہ ۳ ماش، جوز بوا ۱۳ ماش، اجوائن خراسانی ۲ تولہ ۳ ماش، آتش بچکان ۱۳ ماش، مالکتنی ۲ تولہ ۳ ماش، عاقر قرحا ۱۳ ماش، شگرف ۲ تولہ ۳ ماش، قر نفل ۲ تولہ ۳ ماش، بھلانواں دکنی ۲ عدد، پوست بچ کنیر سفید ۲ تولہ ۳ ماش، زہر بچھناک ۱۳ ماش، کیسر کشمیر ۲ تولہ ۳ ماش، سہاک ۲ تولہ ۳ ماش، مکہ زمکس دو عدد، گھونچی سفید ۱۳ ماش، کوٹنے کی دوائیں کوٹ کر باقی ان میں شامل کر کے کھل کرتے جاویں، بارہ پہر کے بعد، پختہ کیلے کے پھلی کو نرم کر کے اس پر لگا کر رات بھر رہنے دیں، اگر پھلی صبح کو سخت ہو جائے، تو سمجھو تیار ہے، ورنہ اور چار پہر کھل کریں۔ ایک دورتی طلاء، حشفہ و سیون بچا کر مالش کر کے اوپر بنگہ پان باندھ کر کچا سوت لپیٹ دیں اور عضو کو پیٹ کی طرف کر کے لنگوٹ کس دیں، صبح کھول کر ایک گھنٹہ بعد نیم گرم پانی سے دھو

ڈالیں، جب متواتر استعمال سے کچھ دانے نکل آویں تو طلا کا استعمال چھوڑ کر صرف مسکے لگائے رہیں۔ جب آرام ہو جائے پھر طلا شروع کر دیں، اسی طرح تین دفعہ کریں۔
اس کے استعمال سے پچھترے یوم نمک طعام ۵ تولہ اور حشیہ ۵ تولہ کو ۱۲ سیر پانی میں ملا کر جوش کر کے زیر ناف دھا لیا کریں، تو نہایت سریع النفع اور مفید ثابت ہوگا۔
نوٹ: دوران استعمال میں سرد پانی سے غسل، استنجا اور مباشرت سے پرہیز

کرائیں۔
فائدہ: بعض بحرین اس کو اس طرح سے استعمال کرتے ہیں، کہ ایک پٹی کپڑے کی برابر قنیب کے لے کر دو تیار شدہ اس پر لگا کر باندھ دیویں اور تین یوم تک برابر باندھے رکھیں، بعد تین یوم کے کھول ڈالیں، اور دوسری لگا دیں، بعد تین یوم کے پھر تیسری لگا دیں، اس کے بعد قدرت خدا کا مشاہدہ فرمائیے۔

کچی قنیب

##

قنیب کا میڑھا ہو جانا، جس کے وقوع کا سبب کبھی تو سوزاک کی کريات ہوتی ہیں، جو قنیب کی ساخت کو متغیر کر کے اس میں ریم پیپ پیدا کر دیتی ہیں، اور خیزش و انتشار کے وقت وہ مولو مترشحہ قنیب کے اجسام اجوف یا جسم استنجی میں مجتمع ہو کر حالت استادگی میں نیچے کی طرف یا دائیں بائیں کو میڑھا ہو جاتا ہے، پس وہ مواد جس طرف کو اکٹھا ہو گیا، اسی طرف عضو کو میڑھا کر دیتا ہے، اور کبھی زیادہ بار د اور یا بس ادویہ کے استعمال سے وہ مواد ان اجسام میں منجمد اور گلٹی بن کر رہ جاتا ہے، جس سے اس وقت بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کہ وہ مواد اگر جسم استنجی میں گلٹی بن کر رہ گیا ہے تو بوقت انتشار نیچے کی طرف جھک جاتا ہے، اور اگر داہنے جسم اجوف میں اکٹھا ہو گیا تو داہنی طرف، اور اگر بائیں جسم میں جمع ہو گیا تو بائیں طرف میڑھا ہو جاتا ہے۔

اور کبھی کثرت جلق میں یہ صورت نمودار ہو جاتی ہے، کہ ہاتھ کے شدید رگڑوں اور انگلیوں کے سخت دباؤ سے کوئی نہ کوئی جسم دب جاتا ہے، تو بس جس طرف کا جسم دب گیا وہ حالت استادگی میں خون سے لبریز نہیں ہوتا، خالی رہ جاتا ہے اور دوسری طرف کا جسم صحیح ہنگام نعوظ میں بخوبی پھیل کر تن جاتا ہے، اور اپنی قوت سے ماؤف حصے کو بھی کھینچ لیتا ہے، جس

سے قنیب ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

اور کبھی اس کا سبب یہ ہوتا ہے، کہ آلت کے وہ عضلے جن کو عضلات آلت خیز کہا جاتا ہے جو ایک دوسرے سے علیحدہ اجسام فوقانی سے چسپاں، اور ہنگام انتشار میں ان دونوں متوازی استوائی مجوف اجسام کو مساوی طور پر تانے رکھتے ہیں، ان کے عصبانی حصوں میں کسی وجہ سے کھنچاؤ پیدا ہو جاتی ہے، بس جس حصہ میں کھنچاؤ پیدا ہو گئی اسی طرف کو حالت استادی میں قنیب بھی ٹیڑھا ہو جاتا ہے، جو ان تمام صورتوں میں قنیب بوجہ ٹیڑھا ہونے کے گردن رحم میں داخل نہیں ہو سکتا، اور نہ منی سیدھی طور پر ٹھیک رحم کے منہ پر پہنچ سکتی ہے، اس لئے قنیب کی یہ حالت تقویت باہ اور القاح تناسلی کے لئے تشفی بخش نہیں۔

علامات

پہلی صورت میں سوزاک کی نشانیاں پائی جاتی ہیں، اور دوسری صورت میں عضو لاغر، اس کی جلدی رنگت پھلکی، سیاہی مائل رہتی ہے، اور تیسری صورت میں عضو چھوٹا اور جس طرف کی ساق سکڑی ہوئی ہوتی ہے، اسی طرف عضو بل کھلایا ہوا پڑا رہتا ہے۔

علاج

پہلی صورت میں طریقہ علاج یہ ہے، کہ اول سوزاک اور قرحہ سوزاک کا علاج کریں اور جب دیکھیں کہ قروح مدل ہو گئے اور مواد سب تحلیل ہو گیا، تو اس کے بعد اس مجموعہ میں وہ طلا اور معجونیں استعمال میں لادیں، جو مقوی اور مصفی ہوں، اور دوسری اور تیسری صورت میں وہ دوائیں کام میں لادیں جو مخلوق کے علاج میں بیان ہو چکی ہیں اور یہ ضماہ بھی مفید ہے۔

(۶۴) نسخہ: چائے سیاہ کی پتی، خراطین مصفی، مدن مست ہر ایک ۶ ماشہ، شراب تند میں ملحق کر کے خسیوں کے نیچے سیون پر ضماہ کریں، آٹھ دس روز تک کافی ہے۔

(۶۵) نسخہ طلا: قلم زعفران مع گل ۱۰۰ عدد، مویزج، جائفل، عاقر قرحا، بیر بہوٹی ہر ایک اتولہ، فریون زرد و سرخ، زعفران ہر ایک ۶ ماشہ، جندبید ستر، مشک نافہ ہر ایک دو ماشہ، بادام ۱۰ اتولہ، تمام ادویہ کو نیم کوب کر کے ایک پرانے برتن میں ڈال کر اور بطریق پتال

نجر روغن نکال کے حفاظت سے رکھیں، اور ایک سینک روغن کی ذکر پر مالش کر کے اوپر
برگ پان بانڈ میں اور ایک سینک پان میں لگا کر کھاویں۔

ستر خاء قضیب

گرچہ اعضاء تناسل کے اکثر امراض میں عصبی بد نظمی کو بہت کچھ دخل ہے، مگر
ستر خاء قضیب ان میں خاص طور پر قابل ذکر ہے، کیونکہ یہ خاص عصبی بیماری ہے، اور عصبی
بیماریوں کی تحقیق نہایت مشکل امر ہے، جب تک طبیب نظام عصبی کے ہر ایک حصہ کی تشریح
سے اچھی طرح واقفیت نہیں رکھتا، تب تک ان بیماریوں کی ماہیت سے بخوبی واقف نہیں
ہو سکتا، اس لئے تمثیل کے طور پر پہلے ہم ایک ظاہری مثال سے نظام عصبی کے اعمال
و تاثرات کو بیان کرتے ہیں، تاکہ عصبی بیماریوں کی ماہیت اور ستر خاء قضیب کی حقیقت کی
قدر سمجھ میں آجائے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ تحقیقات علمی اور اعمال کیمیائی میں دماغ کے اعصاب،
دقوت برق کو باہم وہی نسبت ہے، جو بیڑی اور بجلی کے تاروں اور برق کو آپس میں تعلق ہے،
اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس طرح رگڑ اور دوسری کیمیائی ترکیب سے بجلی کا ظہور یا اس میں فتور
لاحق ہوتا ہے، ویسے جسم انسان میں بھی عمل میں آتا ہے۔

چنانچہ بجلی کے عمل میں خلل ایک تو خزانہ کے فتور سے واقع ہوتا ہے، اور دوم
تاروں یا اس کے اختتامی سروں سے، مگر بنا بر تقسیم، پھر یہ بھی دو طرح پر ہوتا ہے۔
ایک تو بیڑی میں کسی خارجی اشتعال سے قوت برق کے زیادہ ہو جانے سے، جو اس
صورت میں برق کی ناقص تاریں کم قوت ہونے کی وجہ سے جل جاتی ہیں، جس سے اس کے
اختتامی سروں تک اتصال عمل کا اثر منقطع ہو جاتا ہے۔

اور دوسرا کبھی قوت برق کے کم ہو جانے سے جو اس صورت میں نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ برق کی رد وہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔

اور اختتامی سروں سے بھی بجلی کے تاروں میں نقصان دو طرح ظہور میں آتا ہے۔
ایک تو احتراقی صورت میں جس کی وجہ اکثر رگڑ کی زیادتی ہوتی ہے، مگر اس کا
نقصان مقامی طور پر ہوتا ہے، جیسا پنکھا زیادہ چلتے چلتے اور رگڑ کھا کھا کے برق میں اشتعال

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور پچھلے کے اندر کی سب تاریں جل جاتی ہیں، مگر باہر کی برقی تاروں پر اس کا اثر کچھ نہیں ہوتا۔

اور دوم بجلی کے تاروں پر نمی اور سردی کا اثر پہنچ جانے سے وہ تاروں کی برقی قوت کو بادیتا ہے جس سے (بلب) یا پچھلے میں مطلوبہ مقدار پر برقی طاقت نہیں پہنچتی۔

بس ویسے ہی نظام عصبی کی ترکیب عمل اور انعکاس اثر کا بھی سلسلہ ہے، کہ کبھی تو اعصاب کے فعل میں فتور، دماغ اور حرام مغز کے ماؤف ہونے سے ہوتا ہے اور کبھی اختتامی سروں میں صدمہ پہنچنے سے اعصاب کا فعل ست ہو جاتا ہے، گو کہ مرکز اعصاب میں خلل ہونے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر سارے جسم کو معطل کر دے، یا کسی خاص عضو پر پڑے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ عصب کے کسی جوڑ تک رہ جائے، جیسا برق کا اثر کٹاؤ تک رہ جاتا ہے مگر اعصاب کے اختتامی سرے جب ماؤف ہو جاتے ہیں، تو ان کا اثر عموماً مقامی یا عضوی ہوا کرتا ہے اور وہ بھی اسی طرح پر کہ اگر خارجی دباؤ، یا شدید رگڑوں سے ان میں قوت برق حیوانی زیادہ نفوذ کر گئی ہے، تو وہ اینٹھ جاتی ہیں جس سے عضو اپنا کام انجام نہیں دے سکتا، اور اگر رطوبت اور برودت پہنچ گئی تو اس حالت میں ان کی قوت، حرکت دب جاتی ہے۔

بس استرخاء قضیب میں بھی یہ ہی آخری دو صورتیں ہوتی ہیں، یعنی یا تو جلق میں ہاتھ کے شدید رگڑوں سے برق حیوانی اعصاب میں زیادہ ہوتی ہے، جس سے قضیب کے پٹھے اینٹھ جاتے ہیں، اور اجسام اجوف کی موٹی جھلی جو تصویر ۹ میں نمبر ۱۵، جس پر لگا ہوا ہے، رگڑوں سے کھینچ جاتی ہیں، اس کے نیچے کی شاخیں پچک جاتی ہیں، نیچے انتصابی سکڑ جاتا ہے اور دوران خون کے روکنے کی قابلیت اس میں نہیں رہتی، عصبی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ قضیب اپنا طبعی کام چھوڑ دیتا ہے۔

دوسری صورت میں مسلسل نمی اور سردی کے تاثرات سے عصبی شاخوں کی حرارت اور قوت حرکت کمزور ہو جاتی ہے، اور اس وقت قضیب کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، دوران خون کا عمل ست ہونے لگتا ہے، اور اجوف کے ریشہ دار جھلی کے خانوں میں رطوبت پیدا ہونے لگتی ہے اور رفتہ رفتہ عضو کی قوت بالکل مفقود ہو جاتی ہے جس سے وہ پھر اپنا طبعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ

لان البرودة ليست القوى والرطوبة مسترخى لها ومعاونته البرودة في هذا الفعل
اور عموماً یہ شکایت مجامعت کے بعد فوراً عضو کو آب سرد سے دھونے یا ٹھنڈی اور
مرطوب جگہ پر مدت مزید تک بیٹھنے یا پیشاب کی جلن میں قضاہ پر گھڑی گھڑی ٹھنڈا پانی
ڈالنے یا کر بھر پانی میں کام کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات

پہلی صورت میں قضاہ چھوٹا، باریک، رنگت میں سیاہی مائل ہونے کے علاوہ مخلوق
کی وہ اکثر نشانیاں پائی جاتی ہیں، جو صغر القضاہ کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں اور دوسری
صورت میں قضاہ چھوٹے سے سرد، اور نفس الامر میں نہیں، بلکہ دیکھنے میں کسی قدر پھولا
ہو، ناہموار، بطنی الحس، انتشار کے وقت نرم اور ایک طرف کو جھکا ہوا رہتا ہے۔

علاج

پہلی صورت میں ان نسخوں کو موقع محل سے کام میں لاویں، جو صغر القضاہ میں
بیان ہو چکے، اور دوسری صورت میں معجون جالینوس لولوی اور لیوب کبیر وغیرہ استعمال کرنا از
حد مفید ہوتا ہے، اور ذیل کے نسخے بھی اس صورت میں مفید ہیں۔

(۶۶) نسخہ: گھونچ سفید، ایون ہر ایک ۲۱ ماشہ، مالکتنی ۳۔ تولہ، تخم دھتورہ
۳ تولہ، پوست بخت کنیر سفید ۳۔ تولہ، رسکھور ۲۔ ماشہ، روغن کنجد سیاہ بقدر ضرورت جملہ ادویہ کو
باریک پیس کر جس قدر روغن کنجد کی ضرورت ہو ڈال کر کھرل کریں، اور ایک بوتل میں ڈال
کر اس کے منہ میں بالوں کی ڈاٹ لگا کر ایک گھڑے میں نیچے پیالہ رکھ کر بوتل کو اوندھا کر رکھ
دیں، اس کے بعد بوتل کے اوپر نرم آنچ دیں، روغن پیالہ میں جمع ہو جاوے گا، جب جمع
ہو جاوے احتیاط سے رکھیں، اور بطریق معروف استعمال کریں۔

(۶۷) نسخہ: چربی مادامی ۲۔ تولہ، چربی سوسمار ۲۔ تولہ، روغن نارجیل ۵ تولہ جو تک
۲۰ عدد، روغن بنولہ ۲۔ تولہ روغن ترب (مولی) ۲۔ تولہ، مغز مینڈک سبز رنگ جنگلی ۳ عدد،
زنبور سرخ کلاں (بھڑیا ند) ۱۵ عدد، مغز کنجشک ۳۰ عدد، آب برگ کنیر سفید پاؤسیر، سب کو پکا
کر قوام بنالیں، پھر اس میں دو سو چھوٹے سرخ رنگ ڈال کر بند کر کے ۳۰ روز سخت دھوپ میں

رکھیں اور روزانہ مالش کریں۔

(۶۸) نسخہ: افیون مصری ایک درم، جاقفل ایک مثقال، دارچینی سوا مثقال، عاقر
قرحانف مثقال، پیاز زگس ڈھائی مثقال، پوست بچ کنیر سفید ۵ مثقال، کوٹ کر ۴ ساعت
بخوبی شراب مقطر کے ساتھ پیئیں اور قرص بنا کر خشک کریں، وقت حاجت شراب لیں پس
کر طلا کریں۔

قروح القضیب

قروح جمع قرحہ کی ہے، اور قرحہ کا اطلاق اس زخم پر ہوتا ہے، جس میں ریم پیپ
پڑی ہو، پس قضیب کا وہ زخم جو کریات سوزاک سے متورم ہو کر قح (پیپ بننا) میں تبدیل
ہو گیا یا آتشکی مارے سے اس میں ریم پیپ پیدا ہو گئی ہو، یا کسی تیز اور حار مارے سے قرحہ ہو گیا
ہو، عام اس کے کہ وہ قرحہ قضیب کے اگلے حصہ (حشفہ) میں واقع ہوا ہو، یا جسم میں یا غدہ
قدامیہ میں، ان سب حالتوں میں فعل مباشرت طبعی طور پر جوش و خروش کے ساتھ انجام
نہیں پاسکتا، کیونکہ اگر سامنے والا حصہ (حشفہ) مبتلائے مرض رہا تو اس صورت میں کئی ایک
شکلیں اس فعل کی منافی ہو جاتی ہیں۔

مثلاً کبھی تو اس پر (حشفہ اور کنارے پر) سرخ سفید دانے نکل آتے ہیں، جیسا تصویر
نمبر ۳۲ میں دکھایا گیا ہے، جو کپڑا لگنے سے بھی درد اور کرب ہوتا ہے، چہ جائیکہ مباشرت کا
انجام دینا۔

اور کبھی وہاں پر فاسد ریٹے جمع ہو کر دہانہ احلیل کو تنگ کر دیتے ہیں، جس سے انزال
کے وقت خروج منی میں سخت مصیبت پیش آتی ہے، جو ہرگز قابل برداشت نہیں ہوتی۔
اور تیسری یہ بات بھی ہے، کہ حشفہ کا سرا حقیقت میں جسم اسفنجی کا اختتامی پھیلاؤ
ہے اور ہنگام نعوظ میں جس وقت جسم اسفنجی خون سے بھرنے لگتا ہے اور جب حشفہ میں وہ خون
آتا ہے، متفرج ہونے کی وجہ سے اس میں کامل دغدغہ نہیں ہوتا، جو اپنی تاثیر منعکس سے
ادیرہ منی کو متاثر کر کے منی کو بیجان میں لائے تاکہ جوش و تندی کے ساتھ یہ کام تمام پائے۔
ویسا ہی جسم قضیب میں، اگر قرحہ ہو گیا ہو تو اس صورت میں بھی کئی ایک شکلیں
اس فعل کی منافی ہو جاتی ہیں۔

مثلاً کبھی انتشار کے وقت وہ مواد ایک جا اکٹھا ہو جاتا ہے اور جس طرف اکٹھا ہوتا ہے، اسی طرف قصب بھی میڑھا ہو جاتا ہے، جو بوجہ میڑھا ہو جانے کے نہ تو گردن رحم میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ سیدھے طور پر منی کو فم رحم تک پہنچانے کے قابل رہتا ہے۔ اور کبھی اس جگہ پر فاسد ریشوں کا اجتماع ہو کر بحری البول کا وہ حصہ تنگ ہو جاتا ہے، جس سے انزال کے وقت منی کے نکلنے میں ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے، جیسا دہانہ اعلیٰ کی تنگی میں۔

اور کبھی یہ شکل واقع ہوتی ہے کہ وہ مقام مترح سکر جاتا ہے، جیسا عموماً قروح میں ہوتا ہے، جس سے استادگی کے وقت اس جگہ پر کھنچاؤ پڑ جاتا ہے، اور اس وقت جو تکلیف اور مصیبت سامنے آتی ہے، بس خدا ہی بچائے۔

اور اگر غدہ قدامیہ مترح ہو گیا تو اس میں بھی ویسا ہی قیاس کر لیجئے، اور علاوہ ازیں کچھ اسی تک نہیں ہے کہ قروح قصب براہ راست عضو یا اعضائے متصلہ (ادعیہ منی، انعدیدوس) کی ساخت کو خراب یا برباد کر دینے پر ضعف باہ کے باعث ہوتے ہیں، بلکہ ان کا مہلک اور مضغف باہ اثر بالواسطہ بھی پڑتا ہے، جیسے خون کے پیپ دار اور متعفن ہو جانے، گٹھیا یا التهاب بطنہ قلب وغیرہ وغیرہ میں دیکھا گیا ہے، اس لئے ان کے ہوتے ہوئے ضعف باہ کا ہونا اور اس فعل کو طبعی طور پر انجام نہ دے سکتا ایک لازمی امر ہے۔

علامات

گرچہ اس حالت میں اور دوسری تکلیفیں بہت کم ہو جاتی ہیں مگر پھر بھی ریم پیپ براہ آتی رہتی ہے، جو کبھی پتلی اور کبھی گاڑھی ہوتی ہے۔ اس کی مقدار کے متعلق بھی کوئی خاص یقین نہیں کیا جاسکتا۔ مگر کم سے کم اس قدر تو ضرور ہی رہتی ہے جو سوراخ بول کے کنارے چپکی رہتی ہے۔

اور نیز قارورہ میں بھی ریم پیپ کے گالے موجود ہوتے ہیں، اور خاص کر قروح غدا قدامیہ کی حالت میں تو دھاگے کے مانند مخاطیہ کے روئے نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی پیشاب کرتے وقت جلن اور درد بھی محسوس ہوتا ہے، مگر جماع کے بعد تو عموماً زیادہ سوزش ہو جاتی ہے، اور مقام قروح پر پیپ اور فاسد ریشے اکٹھے ہو جانے سے یا سکر

جانے سے اعلیل (نالی) تنگ ہو جاتی ہے، بلکہ پیشاب کبھی بند بھی ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ
علاج

قروح قنیب میں چونکہ عموماً مقام متقروح پر فاسد ریشوں اور غلیظ پیپ کا اجتماع ہو جاتا ہے، جو ان کا دفعیہ معمولی ادویہ سے دشوار گزار ہوتا ہے، اس لئے پہلے ان کو کسی قدر تیز اور اکال ادویہ سے صاف کر دینا چاہئے اور اس کے بعد ایسی ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے جو مدمل ہوں، لیکن یہ امر بھی قابل لحاظ ہے، کہ اگر قروح حشفہ یا جسم قنیب میں ہو تو اس صورت میں ان فاسد ریشوں کے تحلیل اور ریم پیپ کے تصفیہ کے لئے پچکاری یا فیتلے کا عمل از حد مفید ہوتا ہے۔

اور اگر قروح غدہ قدامیہ میں ہو تو اس حالت میں غدہ قدامیہ کو مقعد کی راہ سے بذریعہ انگلی کے آہستہ آہستہ سہلانا، اور دبانا بہترین تدبیر ہے، جیسا اس تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ (مگر انگلی کو مبرز میں داخل کرتے وقت اس پر ربڑ کی تھیلی ضرور چڑھالینا چاہئے) کیونکہ غدہ قدامیہ بالکل مقعد کے سامنے واقع ہے، جو انگلی کے ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے اس لئے آہستہ آہستہ دبانے سے اس کی نالیوں سے ریم پیپ نکال کر مجری بول کے عرف جبل کے سامنے گر جاتی ہے، اور پھر بذریعہ پیشاب کے بہت آسانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے، برخلاف اس کے کہ فیتلے یا پچکاری کے ذریعہ سے دوا کا کافی اثر براہ اعلیل وہاں تک پہنچنا دشوار ہوتا ہے۔ مگر اس تدبیر میں انگلی کے سرے کو روغن بلساں سے چڑھالینا بھی چاہئے۔

اب ہم قروح قنیب کے لئے چند ایسے نسخے ذیل میں درج کرتے ہیں، جو اپنے موقع محل پر کبھی بھی خطانہ کریجے، لہذا ملاحظہ فرمادیں۔ وبالله التوفیق
(۶۹) نسخہ پچکاری نمبر ۱: ترمحلہ ۲۰ تولہ، کشیز کہنہ ۵ تولہ، توتیا بریاں ۲ سرخ، پانی ۲۰ تولہ ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔

(۷۰) نسخہ پچکاری نمبر ۲: کافور ۵ ماشہ، رسوت ۵ ماشہ، بیدانہ اتولہ، فاکل ۶ رتی ۲۰ تولہ پانی میں بھگو کر لعاب نکالیں وادویہ دیگر مسوقہ شامل کر کے کام میں لاویں۔
نوٹ: یہ دو قسم کی دوا دوشیشوں میں ڈال کے پہلے دوا کی شیشی پر نمبر اور دوسری

شیشی پر نمبر ۲ لگادیں، اور بوقت استعمال پہلے نمبر ایک کی دوا کام میں لاویں، اور جب دو گرجاویں تو دوسری نمبر والی دوا سے کام لیں، اسی طرح دن میں دو تین بار یہ دوا عمل میں لاویں، انشاء اللہ دس بارہ روز میں بالکل آرام ہو جاویگا۔

ذرور اعظم

واسطے زخم ذکر اور آکلہ اور قروح ساعیہ کے مفید ہے اور عضو پر مواد گرنے نہیں دیتا، آزمایا ہوا ہے، تالیف صاحب تحفہ اور طبیبوں کے اسرار سے ہے۔

(۷۱) نسخہ: سفیدہ رائگہ کا، توتیا کرمانی، دھویا ہوا کندر ہر ایک ایک جزو، بال جلع ہوئے، گلنار فارسی، پہاڑی گائے کے سینک جلع ہوئے اور اگر سینک میسر نہ ہوں تو ہڈیاں جلا دیں، برگ عناب، گیرہ، ہر ایک دو جزو، ایلو ازرد ایک جزو، مردار سنگ آگ پر مکرر سرخ کیا ہوا، اور سرکہ میں ڈال کر دھویا ہوا دو جزو، ان سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر اور کپڑے میں چھان کر بوقت ضرورت دن میں دو بار فقیلہ بنا کر استعمال میں لاویں، بے نظیر دوا ہے۔

اگر قروح بوجہ آتشکی ملائے کے ہیں، تو اس صورت میں یہ دوا بہت مفید ہے۔

(۷۲) نسخہ: تخم ستیاناسی اتولہ، قد کہنہ ۲ اتولہ، اس کی تین گولیاں بتاویں اور صبح نہار منہ ایک گولی کھالیا کریں، غذا گوشت روٹی مرغین، تین روز میں انشاء اللہ قروح رو بہ اصلاح ہونے لگتے ہیں، ہاں اگر مریض زیادہ کمزور ہے تو ایک روز وقفہ کر کے استعمال میں لاویں۔ گرچہ اس مرض کے لئے دوسری کتابوں میں بھی اچھے اچھے نسخے موجود ہیں مگر اس نسخہ میں خوبی یہ ہے کہ باوجود اکسیر صفت ہونے کے کسی ادویات سے پاک ہے اور دھونے کے لئے کسی مناسب غسول کو ضرور ساتھ استعمال میں رکھیں۔

شقاق القصب، جب کبھی بیرونی اثر سے یا اندرونی خون کی کمی سے قصب کی جلد میں تفرق اتصال واقع ہو جاتا ہے، تو اس وقت اس میں سخت اذیت اور تکلیف معلوم ہوتی ہے، خصوصاً حالت انتشار میں تو ان شکافوں کے اندر اور بھی تفرق ہونے لگتا ہے، جس کے درد سے یہ فعل انجام نہیں پاسکتا، اس لئے ایسی صورت کے ہوتے ہوئے ضعف باہ کا ہونا ایک ضروری امر ہے۔

بعض اوقات اس کا اثر صرف جلد کے طبقہ بشرہ تک رہتا ہے جو ایسی حالت میں معمولی طور پر دوسلین یا روغن حمیلی کے لگانے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے، لیکن جب کبھی شقاق کا اثر جلد کے زیریں حصہ (ادمہ) تک جا پہنچتا ہے، تو اس وقت اس سے رطوبت بھی رستی ہے، اور اس رطوبت کا تیزابی جز طبقہ مولدہ میں عصبی شاخوں پر لگنے سے ایک عجیب دغندہ اور خارش پیدا کرتا ہے، جس سے اور بھی خارش بڑھ جاتی ہے، جلدی اچھے نہیں ہوتے۔

لہذا ایسی حالت میں ان مرکبات کا استعمال کرنا از حد فائدہ مند ثابت ہوگا، نسخہ شقاق المتعد کے بیان میں دیکھو، اور یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے۔

مرہم: جو آثار مواد سوداویہ اور اس کی پوست کے واسطے مجرب ہے۔

(۷۳) نسخہ: گل بنفشہ، ریشہ غنطی، ہو جوہ، ہر ایک ایک تولہ، رات کو پانی میں بھگو

کر لعاب اس کا نکالیں، اور روغن حمیلی دو تولہ، روغن گل ایک تولہ، مرغ کے گردے کی چربی، موم سفید، جو کا آنا، مغز ساق گاؤ، ہر ایک ایک تولہ داخل کر کے مرہم بنادیں۔

(۷۴) دیگر: روغن گل ۴ تولہ، گرم کریں، پھر موم چھ ماشہ اس میں چھوڑ دیں،

بعد اس کے انڈے کی سفیدی ایک عدد ملادیں، پھر مردار سنگ چھ ماشہ، سفیدہ کاشغری، کانور، کیلا ہر ایک ۳ ماشہ، چس کر ملائیں، اور خوب حل کریں، اور ضماد کریں۔

اور جب شقاق کی صورت جاتی رہے، تو اس کے بعد کچھ روز اس روغن کی مالش کریں۔

(۷۵) دیگر: روغن نار جیل ۲ تولہ، روغن حمیلی ۳ تولہ، چربی بظ ۲ تولہ، سب کو

یکجا کر کے شیر بھیڑ ۵ تولہ میں پکا کر کام میں لاویں۔

اور کھانے میں ایسی دوائیں اور غذائیں کھائیں جو مولد خون ہوں۔



مقالہ سوم

ضعف باہ کے اسباب خارجیہ اور ان کے علاج میں

گرچہ ہم دوسرے مقالہ میں ضعف باہ کے اکثر قریبی اسباب کا ذکر کر چکے ہیں مگر پھر بھی ضعف باہ کے بعض ایسے اسباب ہیں کہ جن کا نظر انداز کرنا سخت مغالطہ ہے، کیونکہ جب تک ہمیں یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ ضعف باہ کے کل اسباب سے ہم بخوبی واقف ہیں، تو اس وقت تک ہم تشخیص کو اس ضروری سبب پر مبنی نہیں کر سکتے جو بعض مثالوں میں اس کو بہت کچھ تعلق ہے، چنانچہ ڈیگی صاحب نے زخموں کے علاج کا ایک نیا طریقہ نکالا تھا، یعنی اگر ہتھیار کو جس سے زخم پہنچا تھا لیکر اس پر ایک سفوف چھڑک دیتے تھے، اور اس ہتھیار پر مرہم لگا کر اس کو دو تین دفعہ صاف کرتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ہی زخم کو کتاں سے خوب بانڈ کر ساتھ دن تک بالکل نہ چھیڑتے تھے، اور ساتویں دن جب کہ زخم کھولا جاتا تھا، تو زخم بالکل صحیح و سالم ہو جاتا تھا، مشہور ہو گیا کہ زخم پہنچانے والے ہتھیار پر سفوف اور مرہم لگانے سے زخم کو فائدہ ہوا ہے۔

لیکن حقیقت میں زخم کے اچھے ہونے کا سبب یہ تھا کہ ۷ دن تک زخم بندھا رہتا تھا، اور اس کو ہوا بالکل نہ لگتی تھی، اور اس کا لوگ بالکل خیال نہیں کرتے تھے، اس لئے اس مقالہ میں ہم ان خارجی اسباب کو بیان کریں گے، جن کا اثر ضعف باہ میں بعض صورتوں کے اندر خالص کر پایا جاتا ہے، مگر عام لوگ مشاہدہ کے مغالطہ سے ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔



پہلا باب

کثرت جماع سے ضعف باہ

موجودات عالم کے سارے سلسلوں پر نظر ڈالئے اور بصیرت سے دیکھئے تو سب سے زیادہ کام آپ کو فعل مباشرت نظر آئے گا، کیونکہ اس فعل کے محسوسات اور کیفیات کو پیدا کرنے میں انسان کے سارے قوئی اور اس کے جملہ اجزاء اپنی پوری توجہ کے ساتھ معروف ہوتے ہیں اور ان کو جاری رکھنے میں کامل جدوجہد کے ساتھ اپنی مجموعی طاقت کو خرچ کرتے ہیں۔

اور جب لذت و سرور کا بھونچال، یعنی نظام عصبی کا تشنجی دورہ طاری ہوتا ہے، تو اس وقت جسم کا رنگ و ریشہ اور ذرہ ذرہ لرز کر کمزور اور ست ہو جاتا ہے، بلکہ بعض نباتات یا حیوانات تو اس اتحاد تناسلی میں فانی ہو جاتے ہیں۔

تو بس مظلوم ہوا کہ یہ ایک ایسا اہم اور ضعیف کن فعل ہے کہ اس کے تھکانے اور ماندگی پہنچانے والے اثرات کو دیکھتے ہوئے کوئی انسان بھی اس کا مرتکب نہ ہو، مگر قدرت نے اس کے انجام دہی میں وہ مقناطیسی سرور رکھا ہے، کہ جس کے آگے انسان یہ سارے تباہ کن محن کو بھول جاتا ہے اور اس کی تعمیل میں بار بار معروف ہو جاتا ہے۔

کیا آپ نے صنف نازک کی حالت پر غور نہیں کیا، کہ دوران حمل میں ان کو کیسے کیسے مصائب و آلام سے سابقہ پڑتا ہے، یا بوقت تولید، ان کو موت کے سب مناظر دکھائی دیتے ہیں، لیکن وہ پھر بھی اس لذت و سرور کے آگے سب کچھ بھول جاتی ہیں، اور پہلے سے بھی زیادہ اس کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔

کیونکہ جو کام جس قدر اہم ہوتا ہے، اس کی اسی قدر خواہش پیدا ہوتی ہے، اور دیا ہی اس سے حظ و سرور حاصل ہوتا ہے۔

لیکن جس وقت انسان اس شغف میں بار بار معروف ہوتا ہے اور اس کو اپنا شب و روز کا معمول بنالیتا ہے، تو پھر ویسا ہی اس فعل کے اہم مضار اور اس کے نقصانہ اثرات

حسب مراتب و قوت جسم کے سب قویٰ و اعضاء پر یکساں پڑتے ہوئے ان کے طبعی خواص و وظائف میں بھی مختلف طریقوں سے بربادیاں و خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں، جن کی توضیح حسب ذیل ہے۔

عام جسمانی کمزوری

#-

سہ چار پانچ بار متواتر جماع کرنے سے ادیمہ منی میں جس قدر منی جمع ہوتی ہے، وہ خرچ ہو جاتی ہے، اب اگر اس کے بعد جماع کیا جاتا ہے، تو منی کی جگہ پر وہ خون صالح جس میں تمام اعضاء جسم کے لئے بدل ماحلل کا اصلی مواد مہیا رہتا ہے خارج ہو جاتا ہے، اور اعضاء کے ان تحلیل شدہ اجزاء کے قائم مقام ہونے کے لئے پھر برابر نہیں پہنچتا جس سے افزائش بدن ہو، اس لئے اس وقت جسم اور اعضاء کی عام حالت میں انحطاط اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

دوم: چونکہ بار بار جماع کرنے اور انزال کے دوران میں بکثرت پسینہ آتا ہے، اور یہ ظاہر بات ہے کہ ان کے ساتھ وہ قوتیں اور مواد صالح جید، جو حرارت غریزی اور افزائش بدن کے لئے سارے جسم میں مہیا رہتا ہے، بکثرت تحلیل ہو کر خارج ہو جاتا ہے، جس سے بدن کی تغذیہ میں کمی آ جاتی ہے، اس لئے جسمانی قواء و اعضاء سب کمزور و ناتواں ہو کر بدن سرد پڑ جاتا ہے۔

سوم: جس طرح زیادہ پسینہ کے شامل مواد صالح جید اور چربی کے ذرات خارج ہو جانے سے بدن تحلیل و کمزور ہو جاتا ہے، ویسا ہی متواتر جماع و انزال کے اندر لمبے لمبے سانس بھی خون سے وہ مائی اور دہنی مادے جن پر ترقی دماغ و اعضاء اور ان کی قوت کا دار و مدار ہے، بمقدار کثیر خارج ہو جاتا ہے جس سے بدن میں خشکی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔

خرابی ادیمہ منی

کثرت مباشرت سے اطباء نے ادیمہ منی کی خرابی کی مختلف صورتیں بتائی ہیں، مگر زیادہ تر ان میں نمایاں صورت قوت ماسکہ کی کمزوری ہے، جو ادیمہ منی کے عضلہ حافضہ سے تعلق رکھتی ہے، اور بار بار اخراج کے تقاضے پر قوت دافعہ کے قوی ہو جانے سے پیدا ہو جاتی

ہے، چونکہ قوت ماسکہ ہی منی کو ادعیہ منی میں روکے رہتی ہے، اور اسی کی تقویت پر شدت، نفاذ اور کیف و سرور دیر پا رہتا ہے، اس لئے جب وہ کمزور ہو جاتی ہے تو وہ مقصد جو اس سے مقصود ہے، وہ بھی فوت ہو جاتا ہے۔

بطلان عمل انخصیتین

یہ ہم بتا چکے ہیں کہ کثرت مباشرت میں چونکہ گھڑی گھڑی منی نکالنے کے سامان ہوتے ہیں، اور جسم میں منی کو تیار ہونے کے لئے اتنی دیر ٹھہرنے کی مہلت نہیں دی جاتی، جتنی کہ اس پر عمل ہونے کی ضرورت ہے، یعنی ایک ماہ جیسا کہ قدیم کتب وید میں لکھا ہے۔ اور انخصیتین جب ناقص منی جلد جلد ادعیہ منی کی طرف بھیجتے رہے تو اس وقت ان میں پھر یہ خوفناک صورت پیدا ہو جاتی ہے، یعنی نخصے اس امر کے علوی ہو جاتے ہیں کہ وہ خون یا خون سے منی کو لے کر جلد جلد بغیر پکائے ہوئے ادعیہ منی کو بھیجتے رہتے ہیں، جس سے آئندہ کے لئے ان کا فعل باطل ہو جاتا ہے۔

ذکاوت حس

چونکہ قدرت نے قنیب کی جلد اور حشفہ کی حسی بلندیوں اور ان کے باریک عصبی ریشوں میں ایک غیر معمولی حس پیدا کر رکھیں ہے، تاکہ اعصاب و انتشار اور وصال و انزال کے وقت لذت مباشرت کا خوب احساس ہو، مگر جب کثرت جماع میں بار بار کے رگڑے اور مسلسل خون اور روح حیوانی کو اس طرف متوجہ ہو کر مقدار طبعی سے زیادہ کام کرنے میں دو چار ہونا پڑتا ہے، تو اس وقت وہ حسی بلندیاں اور عصبی شاخیں اور بھی نازک اور ذکی الحس ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ ذرا سی تحریک سے انتشار شروع ہو جاتا ہے، کسی کپڑے کی رگڑ یا کسی حسین کا خیالی تصور انتشار کے لئے بس ہوتا ہے، اور جب اس وجہ میں بھی کثرت جماع بدستور جاری رہتا ہے، تو اس وقت حشفہ اور احلیل میں خراش کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، جو بتدریج قنیب کے سب اجزاء اور قریبی اکثر اعضاء ذکاوت حس میں مبتلا ہو کر متلازی ہوتے ہیں، مثلاً ناک ہی کو دیکھئے کہ جس کے اعصاب حسی بلندیاں ایسے ذکی الحس نہیں جیسے اعضاء تناسل کے حسی اعصاب ہیں، مگر پھر بھی حالت زکام میں جب اس کو بار بار صاف

کرنا پڑتا ہے، تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس کو ہاتھ لگانے سے درد معلوم ہوتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ ناک کی جلد پر خراش ہو کر درم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کو صرف ٹھنڈی ہوا لگنے سے بھی لذیت ہوتی ہے، اور ساتھ ہی اس کے آنکھ، پیشانی، سر، بوجھل معلوم ہوتے ہیں، تو بس ایسی حالت میں ایسے متواتر اور خراش کو رگڑوں سے سابقہ پڑنے پر اس نازک اور ذکی الحس عضو کی کیا حالت نہ ہوگی، جو قدر نازکی الحس پیدا کیا گیا ہو۔

اس لئے جب ذکاوت حس اور کثرت اخراج منی کا اثر قصب کے جملہ اجزاء اور جسم کے تمام اعضاء پر چھا جاتا ہے، تو اس وقت وہ سب کے سب اپنے وظائف سے دست بردار ہو کر انواع و اقسام کے عوارضات کا مجموعہ بن جاتے ہیں، مثلاً غدہ قدامیہ، میں جب ذکاوت حس پیدا ہو جاتی ہے تو اس وقت سیلان مادی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے، اور خزانہ منی میں جب ذکاوت حس پیدا ہو جاتی ہے تو جریان منی، اور سرعت انزال کی شکایت ہو جاتی اور ویسا ہی خصیوں میں منی کی خامی اور مثانہ میں سلسل بول کا موجب بن جاتی ہے۔

اور جب دماغ پر اس کا اثر پڑتا ہے، تو درد سر، دوران سر، صرع، جنون، مانچلیا، مرق، نزلہ، زکام وغیرہ وغیرہ عوارضات شروع ہو جاتے ہیں، اور جب آنکھ اور کان پر اس کا اثر ہوتا ہے تو ضعف بصارت، ثقل سماعت اور ہر وقت کانوں میں شاں شاں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، اور جب پیچھے متاثر ہو جاتے ہیں، تو خارش، تحف، کھانسی، سل پیدا ہو جاتی ہے، اور جب دل پر اس کا اثر پڑتا ہے تو نفث الدم، خفقان جیسے امراض لاحق ہوتے جاتے ہیں، اور دیا ہی جگر کے متاثر ہونے سے یرقان، درد جگر، ورم جگر، اور معدہ کے متاثر ہو جانے سے ضعف ہضم، کھٹی ذکارتوں کا آنا شروع ہو جاتا ہے، اور گردے متاثر ہوتے ہیں تو اس وقت سلسل بول، ذیابیطس جیسی بیماریاں نمودار ہو جاتی ہیں، اور جب امعاء پر اس کا اثر پڑتا ہے، تو قبض، غلظت، اسہال کی شکایتیں ہونے لگتی ہیں، اور جب رباط پر اس کا اثر ہوتا ہے تو جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور جب عضلات متاثر ہو جاتے ہیں تو سستی کاہلی، بیٹھنے اٹھنے میں گرانی، تمام جسم پھلپھلہ، گبا سارا چرخہ ڈھیلا ہو کر آخر کو انہیں یہ کہنا ہوتا ہے، کہ

کچھ کام نہیں بیچ و خم زلفِ دوتا سے
کھایا کرے مل سیکڑوں اب میری بلا سے

نوٹ: تاثیر کی حقیقت، سمجھنے کے لئے انسان کو خود اپنے نفس ہی کا مطالعہ کرنا چاہئے، کہ وہ اس فعل مباشرت میں انزال کے وقت کیسا کیف و سرور سے متاثر ہوتا ہے، اور جس وقت وہ اس فعل کے تاثیر کا وجود ان پوشیدہ اور مخفی تعلقات کی وجہ سے جو نظام عصبی اور عام عروقی کی مشارکت نے ان میں پیدا کر رکھا ہے، اپنے سب اعضاء پر یکساں سمجھ لے گا، تو پھر وہ خود بخود اس کو جان جائے گا، کہ کثرت جماع کے نقصان دہ اثرات بھی ان اعضاء پر ویسے ہی پڑتے ہیں، جس طرح ہاتھ یا پاؤں کے زخم سے بغل اور چڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔ یا ورم گردہ یا ورم رحم یا حالت حمل میں قے آنے لگتی ہے، یا حصات الکلیہ میں خضیوں کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔

جر جالی نے اس تاثیر کا فلسفہ یوں بتایا ہے، ”در باب معز تہائے جماع کہ نہ بروقت نہ بر شہوت صادق باشد میگوید کہ افراط کردن در جماع والجام کردن بر خوشیشتن زیاں دارد، بہر آنکہ ہر گاہ ادعیہ منی خالی شود ہر جماع کہ از پس آں کنند غذائے خصیہ از اں ستیدہ شود قوت جاذبہ بوز گردہ غذا طلبد و بعوض آنکہ جماع از وے ستیدہ باشد از گردہ بستاند، و گردہ عوض آں از جگر طلب کند و جگر عوض آں از معدہ طلب کند و غذائے خام و غیرہ منہضم از معدہ بخوشیشتن کند و از غذائے خام کہ آفات تولد کند، اول شدہ باشد و ورم جگر پس بہ یرقان و استقاسودی گردد، و خون کہ از اں غذا پیدا شود ہمہ خام بود و خام بہ اعضاء رود، بہر آنکہ کار جگر آہستہ کہ کیلوس پختہ را خون گرداند و کیلوس خام را نتواند پختہ و آنچه از اں خون بدماغ رسد اول درد سر آرد، و باخر بصرع و سکتہ و نسیان و قالج و ریشہ و لقوہ و ضعف اعصاب ادا کند و آنچه بدل آید و طبعی فاسد از اں در غلاف دل جمع شود و خفقان پیدا گردد و آنچه بہ مفاصل رود از وی اوجاع مفاصل و نقرس و عروق النساء تولد کند و آنچه بششش رود از وی ربود ضیق النفس و سرفہ تر و سل تولد کند و آنچه بسپہ زردہ، و آزال سہہ و ورم صلب متولد شود و ایضاً جماع بہ اعتلا اتفاق افتد مضرت آں بزرگ بود از بہر آنکہ رطوبت غریزی خرج شود و بدن سرد و خشک و قوت حواس ضعیف و ساقہا ست گردد و رونق رنگ روئے بردرد موبئے سر ضعیف شود، و بسبب خشکی دماغ املع شوند و درد پشت و زانو درد کمر گاہ و مثانہ پیدا شود، و دہان و گوشت بن دندان گندہ گردد و ہر کردار تن او غلطے بود در حال جماع تشعیر یہ بہ پشت او بر آید و اعضاء او ناخوشبو شود، و ہر کہ بعد

جماع سردی یا بدو نفس اور تنگ شود و خفقان پدید آید و چشم غائر شود و شہوت طعام ضعیف گردد اور انشاید کہ جماع کند و از کثرت جماع دوار و طنین پیدا شود باشد کہ حرارت غریبی مستولی گردد و بجائے محرقہ آرد و بیشتر ریشہ و ضعف و بیخوابی و قو لُج رنجی تولد کند خلاصہً کسانی را کہ در سر پہلو ہائے ایشان ریح ہمکیر دو بسیار باشد کہ مزاج وی بد بود اگر از جماع باز ایستد سر و تن گراں گردد و صخر و دل تنگ شود و احتلام بسیار افتد و اگر جماع کند معدہ و ہمہ قوتہائے اعضای او ضعیف گردد و ایں را جز مہ ادا و جماع دیدیر کردن و اندک خر سہ شدن و مراعات معدہ کردن علاج دیگر نیست۔

تنبیہ

ایک تو کڑوا کر یلا اور دوسرا چڑھا نیم، ایک تو یونہی کثرت جماع موجب امراض و ضعف باہ کا باعث ہوتا ہے، اور اس پر ان طریقوں سے جماع کرنا جو کوک شاستروں میں آسنوں کے نام سے متعین اور وضع کئے گئے ہیں، وہ تو اور بھی سونے پر سہاگہ ہے، کیونکہ ان اشتعال انگیز اور غلط طریقوں سے جو بھی جماع کیا جاتا ہے وہ انواع اقسام کے امراض، اور بعض خاص وضع کے طریقے تو بالالتزام بعض خاص قسم کے امراض کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً جماع معکوس یعنی خود نیچے اور مفعول کو اوپر کر کے جماع کرنا، اس صورت سے سوزاک پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اس طریقہ جماع میں منی سب خارج نہیں ہوتی، بلکہ کچھ تازہ میں رہ جاتی ہے۔ جو متعفن ہو کر مجربول میں درم اور اس کے بعد ریم پیپ اور پھر بتدریج قرحہ، خون کی خرابی وغیرہ وغیرہ پیدا ہوتے ہوئے آدمی ٹھکانے لگ جاتا ہے، اور ویسا ہی کھڑے ہو کر جماع کرنا بھی اسی رنگ میں رنگتا ہے۔

یا گڑو بیٹھ کے جماع کرنا، جو اس طریقے میں اکثر فتن ہو جاتا ہے، کیونکہ ایک تو اس وقت انسان کی ساری قوتوں اور روح ریح، دوران خون کا زور اور رجحان اُدھر ہی ہوتا ہے، اور دوم وہاں کا ہر جز اور ہر پردہ انتشار قضیب کے استحکام و قیام میں مصروف رہتا ہے، اس پر جب فریق ثانی کے ران کو اپنی ران میں رکھ کے، اس کے کمر میں ہاتھ دیکے زور سے اٹھایا جاتا ہے، تو اس وقت سارا زور اور بوجھ کنج ران اور پیڑو، اور کمر پر پڑ جاتا ہے جس سے پردہ صفات پھٹ کر آنت وغیرہ خسیہ کی تھیلی میں اتر آتی ہے۔

اور کبھی عضلہ عاصرة الاست پر دباؤ پڑ کر پاخانہ نکل پڑتا ہے۔

اور گاہے قصب پر زور پڑ جانے سے وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اور دیا ہی بعض حالتوں میں بھی، اس فعل کا ارتکاب باعث عذاب ہوتا ہے، جیسی

از حد گرمی، یا خلو معدہ، یا بعد غذائی الفور، یا بد مستی کی حالت میں۔

بس اسی طرح بعض طریقوں یا حالتوں میں خاص خاص قسم کے امراض پیدا ہو جاتے

ہیں، جو انسان اپنی کرنی کا خود، گندم از گندم بر دید جوز جو، کا مصداق ہوتا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے، شب و روز کے مشاہدات ہیں، جن سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا

جاسکتا، اور نہ میں نے اس کا ارادہ کیا ہے کہ کوئی ایسی ہزل لایعنی بات اس کتاب میں درج کروں،

کیونکہ یہ فن کی کتاب ہے، اور اس کا ہر ایک مسئلہ بہت چھان بین سے، ہر ایک اصول نہایت

مستند، ہر ایک دلیل از حد مستحکم، ہر ایک نظریہ بالکل فلسفیانہ، ہر ایک نسخہ اپنا یا مستفیدین یا متاخرین کا

بارہا کا تجرب درج کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کا ملحوظ رکھنا از حد لازمی امر ہے۔

علاج

دوران علاج میں اس امر کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئے، کہ اگر کثرت کی مضرت ابھی

ابتدائی مدارج میں ہے، تو اس وقت صرف ترک جماع اور مقویات عمومی اور مولدات خون

دہنی دواؤں کا استعمال کرنا ہی کافی ہے، اور اگر اس کے نقصانہ اثرات کا حلقہ وسیع ہو کر

دوسرے اعضاء کو بھی مبتلائے مرض کر دیا ہے، اور مرض ثانوی، اصلی مرض پر غالب ہو گیا

ہے تو اس صورت میں پہلے مرض کا تدارک کیا جائے اور اس کے بعد ضعف باہ کا، اور جب

ضعف باد کی شکایت جاتی رہے تو آئندہ کے لئے حفظ ما تقدم کے بنا پر ہمیشہ مباشرت میں اس

اصول کو پیش نظر رکھا جائے، یعنی فعل جماع اسی وقت کیا جائے جب کہ باہ صادق ہو، جس کی

تعریف یہ ہے، کہ نعوذ کامل ہو، ادعیہ منی سے پُر ہوں اور بلا خارجی تحریک، یعنی بغیر بوس

وکنار و تصور روئے دلدار بار بار لذت جماع بلکہ در حالت عدم موجودگی عورت کے نعوذ ہو،

اور قوت دافع منی کو نکالنے پر راغب ہو، اور یہ ایک ایسا معیار ہے کہ اس کی مخالفت کوئی بھی

نہیں کر سکتا۔

اور جماع اس طریق پر کیا جائے جو نہایت مستحسن اور بار آور ہو، کیونکہ اس فعل سے

مقصود صرف القاح تاسلی ہے اور اس کے حصول کا سب سے زیادہ مناسب اور بہتر طریقہ وضعیت افتقہ کا ہے، جس طرح ارسطو زماں، افلاطون دوراں حکیم شریف خاں صاحب علاج الامراض میں لکھتے ہیں، کہ ”از جملہ سہل ترین اشکالہا کہ زن اماں لذت بسیار حاصل نماید و زود تر منزل گردد ایں ست کہ زن را بر جائے مستوی بخواباند و زیر سرین او تکیہ عریض کہ گندہ نباشد گزارد تا نسبت سرد پا عانہ بالجملہ بلند بود و مرد از بالائے آں بیاید چنانچہ بر اسپ سوار می شود و مشغول گردد، در زمانے اندک منزل گردد و لذت بسیارے بردارد“ عورت کو بر ابرو فرش پر لٹائیں اور اس کے ہر دو سرین کے نیچے چوڑا تکیہ کہ گندانہ ہو رکھیں کہ بہ نسبت سر اور پاؤں کے کمر اونچی رہے، پھر مرد اس کے اوپر آئے جس طرح گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں، اور مجامعت میں مصروف ہو، انتہا کلامہ اور بعد خلاصی پانے کے عورت تھوڑی دیر تک ویسے ہی پڑی رہے، تاکہ منی رحم کے منہ میں داخل ہو جائے۔

فائدہ، جلیلہ

ہاں بعض افراد میں قنصب چونکہ بہت چھوٹا ہوتا ہے، اور رحم کے منہ تک منی پہنچانے میں قاصر رہتا ہے اس لئے ایسا شخص اگر یہ کوشش کرتا چاہے تو اسکے واسطے یہ ضروری ہے، کہ قنصب کو فرج کے بالائی لب سے رگڑتا ہو داخل کرے، تاکہ جلدی سے رحم کے منہ تک پہنچ جائے، کیونکہ فرج کی اگلی لمبی دیوار بہ نسبت زیریں یعنی پچھلی دیوار کے چھوٹی ہوتی ہے۔

حکیم شریف خاں صاحب اس صورت میں تحریر فرماتے ہیں، واگر بسبب قصر آلت یا عقم رحم آلت برحم نہ رسد باید کہ اول زن را امر کند کہ مشی معتدل نماید و پارہ از عطریات بطرف را نہاد باطراف خارج فرج و بزہاء بمالد کہ بدیں حیلہ رحم میل بسوئے پائیں خواہد نمود و مطلب بوجہ احسن حاصل خواہد گردید، یعنی بہ سبب چھوٹا ہونے تاثرہ کے یا گہرا ہونے رحم کے آلت رحم کے منہ تک نہ پہنچ سکے، تو چاہئے کہ پہلے عورت کو حکم کرے میانہ روی کی، یعنی باعتدال ٹہلے اور روئی یا کمرے کا ٹکڑا عطر میں تر کر کے رانوں کی طرف اور باہر کی جانب، فرج کے گرد اور پیڑو کے اوپر ملے، کہ اس ترکیب سے رحم نیچے کی طرف میل کرتا ہے اور مطلب اچھی طرح حاصل ہوتا ہے۔

گوہر مقصود

اور کبھی منی باوجود نرم رحم تک پہنچ جانے کے پھر بھی وہاں پر نہیں ٹھہرتی، بلکہ بہہ کر کے خارج ہو جاتی ہے، تو ایسی حالت میں ذیل کی گولی کو فرج کے اندر داخل کر کے اگر جماع کیا جائے تو انشاء اللہ یقینی حمل قرار پا جائے۔

(۷۶) نسخہ گولی مجرب برائے حمل: زہرہ سینار بقدر قفل سیاہ، سرد چینی ۳ ماشہ، نج عکبوت (جالہ) ۳ ماشہ، دانہ موٹھ کے برابر گولی بنا کر کام میں لاویں۔

اور اگر اس پر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر نسوانی امراض اور رحم کے اصلاح کی تدابیر کریں۔ **فہو المستعان**

سن رسیدہ یا کم عمر لڑکیوں وغیرہ کے جماع سے ضعف باہ چنانچہ محمود خاں لکھتے ہیں کہ

جماع عجوزہ کہ بہ سبب کثرت رطوبت فہلہ علیہ بالہ مرخیہ کہ لازمہ سن عجوزیت می باشد سبب وسخت مکانی او بودہ، باعث قلت لذت بجما عیش می گردد و نیز بمقتضائے منی جاذبہ رحمش مشد گردیدہ جذب منی بشدت نمودہ کما یبینی نقصان بر نقصان می آرد۔
و جماع صغیرہ کہ بحد بلوغ نرسیدہ باشد، باعث عدم ترغیب نفس کہ سنش مقتضی آئندہ می باشد علی الخصوص تنفس از اضطرابی آن جماع و نیز قوت جاذبہ رحمش الجذائب منی کثیر نمودہ نقص باہی عائد می نماید۔

و جماع حائضہ بہ سبب قدارۃ مکانی و تنفس از جماعش ضعف و حصول مرض بکبری بول لاحق می گرداند۔

و جماع زینکہ از مدت ممد باد اتفاق مجامعت مگردیدہ باشد بنا بر اجتماع فضول کثیرہ فاسدہ و حنفہ برکانش نقص باہ حصول می باید۔

و جماع مریفہ و قبیحہ النظر بواسطہ تنفس از جماع این ہر دو خاصہ باوصف اینکه مستحسن و قدارہ داشتہ باشند معین بر ضعف باہ میشوند۔

و جماع باکرہ اگرچہ اکثر مرغوب مردمان این زمانست و بسبب عدم واقفیت بہتر از جمیع

سے تصور نہ، الا اضطراب وقت جماعی و میلان دم کہ سبب تنفر طبع می باشد مضعف است مجموع
 ایں زمان و زمانیکہ جماعش کما یبغی نمی دهد بہ سبب عدم حصول فرح کہ باعث عدم انفرار خاطر
 کہ سبب تقویت قوی و انعاش حرارت غریزیت قلت اہتمام طبیعت بنا بر تولید منی بودہ باہ
 حصول میگردد از آن جاست کہ جماع محبوبہ بسبب انشراح خاطر و میلان نفس و حصول فرح کہ
 باعث تقویت قوی و انعاش حرارت غریزیت با وجود کثرت استفراغ منی اہتمام بر تولید آن
 بودہ چنانکہ باید ضعف نمی آرد اما زمانیکہ اولویت باعتبار مجامعت میدارند از حال آن زمان کہ
 ترقیمی یابد آشکارا خواہد بود۔

بوڑھیا

بوڑھیا عورتوں سے بھی جماع کرنا موجب ضعف باہ ہے، کیونکہ بوجہ اخراج رطوبت
 کثیرہ کے ان کی اندام نہانی ڈھیلی اور ست پڑ جاتی ہے، اور بوقت جماع اس سے مرد کو لذت کم
 ملتی ہے اور یہ ہی فقدان لذت، مرد کی خوشی اور اس کے ذوق و شوق کی کمی کا باعث ہوتا ہے،
 جس سے ضعف باہ پیدا ہوتی ہے۔

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ بوڑھاپے میں اندام نہانی کے اندر سردی زیادہ ہو جاتی
 ہے جو موجب انقطاع جوش شہوت مرد، ہو جاتی ہے۔

اور یہ بھی لکھا ہے کہ بوڑھاپے میں رحم جذب منی بہت کرتا ہے، جس سے اوپر
 منی خالی اور چہرے کی بے رونقی، قوی بدنی مضحک ہو کر کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔

صحبت دخترے کہ جاں بخشد زہر قاتل بود چو پیر شود۔

کسن لڑکیوں سے

کسن لڑکیوں سے یعنی وہ لڑکیاں جو سن بلوغ کو نہیں پہنچتیں، جن کے اعضاء ناسل
 ابھی پورے نشوونما کو نہیں پہنچے، اور ان کے دلوں میں جذبات شہوانیہ اور خواہش مرد ابھی پیدا
 نہیں ہوئی، کیونکہ بوقت جماع یہ مرد کے ساتھ رغبت اور محبت سے پیش نہیں آتیں، اور نہ
 بوس و کنار، اور نہ ملاعبت و ملاطفت میں ذوق شوق سے شریک ہوتی ہیں، بلکہ نہایت نفرت اور
 کراہیت سے گریز کرتی ہیں، جس سے رنج و ملال پیدا ہوتا ہے۔

اور یہ ہی رنج و ملال مرد کے ضعف باہ کا سبب بن جاتا ہے، اور دوم یہ وجہ بھی کم عمر لڑکیوں کے جماع میں ضعف باہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کے جماع میں مرد کو ایک غیر معمولی طاقت اور قوت خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جو بجائے خود ایک مضر امر ہے۔

میرے خیال میں اس تصور کی بظاہر دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں، ایک عدم اشتیاق منی اور دوسرے ضیق مکانی جس سے قضیب پر سختی اور دباؤ پڑے گا، پس اگر دباؤ کی وجہ سے منی کا خروج نہ ہو سکا بلکہ خزانہ سے نکل کر بحری میں رک گئی، تو لامحالہ سوزاک ہو جائے گا۔ ورنہ سوزاک نہ ہوگا، البتہ دبے کی وجہ سے پٹھے کمزور ہو جائیں گے۔

حائضہ: یا نفاس والی عورتوں سے جماع کرنا، ایک تو بالواسطہ ضعف باہ کا باعث ہو جاتا ہے، یعنی ایک تو خون حیض یا نفاس کی سمیت اور تیزی سے سوزاک یا اورم اعلیٰ پیدا ہو کر باہ میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

دوم: مالنچہ لیا یا احتراق دم و امگیر ہو کر ضعف باہ کا باعث ہو جاتا ہے، کیونکہ ایام حیض وغیرہ میں جو غیر معمولی گرمی عورت کے اعضاء تناسل میں پیدا ہو جاتی ہے، اس کو دیکھتے ہوئے یہ ذرا بھی تعجب انگیز نہیں کہ جو بوجہ مشارکت عصبی دماغ متاثر ہو کر مالنچہ لیا ورنہ احتراق دم پیدا ہو کر ضعف باہ لاحق نہ ہو جائے۔

سوم: ان رطوبتوں اور خون کے دیکھنے سے مرد کی طبیعت میں خود ایک قسم کی غرت اور کراہیت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے خواہش جماع اور توجہ کو اٹھا دیتی ہے۔
رکی ہوئی: عورتوں سے جماع کرنا، اس لئے اچھا نہیں، کہ بوجہ مدت مزید رکے رہنے سے ان کی اندام نہانی میں مواد ردی اور فضلات فاسد جمع ہو جاتے ہیں، جن سے خوفناک مضار پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بیمار عورتوں سے: جن کے رحم میں کوئی بیماری ہو، جیسے سلحہ، سرطان، التهاب الرحم، قروح، آتشک، سوزاک وغیرہ کے تو ایسی عورتوں کے ساتھ جماع کرنا صرف مضعف باہی نہیں، بلکہ نہایت خطرناک ہے۔

بد شکل عورت سے: یعنی جس کے جسم کی مجموعی بناوٹ خراب، اور مرد کی بائوب توجہ نہ ہو۔

کالے گورے پہ کچھ نہیں موقوف
دل کے آنے کے ڈھنگ نرالے اور ہیں
کیونکہ کرہی منظر عورت بوجہ عدم رغبت کے، آئی ہوئی شہوت کو بھی زائل
کردیتی ہے۔

رغیوں سے: بازاری عورتیں، جو پیش کرتی ہیں، یا جو اپنے مردوں کے سوا اور
دوسروں کے پاس بھی جاتی ہیں، ان سے تو جماع کرنا صرف ضعف باہ کا موجب ہی نہیں بلکہ
نہایت مہلک امراض کا باعث اور تمام اخلاقی خرابیوں کا منبع بھی ہے، عیاس راجہ پیالہ۔
اغلام سے ضعف باہ:- اس میں کوئی شک نہیں، کہ ایک شائستہ اور پاک منسل
فحص کے لئے ایسے قابل نفرت اور مکروہ مضامین کا دیکھنا یا سننا بھی نہایت تکلیف دہ اور لذیت
رساں ہیں۔

مگر اے شیخ پاک دامن معذور دارمدا، کیونکہ جب کسی اہل فن کو قوم کے ایسے بد
نصیب افراد سے سابقہ پڑے جو ان عادات قبیحہ میں مبتلا ہو چکے ہوں، تو اس وقت طیب کا یہ
کام نہیں کہ ان بد بخت اور قابل رحم اشخاص کو نہایت ذلت اور بے رحمی کی نگاہوں سے دیکھ
کر، نفرت اور حقارت سے ٹھکرائیں، بلکہ طیب کا یہ منصب ہے کہ صبر و استقلال کے ساتھ
اور ٹھنڈے دل سے ان قبائح کی حقیقت و اصلیت کو سن کر اور ان کے اسباب و اثرات کو سوچ
سمجھ کر ان کے ازالہ کی اس حسن و تدبیر سے کوشش کرے جس طرح اس کو کسی دوسرے
مرض کے اسباب و عوارض کے دفعیہ کی کوشش کرنی ہوتی ہے۔
کیونکہ جرم اور گناہ کے ہٹانے کی یہ صورت نہیں، کہ ان پر نفرت اور حقارت کے
پتھر برسائے جائیں۔

اور یہ تب ہی ممکن ہے، کہ جب اس فعل کے نقصان دہ اثرات کو ہر پہلو سے پیش نظر
رکھا جائے، یعنی یہ کہ فاعل کے نظام عصبی اور اخلاقی قوتی پر اس کا کیسے اثر ہوتا ہے، جسم کے
اعضاء اور خاص کر تناسل کے اجزاء کیونکر خراب ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ، اس لئے اس
عنوان کا بھی کسی قدر ذکر کیا جاتا ہے۔

حقدمین نے اس کے متعلق یوں بیان کیا ہے، کہ مقصد کے اطراف میں ہلانی چٹیں

ہوتی ہیں، اور خلاف وضع فطری مداخلت کی وہ پوری مداخلت کرتی ہیں، اور اس وقت قائل کہ ایک غیر معمولی طاقت خرچ کرنی پڑتی ہے، اور یہ ہی ٹکان اور ماندگی ضعف باہ کا باعث ہو جاتی ہے۔

اور دوم ان کی خشکی اور سختی کی وجہ سے قصب کی انتہائی ساخت اور حشفہ میں شدید نقصان پہنچ جاتا ہے، نازہ کا منہ کشادہ اور سرخ ہو جاتا ہے، اعصاب اور عضلات بہت ست پڑ جاتے ہیں، جو ضعف باہ کا موجب بن جاتے ہیں۔

گرچہ مذکورہ بالا اقوال یا ملتی نکتہ نظر سے ایک حد تک بالکل واضح ہیں، مگر پھر بھی کسی شخص کام کے لئے اس کی صورت مضار پر رہنمائی نہیں کر سکتے، اس لئے میرے خیال میں اس فعل کے نقصانہ اثرات کی جماعت بندی اگر اس ترتیب سے بیان کی جائے تو غالباً اور بھی زیادہ نتیجہ خیز ہو۔ مثلاً

نظام عصبی کی خرابی

نظام عصبی کی خرابی کو معلوم کرنے کے لئے پہلے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہر آلہ کی اعصاب حسی کو حرکت میں لانے یا ان کی حرکت باطل کرنے کے مخصوص اشیاء ہوا کرتی ہیں، لوہاں ہی کے اثر ڈالنے سے اس آلہ کے نظام میں درنگی یا تری پیدا ہوتی ہے، مثلاً آکھ میں اعصاب بصارت موجود ہیں اور روشنی سے پہچان میں آتے ہیں، آواز کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کان کے اعصاب سماعت آواز سے متاثر ہوتے ہیں، روشنی وغیرہ سے ان میں کوئی کیفیت نہیں پیدا ہوتی یا ناک و زبان کے احساس کے لئے کوئی کیمیائی ترکیب کی شے اور احساس جلد کے لئے حرارت یا وزن کا وجود لازمی ہے، بس اسی طرح اعصاب قصب کو صحیح اور پہچان میں لانے کے لئے بھی وہی رطوبت مخصوص ہے جو دلق میں وقت خاص پر اندام نہانی سے خارج ہوتی ہے، بلکہ یہ تو مشاہدہ بھی ہو چکا ہے کہ لیم حیض میں فرج کی حرارت و رطوبت سے قصب کی کچی، لاغری، رگوں کا ابھار، دور ہو کر تقویت و فرہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک مخلوق جس کے عضو مخصوص کی رگیں ابھر آئی تھیں جب اس نے دو تین بار حائضہ سے بھلا کیا، تو صرف تین ہی دفعہ میں خود بخود اچھا ہو گیا، یعنی کچی لاغری اور رگوں کا ابھار سب زائل ہو گیا۔ حقدمین نے بھی اس کا مشاہدہ کیا ہے، اور خود مجھ سے بھی ایک مریض اسی قسم کا قصہ بیان کر چکا ہے چونکہ حرارت کی شان سے جذب اور تحلیل دونوں ہیں۔ اس لئے یہ بھی

ایک حد تک قرین قیاس ہے۔ (بشرطیکہ اس میں کوئی دوسرا نقص نہ ہو)
یہ ہی وجہ ہے کہ بعض لوگ گھوڑی اور گدھی کے فرج کی رطوبت ذکر پر لگاتے
ہیں، اور ان کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

مگر ویسا ہی برعکس اس کے وہ رطوبت اور وہ زہریلی گیس جو مبرز میں اندفاع کے
لئے جمع رہتی ہے، قصب کے حسی اعصاب کو خراب و برباد کر دینے میں مخصوص ہے، کیونکہ یہ
ہم بیان کر چکے، کہ جس طرح ہر آلہ کے اعصاب کی تقویت اور حرکت میں لانے کے لئے
خاص خاص اشیاء ہیں، ویسا ہی ان کی تخریب و بربادی کے واسطے بھی مخصوص اشیاء ہیں، چنانچہ
اعصاب بصلات کے نظام کو تلف کر دینے کے لئے اندھیرا مخصوص شے ہے۔ کیا آپ نے
نہیں دیکھا کہ جب عرصہ تک سانپ اندھیرے میں رہتا ہے تو اسکے اعصاب بصلات کے نظام
میں فتور آ جاتا ہے۔

بس ایسا ہی یہ بھی بارہا کے مشاہدہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ پاخانہ جیسے نجس مقام میں
دخول کرنے سے عضو کے نازک حسی اعصاب سخت متضرر ہو جاتے ہیں۔ اور براز کے زہریلے
مواد ان حس دار اعصاب پر بہت ہی بُرا اثر کرتے ہیں، جس سے تمام عصبی نظام اور بالخصوص
مرکز دماغ تک ناقابل تدارک نقصان پہنچ جاتا ہے۔

اخلاقی قوی کی ابتری

چونکہ بعض طبائع ایک شے کے اس پہلو کو اختیار کر بیٹھتی ہیں، جس سے ان کو خوشی
اور حظ حاصل ہوتا ہے، مثلاً ایک بخیل شخص کفایت شعاری کے پہلو کو اختیار کرتا ہے، اور اس
میں جہاں تک ہو سکتا ہے ان نتائج و فوائد کو بھی جو دولت سے حاصل ہونی چاہئے، دولت جمع
کرنے پر قربان کر دیتا ہے۔

اور فضول خرچ اصراف اور سخاوت کو اختیار کرتا ہے اور اس میں وہ بہت مباغذ کرتا
ہے، اس میں سے پہلا روپیہ جمع کرنے کو اور دوسرا خرچ کرنے کو بہتر سمجھتا ہے اور اسی بنا پر ان
سے اعمال کا ظہور ہوتا ہے۔

بس اسی طرح بعض انسانی طبیعتیں اس ایک ہی شغف میں خلاف فطرت طریقہ
اختیار کر لیتے ہیں، جس سے ان کے وہ تمام نیک اور فطرتی جذبات مغلوب اور ابتر ہو جاتے ہیں

کیونکہ بد اخلاقی اور عادات قبیحہ، انسانی اعمال کی انجام دہی میں بہت کچھ دخل رکھتی ہیں۔
اور اس خلاف فطرت پہلو کو اختیار کرنے کا سبب عموماً یہ ہوتا ہے کہ ان کو عورتوں
کی مباشرت میں لذت و ذوق نہیں حاصل ہوتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فعل مباشرت ایک تھکاوٹ اور ماندگی پیدا کرنے والا
فعل ہے بلکہ بعض اوقات اس کے حصول میں اس قدر دقت اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے
کہ اگر اس لذت و سرور کے حصول کی امید نہ ہو، اور اس کا جوش و ولولہ خیال میں نہ گزرے اور
طبیعت براہینتہ نہ کرے تو شاید بہت ہی کم لوگ اس کے حریص اور آرزو مند ہوں۔
مگر یہ ہی حصول لذت کی آرزو ہے جو بعض آدمیوں میں اس کے تحصیل پر اتباع
عقل و دور اندیشی تو درکنار، اکثر خلاف عقل و فطرت بھی کرا بیٹھتی ہے، کیونکہ ان کو لذت
و سرور اسی میں زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

جس کی وجہ بادی النظر میں یا تو یہ ہو سکتی ہے کہ قنیب پر ان ہلائی چٹنوں کے دباؤ
اور نچوڑنے سے حشفہ کے اندر گھڑی گھڑی خون کی آمد و رفت ہوتی ہے اور بار بار دغدغہ ہوتا
ہے اس لئے بعض بوالہوس اس خلاف فطرت طریقہ کو اختیار کر بیٹھتے ہیں۔

یانا زہ لور جزا سنجی کے دب جانے سے منی آہستہ آہستہ غشائی سطح پر گزرتی رہتی ہے۔
یا بوجہ براز: اطلیل کا منہ بند رہنے سے یکبارگی منی خارج نہیں ہو سکتی، بلکہ تازہ
منی کی رہتی ہے۔ جس سے غشائی جھلی میں منی کی تیزی سے گد گدی بھی دیر تک ہوتی رہتی
ہے۔ اس لئے لوطی کو دغدغہ بھی کچھ دیر تک محسوس ہوتا ہے۔

بر خلاف عورتوں کے جماع میں کہ اس میں اس قسم کا دباؤ تازہ پر نہیں ہوتا، بلکہ
نئی کے جذب کرنے میں رحم کو خود بھی اس طرف میلان ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ منی جلدی
خارج ہو جاتی ہے۔

جسم کے تمام اعضاء پر اغلام کا اثر دیا ہی ہوتا ہے، جیسا جلق میں بلکہ اس سے زیادہ
کیونکہ اغلام میں مذہب کی گرفت دلوں پر بہت قوی ہے، اور قلب کو اس کا یقین ہے کہ انسان کا
یہ فعل خواہ کیسا ہی پوشیدہ کیوں نہ ہو، مگر پھر بھی اللہ جل شانہ کی طرف سے بغیر تنقیح و تنقید
کے ہر گز نہ بچے گا، بایں بنا یہ مذہبی خیالات کی تحریک بعض لوگوں کی طبیعتوں میں ایک عظیم

الشان انقلاب پیدا کر دیتی ہے، اور آن کے آن میں ان کی کلیا پلٹ دیتی ہے، انسان کی روح پر پرانہ اور بے چین کر دیتی، قلب کو راحت اور تسکین نصیب نہیں ہوتی، دل میں خوف پیدا ہو جاتا ہے، رسوائی اور سزا کا اندیشہ ہر وقت طبیعت کو بے قرار رکھے رہتا ہے، جس سے نہ غذا جزو بدن ہوتی ہے اور نہ دل دماغ کی قوتیں اپنا صحیح کام کرتی ہیں، اور اسی طرح سے اس کا اثر زندگی کے خلدی حالات پر بھی پڑتا ہوا جسم کے تمام اعضاء میں انحطاط پیدا کر دیتا ہے۔

قضیب اور خسیوں پر اغلام کے اثرات

گرچہ اغلام میں بھی وہ ساری خرابیاں قضیب اور خسیوں کو لاحق ہو جاتی ہیں، جیسا کہ جلق میں پائی جاتی ہیں، مگر پھر بھی بعض ایسی بربادیاں اور خرابیاں ہیں کہ جن کا شکار خاص طور پر اس فعل بد کے مرتکب ہوا کرتے ہیں مثلاً

عضو کی جڑ پکلی ہو جانا، اس واسطے کہ انزال کے بعد جب نعوظ و انتشار فرو ہونے لگتا ہے، تو اس وقت تجاویف کی لچکدار دیواریں عروق پر دباؤ ڈالتی ہیں، کہ جن سے خون جلد جلد نکل جائے، مگر اس فعل میں چونکہ بخ قضیب کے اجسام عروق، اعصاب وغیرہ مقعد کے آخری جملی (حلقہ) کی سخت گرفت کی وجہ سے دبے رہتے ہیں، جن سے نہ جلدی خون واپس جاسکا ہے، اور نہ وہ دیواریں عروق پر دباؤ ڈال سکتی ہیں، اس لئے خون غیر معمولی وقت تک حشفہ اور تجاویف میں رکا رہتا ہے، جس کا نتیجہ پھر یہ ہوتا ہے کہ جسم قضیب اور حشفہ رت و خون سے پھولا رہتا ہے، اور بخ قضیب، عضلہ عاصرة الاست اور حلقہ مقعد کے دبا دینے کی وجہ سے باریک ہو جاتا ہے۔

عضو کی جلد میں سیاہی

اس وجہ سے آجاتی ہے کہ عضو کے جلد کا طبقہ لامعہ طبقہ حبیبہ جو خانہ دار ساخت کا ہوتا ہے اور جس میں رنگین ملاوٹوں کے ذرات ہوتے ہیں، مقعد کے تنگ حلقہ کے شدید رگڑوں کی وجہ سے اس کی ساخت خراب اور خانے پچک جاتے ہیں، جن میں وہ رنگین ملاوٹوں کے ذرات تلف ہو جاتے ہیں، اس لئے جلد کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے، کہ براز کا زہریلا گیس جس کو طبیعت مبرز کی راہ باہر نکلتا

ہوتی ہے، وہ سوم سے نفوذ کر کے اس رنگین مادے کو متغیر کر دیتی ہے، جس سے عضو کی
رنگ میں سیاہی آ جاتی ہے۔

خضوں کا کمزور ہو جانا

چونکہ اس صورت میں جذب طبعی موجود نہیں ہوتا، اور منی کے کم خارج ہونے کی
وجہ سے خضوں کی قوت تا صبحہ منی کا بنانا کم کر دیتی ہے، اور جب مادہ الحیات کم بننے لگتا ہے، تو
اس وقت خضوں کے کمزور ہو جانے کے علاوہ اور بھی جو جو شدید نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں، وہ
ظاہر ہیں۔

علاج

مخلوق کی طرح اس کا بھی علاج کیا جاتا ہے، اور جو جو نسخے مخلوق کے مناسب حال
ہوتے ہیں، وہی اس مرض کے مریضوں پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں، مگر بارہائی بخ قضیب
کے لئے یہ نسخہ خاص طور پر قابل ذکر ہے، بتائیں اور فائدہ اٹھائیں۔
(۷۷) نسخہ: حجم بیگن تازہ اتولہ، مورچہ کلاں ۵۰ عدد، روغن جمبیلی اعلیٰ اتولہ،
کشتہ دان گاؤ اتولہ، ہینگ اماشہ، شراب تند میں مرہم بنا کر ہر روز استرا لے کر بخ قضیب پر
لپ کر لیا کریں، انشاء اللہ ایک چلہ میں یہ شکایت بالکل جاتی رہے گی۔



**Tibbi Books for
Atiba Karam**

دوسرا باب

جلق سے ضعف باہ

اس میں کوئی شک نہیں، کہ اس عادت بد کو اپنے خطرناک عوارض اور بدترین نتائج کے لحاظ سے اس باب میں بہت ہی کچھ اہمیت حاصل ہے، مگر پھر بھی اطباء کے بعض متفاد اقوال نے سب سے زیادہ اور اس وسیع سبب کو ایک مضحکہ خیز عنوان بنا دیا ہے، یعنی جہاں اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء شیطان، مردود آسمانی باشندہ ملک افریقہ سے ہوئی ہے جس سے اس کا نام بعض ممالک میں آں نیزم پڑ گیا ہے، تو وہیں پر اس کے مقابل یہ بھی کہا جاتا ہے، کہ اس فعل قبیح کا موجد ملک عرب میں ایک شخص عمیرہ نامی گزرا ہے، اس لئے اس مرض کو عرب میں جلد عمیرہ کہا جاتا ہے، بلکہ زمانہ حال کے مصری اطباء نے تو اس مرض کا نام ہی اب جلد عمیرہ لکھا ہے لیکن جب حیوانوں میں اس کے موجد کا پتہ ڈھونڈا جاتا ہے، تو اس وقت یہ سلسلہ تاریکی میں پڑ جاتا ہے۔

اور جب اس کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے، تو کچھ مناسبت ہی نہیں معلوم ہوتی، کیونکہ جلد عمیرہ میں اگر جلد بکسرہ جم لیا جائے تو چمڑہ، کنایتاً، چمڑے کی تھیلی مراد لیجا سکتی ہے، اور اگر جلد بفتح جم پڑھا جائے، تو اس کے معنی پھر صاف عورت سے جماع کرنا ہے، اور یہ کوئی مذموم امر نہیں۔

اور جب اس کی اصلیت کا ذکر کیا جاتا ہے، تو کوئی کہتا ہے کہ جلق وہ فعل ہے جو بلا فطری طریق پر منی خارج کی جائے، عام اس کے کہ وہ ہاتھ سے ہو، یا چمڑے یا ربڑ کی تھیلی کے ذریعہ سے ہو، یا تکیہ کی رگڑ سے، یا محض تصور ہی سے ہو، غرض بغیر عورت کے جماع سے کسی طرح بھی ہو، وہ جلق ہے، بعض پھر یہ کہتے ہیں کہ جلق، زلق کا مترادف ہے، اور زلق کے معنی پھسلنا، چکنا، ہاتھ سے انزال کرنا ہے۔

اور جہاں حیوانوں اور انسانوں میں اس کے حلقہ وسعت کا بیان کیا جاتا ہے تو وہاں پھر تین ماہ کا شیر خوار بچہ بھی مجلو قوں کی صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور جب جلق کی حقیقت اور

بب کو (مادہ تولید کا اخراج اور عورت کی خواہش) دیکھا جائے اور دوسری طرف ایک شیر خوار تین ماہ کے بچہ پر اس کلیہ کو چسپاں کیا جائے تو اس وقت پھر سوا اس کے اور کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا، کہ ہذا العمری فی القیاس بدیع۔

کیونکہ جلق کے علل و اسباب کا وجود یہاں بالکل محال ہے۔

الفرض بہترے ایسے متضاد اقوال ہیں، جن کا ذکر کرنا بھی مضحکہ خیز ہے، اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں، کہ پہلے اس کی قدمات اور اصلیت کو بیان کیا جائے اور اس کے بعد جلق کے مصادر کی تشریح کی جائے۔ تاکہ اس کی اہمیت پر پوری روشنی پڑے۔

جلق کی قدامت اور اس کی اصلیت

چونکہ قدرت نے انسان کے دل میں خواہش پیدا کی ہے، جو ان ساری چیزوں، حالتوں اور کیفیتوں کو طلب کرتی ہے، جو اس کے واسطے ضروری اور مفید ہیں، اور انسان سے یہ رغبت و شوق وہ کام کراتی ہے، جس سے وہ چیزیں، یا وہ حالتیں وہ کیفیت حاصل ہوتی ہیں، پس اگر کھانا کھانے کی خواہش اور بھوک انسان کو بیتاب نہ کرتی تو صرف یہ خیال، کہ کھانا جسم انسان کی پرورش کے لئے ضروری ہے، کبھی انسان کو جسم کے بچاؤ اور بدل مانتخلل، مہیا کرنے کی طرف پورے طور پر اور ہر وقت مستعدی سے کوشش نہ کرنی پڑتی، اور انسان کا جسم دن بدن کمزور اور تحلیل ہو جاتا۔

یا اگر ماں باپ کو بچے کی از حد محبت نہ ہوتی، اور اس کی پرورش اور حفاظت کرنے پر طبعاً مجبور نہ ہوتے تو صرف اس خیال سے کہ نسل انسان کی حفاظت دنیا کی آبادی اور رونق کا باعث ہے، تو بچوں کی پرورش اور حفاظت کی مصیبتیں اور اخراجات بہت کم لوگ برداشت کرتے، اس لئے یہ سب خوراک، پوشاک، کان یا دوسرے کام انجام دینا آدمی کسی عقل کی بیرونی یا دور اندیشی سے نہیں کرتا، بلکہ خواہش فطری اس سے ان سارے کاموں کو سرانجام کراتی ہے، جو اس کے اندر موجود ہے، لیکن انسان کبھی اس کے اقتضاء کی کما حقہ تعمیل میں غلطیاں کرتا ہے۔

غذا بقائے جسم کے لئے لازمی ہے، اور بھوک اور قوت ذاتیہ اس کا تقاضہ کرتے اور

خوشگوار بناتے ہیں، مگر انسان اکثر ایسی غذا کھاتا یا اس قدر کھا جاتا ہے کہ بجائے فائدہ کے نقصان پہنچ جاتا ہے۔ یا اولاد کی محبت کا اقتضاء بچوں کی پرورش اور تربیت ہے، مگر انسان اس میں ایسی غلطیاں کر گزرتا ہے، کہ بچوں کے لئے جسمانی، دماغی ہر طرح نقصان پہنچاتا ہے۔

بس ویسا ہی اخراج منی اور اس سے حصول لذت کی خواہش بھی انسان میں فطریٰ موجود ہے، اور اس کے اقتضاء کی کما حقہ تعمیل میں بعض لوگ غلطیاں کر گزرتے ہیں، جس کا ظہور بعض طبائع میں مختلف پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ پس اگر اس کا ظہور خلاف وضع فطریٰ لڑکوں کے ساتھ کرنے میں ہوا تو اس کو اغلام کہتے ہیں، اور اگر اپنی منکوحہ کے سوا غیر عورت کے ساتھ کرنے میں ہوا تو اس کو زنا کہتے ہیں، اور اگر ران میں رگڑ کر، یا حرکت، تصور، تخیل سے منی خارج کی گئی تو اس کو خضضہ کہتے ہیں، اور اگر ہاتھ سے مٹھی لگا کر انزال کیا جائے تو اس کو استمنا بالید یا جلق کہتے ہیں، اور یہی جمہور کا فیصلہ ہے۔

خلق کے اسباب و علامات

جب یہ معلوم ہو گیا کہ جلق کا اصلی اور خاص سبب خواہشات شہوانیہ کا اقتضاء اور اس کی کما حقہ تعمیل میں حیوانی اور انسانی غلطیاں ہیں، تو اب ہم اس کی علامات کو بیان کرتے ہیں، جو انسانی گروہ کے اندر اس کے تعمیل کرنے والوں میں پائی جاتی ہیں، اور اس کا انجام سوا حسرت الدنیا والآخرہ کے اور کچھ نہیں۔

== علامات

چہرے کی زردی اور اداسی، دل کی دھڑکن، بزدلی، پست ہمتی، طبیعت غمگین، کاروبار سے نفرت، آواز کمزور، بصدت میں کمی، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، پتلیاں پھیلی ہوئی، آنکھیں شرمیلی، سر جھکائے رہتا، خلوت پسند، لوگوں کی مجلس سے گریزاں پنہ اور کمر میں درد، سر میں درد، ہاتھیں پتکی، ہتھیلی اور ٹکڑوں میں سرد پسینہ آتا، ذکاوت حس، احتیاج الرحم کے سے دورے، ضعف ہضم، ضعف دماغ، خیالات منتشر، شکستہ خاطر محبت سے نفرت وغیرہ، یہ جملہ باتیں ان میں سے بعض نشانیاں جالتوں میں اکثر پائی جاتی ہیں۔

مخلوق کی علامات پر ایک نظر

چہرے کی زردی اور رنگ کی پڑمردگی، یہ خاص کمی خون کی نشانیاں ہیں، اور مخلوق میں خون کی کمی ایک تو اس وجہ سے ہوتی ہے، کہ انکے آلات ہضم اجزاء غذا کو خوب ہضم نہیں کر سکتے جس سے تولید خون ہو۔

اور دوم کثرت اخراج منی سے، خضے بار بار خون کو اپنی طرف جذب کرتے رہتے ہیں تاکہ اخراج کے لئے مادہ منویہ کو تیار رکھیں، اس لئے خون کا زیادہ حصہ اسی طرح تحلیل ہو کر کمی کا باعث ہو جاتا ہے۔

اور یہ ہی خون کی کمی نبض کے بطی ہونے کا بھی موجب ہو جاتی ہے، کیونکہ نبض کی حرکت دل کی حرکت کے تابع ہوتی ہے، اور جب خون میں کمی آ جاتی ہے، تو قلب کی حرکت ضرور سست ہو جاتی ہے، اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے، کہ دو تین مرتبہ منقبض ہونے سے تب شریان میں خون پہنچتا ہے اور نبض کی حرکت محسوس ہوتی ہے۔

چونکہ اولوالعزمی اور عالی حوصلگی وغیرہ کثرت منی اور اس کی موجودگی کی نشانیاں ہیں، مگر مخلوق میں بار بار کے جلق اور کثرت اخراج منی سے خزانہ منی خالی ہو جاتا ہے اس لئے ان میں پست ہمتی، بزدلی، خوف، چہرے پر مردنی، ضعف دماغ، نسیان، کمر میں درد، وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے، جیسا عموماً یتیموں اور زخموں اور خواجہ سراؤں میں دیکھا جاتا ہے۔

اور یہ امر آشکارا ہے، کہ اجزاء منویہ کو خون سے جذب کرنے میں جس طرح خضیوں کو دخل ہے، ویسا ہی خون میں جوش جوانی اور اجزاء منی کے پیدا ہونے میں ”جوہر“ کلاہ گردہ کی شمولیت کو بھی دخل ہے [اور یہ عام بات ہے کہ جب کسی عضو سے زیادہ کام لیا جاتا ہے، تو وہ کمزور ہو جاتا ہے، اور اپنے فعل کو طبعی طور پر انجام نہیں دے سکتا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے فعل سے یا اس سے جو فوائد مختص ہوتے ہیں، وہ بھی مفقود ہو جاتے ہیں، چنانچہ جوہر کلاہ کے دیگر فوائد میں سے بعض یہ بھی ہیں، کہ اس کی تراوش سے خون میں رونق، دماغ میں بلند خیالی، عضلات میں سختی، اعصاب میں مضبوطی، آواز میں مردوں کی طرح بہادری، قلبی حرکت میں قوت وغیرہ پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ بعض عورتوں میں بھی یہ دیکھا گیا ہے کہ جب ان

میں کلاہ گردہ کی رسولیاں بڑھ جاتی ہیں اور ان سے زیادہ تراوش پانے لگتی ہے، تو ان میں بھی مردانہ خصلتیں، واڑھی موچھیں، آواز بھاری، بدن مضبوط، مردوں کی طرح اکڑی ہوئی، آرائش و زیبائش سے بے پروا، زنانہ جذبات سے عاری ہو جاتی ہیں۔ مجلو قین میں بار بار کے جلق اور کثرت اخراج منی سے کلاہ گردہ کی تراوش بھی چونکہ معمول سے زیادہ ہو جاتی ہے جس سے وہ کمزور ہو کر پھر اپنے منصبی کام کو انجام نہیں دے سکتیں، اور نہ وہ مخصوص فوائد ان سے طبعی طور پر حاصل ہو سکتے ہیں، اس لئے آواز کمزور، دل میں ضعف، دماغ میں ناطاقتی، بصارت میں کمی، عصلے پلپے، اعصاب ڈھیلے، آنکھیں شرمیلی رہتی ہیں۔

یہ لازمی امر ہے کہ حسی بلندیاں اور اعصاب حس کی شاخیں برہنہ ہونے پر بیرونی چیزوں کے لمس سے متاثر ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کے اختتامی سروں پر طبقہ بشرہ ضرور ہوتا ہے۔ تاکہ وہ لمس سے متاثر نہ ہونے پائیں۔

مگر مجلو ق جب ہاتھ کے شدید رگڑوں سے طبقہ بشرہ کو تحلیل کر دیتا ہے، تو اس وقت حسی اعصاب کی اختتامی شاخیں برہنہ ہو جاتی ہیں، جو بیرونی چیز کے چھونے سے، یہاں تک کہ ہوا کے لگنے سے پھر ان کو اذیت ہوتی ہے، مبداء کمر اور نخاع کی طرف سکڑ جاتی ہیں، اور اپنے ساتھ مبداء کو بھی متاثر کر دیتی ہیں، جس سے کمر میں درد، سر میں درد، چکر، بلکہ آخر اختناق الرحم کے سے دورے ہونے لگتے ہیں۔

اور یہ ہی عصبی شاخوں کی اذیت نظام عصبی کے درہم برہم ہونے کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ چونکہ مجلو ق جلق لگاتے وقت ذہن میں کسی حسین سے حسین تازمین یا خوبصورت مرد کی تصویر کو خیال میں حاضر کر کے اس خیالی تصویر سے آمادہ بکار ہوتا ہے، اور خیالی تصویروں میں ایک عجیب و غریب صفت ہے، بعض زیادہ واضح اور بہت آسانی سے ذہن میں آ جاتی ہیں، اور بعض کم واضح ہوتی ہیں، اور ان کو ذہن کے سامنے لانے میں بڑی دقت ہوتی ہے اس کا انحصار صرف قوی ذہنیہ کے میلان اور قوت خیالی کے زیادہ قوی ہونے پر ہے، جس کا ایما تخلیہ ہی میں ہو سکتا ہے، اس لئے مجلو ق خلوت پسند اور لوگوں کی صحبت سے گریزاں رہتا ہے۔

تصور کا عجب رتبہ ہے جب اس کا خیال آیا
کبھی پیش نظر دیکھا، کبھی زیر بغل پایا

اور یہ بھی ہے کہ مخلوق کی طبیعت کار، حجام ہر وقت اس خواہش کی طرف رہتا ہے، کہ جب کوئی موقع ملے تو میں اس حظ کو حاصل کروں۔ ع

بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے
اس لئے لوگوں سے گریزاں اور خلوت پسند ہوتا ہے۔

مخلوقین میں صحبت کا، چونکہ جسمانی انتظام اتنا محرک نہیں ہوتا، جتنا کہ تصور اور واہمہ خواہش جماع کا محرک ہوتا ہے، اور اس فعل کی لذت و سرور کے لئے وہ ایسی ایسی حسین اور دلربا، فحش اور گندی خیالی تصاویر کو پیش نظر رکھتا ہے، جو اس کی خوشی اور جذب توجہ کا باعث ہو سکتی ہیں، اس لئے وہ عام طور پر عورتوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ کبھی ہاتھ کے شدید رگڑوں سے حسی اعصاب کی شاخیں دب جاتی ہیں اور ان کی حس کند ہو جاتی ہے جس سے وہ اعصاب عورتوں کی صحبت میں غشاء مخاطی کے نرم رگڑوں سے لذت مباشرت کا اثر اپنے مرکز تک منتقل نہیں کر سکتے، اسلئے اس میں نہ تو عمل انعکاس ہوتا ہے، جس سے قنیب میں انتشار اور نعوذ کامل ہو، اور نہ اس کا اثر ادویہ منی پر پڑتا ہے، کہ انزال ہو کر لذت مباشرت حاصل ہو، بایں بنا عورتوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہاتھ کے سخت رگڑوں سے قنیب کی جلد اور حشفہ کی حسی بلندیوں میں امتلاء دم ہو کر ذکاوت حس پیدا ہو جاتی ہے، اور بوقت مباشرت انہدام نہانی سے حشفہ کے نکتے ہی وہ منزل ہو جاتا ہے، اور فریق ثانی، یعنی عورت کو قابو میں نہ لاسکنے اور محولذت نہ کر سکنے سے جو خجالت اور رسوائی اس کو ہوتی ہے وہ اسی کی مقتضی ہوتی ہے، کہ عورت سے بھاگا پھرتا ہے، اور صحبت سے نفرت کرتا ہے۔

علاج

اس عادت بد کی پوری کیفیت اس کے مضار کے سارے پہلو، اور اس کے عوارض کی کامل توضیح کو ذہن نشین کر لے نے کے بعد اس کے علاج و تدبیر میں جس قدر خاص ترتیب و محنت کی ضرورت ہے، وہ اس کی اہمیت اور اس کے تباہ و برباد کن اثرات کی وسعت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اس لئے اس قبیح عادت کے نقصانہ اثرات کو سرسری نظر سے دیکھتے ہوئے اپنے دو ایک نسخوں (پٹی اور پھٹکی) کے اندر اس کے علاج کو محدود جاننا ایک اصولی غلطی ہے۔

کیونکہ ایسے مریض انتہائی حالت میں عموماً ایک ساتھ کئی ایک امراض کا شکار ہو جاتے ہیں، اور طرح طرح کے عوارضات بیک وقت ان کے جسم میں پیدا ہو جاتے ہیں، جس سے نہ تو علت کا پتہ چلتا ہے اور نہ معلول کا امتیاز ہوتا ہے، بلکہ بعض وقت معلول سے کئی ایک معلول ایک ساتھ پیدا ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس لئے اس صورت میں جب تک اس مرض سے نجات پانے کے شافی اصول اور اس کے تدارک کی صحیح ترتیب کو دستور العمل نہ بنایا جائے گا اس وقت تک اس کے علاج میں کامیاب ہونا بالکل اس طائر خستہ جان کی طرح ہے، جو اپنا سر دھنسا اور اپنی جان گنواتا ہوا لاکھوں کوس سمندر بے پایاں کا سفر طے کرتا ہوا، شام کو دور سے روشنی کے منارے سے گزر کر اس جانب دادی سکون کے لئے بیتاب رہتا ہے، مگر اس کا کام یہیں تمام ہو جاتا ہے۔

مخلوق جب اپنے کردار کے انتہائی مراحل کو پہنچ جاتا ہے تو اس وقت وہ ان اکثر عوارضات کا مجموعہ بن جاتا ہے، جن کا مختصر ذکر علامات کے اندر ہو چکا ہے، اور اس وقت اس کی عمارت کے قیام و استحکام کی سب بنیادی اینٹیں اور الحاقی گارے متزلزل ہونے لگتی ہیں جن کے میدہ فیض سے اس کے وجود کی حیات و بقاء کا تعلق وابستہ ہے۔

اس لئے میرے خیال میں اس ڈگمگاتی ہوئی عمارت یا اس اُجڑے ہوئے کھنڈروں کو بچانے اور آباد کرنے کی صحیح تدبیر اور اصولی علاج بنا کر ترتیب اگر ہے، تو بس یہی ہے۔

1۔ کہ اول ترک عادت کا انتظام کیا جائے، کیونکہ جب تک اس تباہ کن عادت کا جو اس کے تمام عوارضات کا مجموعہ ہے، انسداد نہ کیا جائے گا، تو اس وقت تک اس کی صحت کے لئے ساری تدبیریں اور جملہ علاج بے سود ہیں۔

2۔ دوم حفظ الصحت کا اہتمام، کیونکہ جب تک دوسرے امراض کے لاحق ہونے کی روک تھام نہ کی جائے گی، تو اس وقت پھر نتیجہ یہ ہوگا، کہ

سو آفتیں نئی ہیں دل پر محن کے ساتھ

ہر روز زخم تازہ ہے زخم کہن کے ساتھ

3۔ سوم: غذا کا انتظام، چونکہ مکون بدن کا دار و مدار غذا ہی پر ہے، اور بدلہ یا تحلیل صرف غذا ہی سے حاصل ہوتا ہے، اس لئے اگر غذا کافی نہ پہنچی یا اس کے اجزاء میں کسی طرح کی خرابی

ہوئی تو پھر وہی غذا انواع اقسام کی بیماریوں کا باعث ہو جائے گی، چنانچہ قحط سالی میں آپ نے دیکھا ہوگا، کہ بوجہ کمی یا خرابی غذا سے لوگ صد ہا قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا جیل منڈ، پانی کے جہاز میں جب قیدیوں اور ملاحوں کو غذا کم یا خراب ملتی ہے تو عموماً مرض ہزال مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور پچیش، اسہال، بخار وغیرہ کی دبا ان میں پھیل جاتی ہے۔

چہارم: تقویت آلات ہضم، جن کی منفعت اجمالی طور پر پہلے گزر چکی ہے، وہاں

ملاحظہ فرمائیے۔

پچم، تولید خون، جس کے فوائد کا بیان بھی پہلے ذکر کر دیا گیا ہے۔ 5 /

ششم: ان کی طبیعت کو ایسے امور سے ہٹا کر تغذیہ بدن و نمو میں مصروف کر دینا، کیونکہ جب اس عادت قبیح کا چسکا پڑ جاتا ہے، تو وہ معمولی خیزش سے، آنکھ بند کئے ہوئے، حالت نیم خواب میں بھی اس فعل کے مرتکب ہو جاتے ہیں، بلکہ ایک مریض ایسا بھی دیکھا گیا ہے، کہ رات کے آخری حصہ میں جب اس کو خیزش ہوتی، تو جیسا گرم گرم پٹا آدمی دونوں ہاتھ میں ملتا ہے ویسا ہی وہ عضو کو جلدی جلدی دونوں ہاتھ میں مل کر منزل ہو جاتا تھا۔ اس صورت میں اگر چہ آبلہ انگیز ادویات کا مناد، شکر ایوڈین کا لگانا، ہاتھوں میں دھانے پینا دینا، بزرگوں کے پاس سلا دینا وغیرہ، بعض اطباء کا معمول ہے۔

مگر میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ ان کو اس حالت میں ایسی غذائیں اور دوائیں ہی نہ دیں جائیں، جو محرک باہ اور موجب خیزش ہوں، بلکہ ان کو ایسی غذائیں اور دوائیں دی جائیں جو بالترام مسکن بدن اور مقویات عمومی ہوں، تاکہ طبیعت تغذیہ بدن و افزائش تن میں مصروف ہو کر عام جسمانی حالت و شکل کو درست کر دے، اور جب ان کی عام انحطاط کا ازالہ ہو جائے، تو اس وقت پھر ان کو اس فعل طبعی کا بہ محل شوق دلایا جائے۔

ہفتم: ذکاوت حس کا دفعیہ، کیونکہ ذکاوت حس جب تک قبیح اور اس کے اعضاء حقل میں موجود رہے گی، تو وہ صرف خیال، معمولی تحریک، ذرا سی رگڑ، پر بھی انتشار پذیر ہوگا، اور اومیر منی ایک ہلکی سی جنبش میں منی کو عضو مخصوص کی طرف اور خصمیں بلا نفع خزانہ میں حتیٰ کو بھیجتے رہیں گے، اور اسی طرح اس سلسلے کے جاری رہتے ہوئے مریض کی ساری قوتیں فناء اور جسم کے جملہ ارتقائی اجزاء تحلیل ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ جو چیز ان کی غذا ہونے والی

ہوتی ہے۔ وہ تو نصیحتیں طلب کر کے باہر نکالتے رہتے ہیں، جو اس صورت میں ان کا علاج ہوتا، نہ ہونے کے برابر ہے۔ بقول سعدیؒ

بر احوال آں گن بیاہ گریست
کہ آمد بود نوزدہ خرج پیست

8 / ہشتم: تقویت دماغ

9 / نهم: تقویت قلب

10 / دہم: تقویت اعصاب

11 / یازدہم: تقویت گردہ، جن کے وجوہ اپنے محل پر بہ تفصیل ملاحظہ فرمادیں۔

12 / دوازدہم: تقویت ودرازی قضیب، کیونکہ القاح تناسلی کی انجام دہی اسی آلہ کی مضبوطی و تیزی، سختی ودرازی پر موقوف ہے، اس لئے جب تک آلت سخت ودراز نہیں ہوگا، اس وقت تک اس کی تکمیل نہیں ہو سکے گی، اور نہ فریقین کے لئے یہ فعل مسرت بخش اور نہ فرحت زاثابت ہوگا۔

ہاں یہ بات صحیح ہے، مگر ترتیب علاج میں اس کو سب سے آخر، اس لئے رکھا گیا ہے، کہ قضیب کی سختی ودرازی، جملہ اعضاء ریسہ وشریفہ کی صحت ودرستگی پر موقوف ہے، اور یہ ایک ایسا مستقل مقدم ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں تالی کا ہونا، یعنی قضیب کو تکمیل تک پہنچانا اور اس کو اپنے طبعی فعل کا انجام دینا بالکل ناممکن امر ہے اس لئے ترتیب علاج میں اس کو موخر رکھا گیا ہے۔

اور دوسرا چونکہ ترتیب فعل کے لحاظ سے القاح تناسلی کی تکمیل بھی سب سے آخر اسی کے فعل پر انجام پاتی ہے، اور اس کام کا سرور کیف و حفظ بھی اسی کے فعل پر تمام ہوتا ہے اس لئے ترتیب تدارک میں بھی ہم نے اسی کو پیچھے رکھا ہے۔

اس ترتیب علاج کے بعد اب ایک خاص طریقہ استعمال ادویہ اور چند ایسے مجرب نسخے لکھے جاتے ہیں، جو مجلو قین کے اکثر عوارض میں انشاء اللہ بالخاصہ مفید ثابت ہوں اگر سوچ سمجھ کے بنا کر ان کو استعمال کیا جائے، تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مجلو قوں کی شکایت باقی رہے، وَمَا تَوْفِيقُ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

خاص طریقہ استعمال ادویہ

صبح کو سفوف مروارید ۴ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ پختہ ۲۰ تولہ اور دیکو بعد غذا سفوف ذہبی ہر تہ کھا کر اوپر سے عرق عنبر ۲ تولہ، عرق بید مشک ۴ تولہ، شربت انار ۶ ماشہ اور شام کو عرق زعفرانی ۲ تولہ قدرے پانی ملا کے اور رات کو سوتے وقت (اگر امعاء میں ٹیسس ہو تب) سیوس اسبنول ۴ ماشہ مصری ۴ ماشہ ملا کے پھانک کر اوپر سے شیر گاؤ پختہ استعمال کرنا اور جب ۲۵-۳۰ یوم کے اندر طبیعت بالکل سنبھل جائے اور تن من میں تروتازگی آجائے تو پھر صرف دن کو بعد غذا لبوب کبیر ہمراہ عرق عنبر حسب مذکورہ اور رات کو بعد غذا معجون جالینوس لولوی ہمراہ شیر گاؤ پختہ کھانا، اور مقامی طور پر ان طلاؤں کو جو مصر قصب کے عنوان میں لکھے جا چکے ہیں، استعمال کرنا ایک کامیاب طریقہ ہے۔

اور اگر حالت ایسی ردی ہے کہ شب و روز یا ہر دوسرے تیسرے روز احتلام ہو جاتا ہو تو ایسی صورت میں صبح کو تخم خیارین ۶ ماشہ، تخم کاہو ۲ ماشہ، تخم کاسنی ۳ ماشہ، کشیز خشک ۴ ماشہ، خشکاش سفید ۲ ماشہ، تخم نیلو فر ۲ ماشہ سب کا شیرہ نکال کے شربت بزوری ۳ تولہ ملا کے نوش کرنا، اور بعد غذا دونوں وقت عرق زعفرانی ۲ تولہ قدرے پانی ملا کر، اور رات کو سوتے وقت جب کندر ایک عدد، قدرے بالائی میں پیٹ کر نگل جانا اور اوپر سے دودھ پی جانا، اور جب کچھ روز بعد حالت رو بہ اصلاح ہو جائے تو پھر ویسے ہی حسب دستور مذکورہ بالا دواؤں کا استعمال کرنا، یعنی صبح کو سفوف مروارید دودھ سے اور بعد غذا سفوف ذہبی، عرق عنبر، عرق بید مشک، شربت انار ملا کے پی جانا اور شام کو عرق زعفرانی قدرے پانی ملا کے استعمال کرنا، اور بیس پچیس روز کے بعد پھر ویسا ہی لبوب کبیر، معجون جالینوس لولوی حسب مذکورہ، اور کبھی بعض مریضوں میں رات کو سوتے وقت قصب، سیون، بیڑو پر آب برف کی تقطیر بھی دینی ضروری ہو جاتی ہے، اور اس سے فائدہ بھی نمایاں ہوتا ہے، کیونکہ بقول جالینوس سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار لانے کا سبب ہوتا ہے۔

اس وجہ سے کہ پہلی سطح جلد اس کے سبب سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے، جو حرارت کو اکٹھا کر لاتی ہے۔

اس لئے اس صورت میں قصب اور خزانہ منی کے عضلات اور رباط میں خاص طور

پر سردی سے انتباہی اور حرارت سے انبساطی حرکت پیدا ہوتی ہے، جو ان کی تقویت کا موجب ہوتی ہے، کیونکہ حرکت سے عضلات قوی ہوتے ہیں، جس سے عضلہ محافظ منی قوی ہونے پر منی جلد خارج نہیں ہو سکتی۔

اور اس تدبیر میں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ سردی کے پہنچنے سے اجزاء کے بیجان میں سقوط اور منی میں انجماد (کیونکہ سردی ہر سیال شے کو جمادیتی ہے) ہو کر پالا تحریک ارووی قابل خروج نہ رہے۔

ویسے یہ بھی ممکن ہے، کہ بار بار کے حرارت آنے سے منی کی رطوبت مایہ کو اڑا کر منی کو خشک کر دے (کیونکہ حرارت ہر ترشے کو بھاپ بنا کر اڑا دیتی ہے) جس سے وہ جلد خارج نہ ہو سکے۔

اسلئے سرد پانی کی تقطیر بعض اوقات اس امر میں از حد فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔
(۷۸) سفوف مروارید: سفوف پکھان بید ۶ ماش، سفوف تالکھانا ۶ ماش، سفوف ملیٹھی متشر ۹ ماش، سفوف دانہ بیل خورد ۸ ماش، طباشیر کبود ۸ ماش، ست گلو اصلی ۵ ماش، ست سلاجیت اصلی ۵ ماش، کشتہ رائگہ ۵ ماش (اگر برگ بھنگ سے کیا گیا ہو تو اور بھی بہتر ہے) کشتہ ابرک سیاہ سرخی مائل ۳ ماش، مروارید محلول ۳ ماش، مصری ۳ تولہ سب کو ملا کر اور خوب باریک کر کے شیشی میں حفاظت سے رکھیں۔ مقدار خوراک ۳ ماش ہمراہ شیر گاؤ پختہ۔

(۷۹) سفوف ذہبی: کشتہ فولاد اعلیٰ ۶ ماش، ورق طلا اتولہ، طباشیر کبود ۳ ماش، پہلے کھل میں ایک دو ٹکڑے طباشیر کے ڈالیں اور اس کے شامل ورق طلا بھی ایک دو ملا کر خن کریں، جب سونے کے ورق حل ہو جائیں تو پھر ایک دو ورق دیکر حل کریں، بس اسی طرح اس طباشیر ۳ ماش کے ساتھ سب ورق کو حل کر ڈالیں۔ اور جب ورق اور طباشیر سب حل ہو جائیں تو اس کے بعد کشتہ فولاد بھی شامل کر کے خوب ملا دیں، اور عرق گلاب پھر ان میں داخل کر کے حل کرتے رہیں، جب ایک بوتل عرق گلاب اس میں جذب ہو جائے اور سونے کے ذرات بھی زیادہ نمایاں نظر نہ آئیں تو خشک کر کے شیشی میں حفاظت سے رکھیں، اور کام میں لادیں، مقدار خوراک ایک رتی سے ہر تین تک مسلسل موقوف کو بھی فائدہ رساں ہے۔

نوٹ: ہمیشہ ہمارا دستور العمل یہ تھا کہ برادہ فولاد کو بڑے اہتمام کے ساتھ کشتہ

کر کے سفوف ذہبی میں داخل کیا کرتے تھے، یا کسی معتد جگہ سے منگا کر شامل کرتے تھے، مگر جب ہمارے دوست نے ایک دن خود ساختہ کشتہ فولاد ہمیں دیا اور ہم نے اس کو استعمال کیا، اس میں زیادہ فوائد مشاہدہ میں آئے، ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کشتہ کیس سے تیار کیا جاتا ہے، جب میں نے یہ سنا تو مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ کیس خود ہی مصفی فولاد ہے، جو تیزاب کے اندر محلول کر دیا گیا ہے، مگر حکیم صاحب نے اس کے تیزابی اثر کو زائل کر کے اس میں سے بہہ اوصاف موصوف، مروجہ کشتہ جات فولاد سے کہیں بہتر سہل الحصول طریقہ سے کشتہ فولاد حاصل کر لیا ہے۔ جو نہایت زود اثر اور بے ضرر ہے۔

(۸۰) کشتہ فولاد: ہیرا کیس ایک سیر (فرس سلفٹ) کھل میں پیس کر مٹی کی رکابی میں ڈال کے آگ پر رکھیں، اور لکڑی سے چلاتے رہیں، جب بھورے رنگ کا سفوف بن جائے تو اتار کر گھیکوار کے ایک سیر گودے میں حل کریں اور ایک ایک تولہ کی قرص بنا کر تر حالت میں خوب مونا گل حکمت کر کے بیس سیر پتھر کوئلہ کی آنچ دیں، سرد ہونے پر نکال کے اور حل کر کے شیشی میں بحفاظت رکھیں، یہ کشتہ نہایت سرخ رنگ کا بے نظیر کشتہ ہے، جو جمیع کمالات و خواص پر حاوی ہے، مقدار خوراک ایک سے ۲ چاول، اور سفوف ذہبی میں موافق وزن کے شامل کریں۔

(۸۱) حب کندر: مغز بادام شیریں ۶ ماش، کندر عمدہ ۶ ماش، انیون مصفی ۳ ماش سب کو سخی بلع کر کے نشاستہ گندم ملا کے مومک کے دانہ برابر گولیاں بنادیں، ایک سے دو تک رات کو سوتے وقت کام میں لاویں۔

(۸۲) عرق زعفرانی: یہ نسخہ ایسی حالت کے اندر میرے تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے، حسب ہدایت استعمال میں لاویں۔

اذخر کی اتولہ، سازج ہندی ۲. تولہ، صحر قاری، پودینہ خشک، پوست زرد اترج، گل بابونہ سوا اتولہ، زرنب خوشبودار ۲. تولہ سنبل المطیب خوشبودار اتولہ، تحس ۲. تولہ، برادہ صندل سفید اتولہ، گل سرخ فصلی اتولہ، کشیز خشک ۲. تولہ، گل سیوتی ۲. تولہ گل منڈی ۲. تولہ جو دوائیں کوٹنے کی ہیں ان کو نیم کوب کر کے یہ طریقہ معروف ۵ بول عرق کشید کریں، مقدار خوراک ۲. تولہ سے ۴ تولہ تک۔

(۸۳) جوارش زر عونی: گاجر کے بیج، اجود کے بیج، اسپست کے بیج، اجوائن دیسی، سونف دیسی، خربوزہ کے بیج کی گرمی، کھیرے کٹڑی کے بیج کی گرمی، پوست اجود کی جڑ، ہر ایک ایک تولہ ساڑھے دس ماشہ، عاقر قرحا، تاج، زعفران، مصطکی، اگر خام ہر ایک ۷ ماشہ اور نسخہ میں جاوتری، لوہگ، کباب چینی، کالی مرچ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ، عنبر اشہب ساڑھے تین ماشہ، اور بعض نسخہ میں کالی مرچ کی جگہ پمپل کی جڑ لکھی ہوئی ہے، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ساتھ شہد جھاگ اُتارے ہوئے کے تین وزن سب دواؤں کا ہو، گوند حبس اور بعد دو مہینہ کے استعمال کریں۔ قدر خوراک سات ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

(۸۴) جوہر سم الفار: سم الفار حسب ضرورت لے کر شیرۂ زرد رنگ، زقوم میں تخلق کریں، بعد ازاں دو ہموار لب پیالوں میں بند کر کے ایک پہر آنچ دیں، اوپر والے خالی پیالے کی پشت پر کپڑا بھگو کر رکھتے رہیں، سرد ہونے پر جوہر اور تہ نشین لے کر اور کی کو اضافہ سم الفار جدید سے پورا کر کے بدستور تخلق کریں، اور آنچ دیں، اولاً سیاہ ہوگا، پھر کچھ رنگ بدلا جاوے گا، سات آٹھ آنچوں میں سب کا سب تہ نشین قائم النار، خشک اور سفید رنگ نکلے گا جسے دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاوے گی، خوراک ایک چاول ملائی میں پیٹ کے نگل جائیں اور اوپر سے دودھ نوش کریں، وقت خوراک بعد غذا۔

(۸۵) جوہر لوبان: اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوبان ہانڈی میں رکھ کے اس کے اوپر کاغذ کی ٹوپی اس صورت کی لینی وغیرہ سے چپکا دیں اور اس کے نیچے چراغ موٹی بتی ڈال کے روش کریں تاکہ یکساں گرمی اسے پہنچے، اور کاغذ کی ٹوپی کے اندر کچھ تنکے یا جھاڑو کی سکیں ٹیڑھی ترچھی لگاویں تاکہ دھواں ان میں جم جاوے بعد سرد ہونے کے ٹوپی کو آہستہ سے اُتار کے جوہر لوبان نکال لیں، خوراک ایک چاول پان میں۔

(۸۶) سونے کی مقوی گولیاں: رُب کچلہ ۳ ماشہ، کونین ۳ ماشہ، گولڈ کلورائیڈ ۲ ماشہ، مشک ۳ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، خراطین مصطکی عمدہ ۲ تولہ، اولیم کچھو پوٹی ۳ ماشہ، ڈامیانہ ۳ ماشہ، رُب جسطیانہ ایک تولہ کوئی مقوی عرق قدرے دیکر گول مرچ کے برابر گولیاں بنادیں اور ایک گولی رات کو بعد غذا ملائی میں پیٹ کر نگل جلیا کریں، اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔

ضعیف عمر لوگوں کے لئے تو از حد مفید ہیں، ہاں نوجوان کو بھی ہفتہ عشرہ نمایاں

فائدہ محسوس ہو جاتا ہے۔

جریان، سوزاک، آتشک کی حالت میں استعمال نہ کریں۔

(۸۷) حریرہ: مغز بادام شیریں مقشر ایک تولہ، مغز تخم کڑ، مغز بنولہ ہر ایک ۱۱ ماش، تخم خشخاش سفید ۳ ماش، بہمن سفید، تودری سفید، ثعلب مصری ہر ایک ۷ ماش، سونٹھ سوا ۱۲ ماش گلاب، شیرہ بادہ گاؤ ہر ایک ۱۰ تولہ، مصری ۳ تولہ، مغزیات کا گلاب اور دودھ میں پیسا کر شیرہ نکالیں، اور پکائیں، جب غلیظ ہو جائے تو مصری اور دوسری دوائیاں پیس کر آخر میں ملا کر نیچے اتاریں، اور ٹھنڈا کر کے پیئیں۔

فائدہ: مقوی دماغ مقوی باہ، مولد منی ہے۔

(۸۸) سفوف اکسیر: کشتہ طلائی ۳ ماش، کشتہ نقرئی ۳ ماش، کشتہ فولاد ۶ ماش، کشتہ بیضہ مرغ ۶ ماش، جوہر مہرہ ۳ ماش، سفوف جوہر (مذکورہ بالا ۳ ماش) جوہر کچلہ ایک ماش، جوہر سم الفار ایک ماش، سب کو سرمہ کی مانند کھل کر کے رکھ لیں، خوراک ایک برنج (چاول) تک ہمراہ میجون لیوب کبیر یا اور کسی میجون کے ہمراہ جو اس کے مثل ہو۔ بعد غذا استعمال میں لایا کریں۔

فائدہ: تقویت باہ کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

(۸۹) تکمید: برادہ دندان فیل، تخم حرمل، مال کنگنی، کنجد سیاہ، ہر ایک تین تولہ، عاقر قرحا، دار چینی، لونگ، ہر ایک ایک تولہ، جند بید ستر ۳ ماش، مدن مست سماش، شراب تندر، بھیز کا دودھ ہر ایک ۵ تولہ، روغن بید انجیر (روغن اریش) ۳ تولہ، دواؤں کو کوٹ چھان کر تین پوٹیاں بنادیں اور ایک برتن کو آگ پر رکھ کر پوٹلیوں کو اس میں گرم کر لیں، بعد اباری ہار کی سے ہر ایک پوٹلی سے عضو خاص اور اس کے گرد و نواح تکمید کریں، تین چار روز تک متواتر ایسا ہی کریں۔

فائدہ: مجذوق کے لئے نہایت کار آمد تکمید ہے، ان کے اعضاء حاصل کو بالکل ٹھیک کر دیتی ہے۔

(۹۰) روغن: بادنبان فصلی باغی، پختہ زردی مائل دو عدد، دار قفل ۳ تولہ لے کر تاج آہنی سے سوراخ کر کے اس میں ڈالیں، اور سایہ میں خشک کر لیں، پھر انہیں تین پاؤ روغن

کنجد میں پکادیں کہ مہرہ ہو جاویں، ہاتھ سے مل کر مغز ختم بید انجیر، قسط تلخ ہر ایک شش تولہ، پوست بخ چنبیلی، پوست بخ کنیر باغی، پیر بہوٹی، بیش قرنی، ہر ایک ۳ تولہ، گندھک، زرع مطبوعی، قر نفل، زنجر رومی، سہاگہ، مال کنگنی، عین الدیک سرخ و سفید، افیون، خراطین خشک، سم اسپ سیاہ، سنبل الطیب، سم الفار سفید، بزرالغ، عاقر قرحا، ہر ایک ۳ تولہ، دار چینی، بہارہ، زراوند طویل، کافور، ختم کلچ، پپلامول، ختم جوز مائل، ختم شلجم، ختم ترب، ہر ایک ۲ تولہ، قیر گوشت ساغہ، سرطان نہری، خراطین تازہ ہر ایک ۹ تولہ، نار جیل کہنہ ۱۰ تولہ، مشک ۳ ماش، ان سب کو ملا کر دن رات دو آتھہ شراب اور شیر میش میں تر رکھیں، پھر ان کو شراب دو آتھہ میں ۲۰ پہر کھل کر کے روغن موصوف میں سلخ کریں، اور حبوب بنا کر آتشی شیشی کے ذریعہ روغن کشید کریں، اور حسب ضرورت کام میں لائیں، یہ روغن تقویت قضیب، تصلب خصوماً، مبلوق، مفلوج، المقصیب، اعوجاج الذکر کے لئے اعجاز میحائی کا حکم رکھتا ہے، سہلرح میں سرلج تاثیر ہے۔

۹۱) طلاء: اسکند ناگوری ۸ ماش، انبہ ہلدی ۸ ماش، افیون ۵ ماش ختم انجرہ ۸ ماش، پوست بخ کنیر سفید ۸ ماش، ان سب کو سنوف کر کے گدھے کے پیشاب کی تلخٹ میں ایک دن کھل کر کے سات حصہ کریں، ایک ایک حصہ ہر روز شراب تند میں ملا کر طلا کریں، ایک ہفتہ تک کافی ہے۔

۹۲) طلاء:- سکلیا سفید ایک ماش، دودھ آگھ ایک تولہ، پانی کٹائی خورد ۳ تولہ، روغن گائے ۳ تولہ، سب دوائوں کو کھل میں کھل کریں، جب روغن باقی رہے اور پانی خشک ہو جائے، تو احتیاط سے محفوظ رکھیں، بوقت ضرورت سیون اور حشفہ چھوڑ کر مالش کریں، اور لوہے پرگ پان یا برگ لرنڈ باندھیں، آٹھویں پہر دھو ڈالیں، اور پھر مالش کر کے برگ پان باندھیں یہاں تک استعمال کریں کہ پھنسیاں پیدا ہو جائیں، جب پھنسیاں نکل آئیں تو لگانا بند کریں اور بجائے طلاء کے مکھن لگائیں، اسی طرح چند مرتبہ کریں، انشاء اللہ چند مرتبہ کے استعمال سے خراب رطوبتیں رگوں سے نکل جائیں گی، اس کے بعد روغن نسخہ نمبر ۹۰ استعمال میں لائیں۔

۹۳) معجون مقوی: شکر ۵ تولہ، مرغ جوان ۱۲ عدد، کوروز مدہ شکر کے

ہر ایک عدد قیرہ ساغہ کھانا شروع کریں، یہاں تک کہ تمام شکر ختم ہو جائے، لیکن

شکریہ تھوڑا تھوڑا کھانا چاہئے، اس عرصہ میں مرغوں کے بال بالکل گر جاویں گے، اس کے بعد ایک مرغ کو ذبح کر کے اس کا خون کسی برتن میں لے کر اس کے گوشت کا قیمہ کریں، یہ قیمہ بتایہ مرغوں کو کھلا دیں، اسی طرح دس اور مرغوں کو بھی ایک ایک کر کے کھلا دیں، جس وقت ایک مرغ باقی رہے اسے ذبح کر کے صاف کریں، اور ایک سیر روغن زرد میں بھونیں، جب خوب سرخ ہو جائے باہر نکال کر ہاون میں ڈال کر کوٹ کر خوب باریک کریں، اور مغز بادام، مغز پستہ، مغز فندق، مغز چلغوزہ، بہن سفید، بہن سرخ، پمیل، سونٹھ، ثعلب مصری، خثاقل مصری، ختم پیاز، ختم شلغم، ہر ایک ایک تولہ، باریک پیس کر سہ چند شہد میں معجون بنائیں، خوراک ۹ ماشہ۔

فائدہ: مجلو قوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔

(۹۴) معجون: مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز حب قنقل (نہ ملنے پر مغز چلغوزہ زیادہ

کریں) مغز بنولہ، مغز چروغی، مغز نار جیل (ناریل) مغز پستہ، مغز بادام، مغز فندق، مغز حبہ الخضر (نہ ملنے پر مغز بادام زیادہ کریں) مغز حب الزلم (نہ ملنے پر ختم خشخاش زیادہ کریں) مغز ختم خرپہ، ختم خشخاش سفید، ختم کدو شیریں، مغز کڑ، چھوارہ، مغز ریشہ ہر ایک ۶ ماشہ، ثعلب مصری، نازہ ہرن خشک سوہن زدہ، مغز کنجشک ز، ریگ مائی ہر ایک اتولہ، کباب چینی، تاج، خولجان، دار چینی، جاققل، جوتری، لونگ، عود غرقی، بہن سرخ، بہن سفید، تودری زرد، تودری سرخ، سورنجان، یوزیدان، نارمشک، فرنجمشک، زرنب (تالپتر) گاؤ زبان دانہ الاچکی خورد، دانہ الاچکی کلاں، خثاقل مصری، اندر جو شیریں، گو کھرو پروردہ ہر ایک سو ۳ ماشہ، مصطکی، بالکھرو، سعد کونی، شہد انج (ختم بھنگ) درونج، زرنباد (زرنچور) مغاٹ (میدہ لکڑی) ختم بلون، سونٹھ، پمیل، عاقر قرحا، مگر، ختم اڈکن، صندل سفید، چھڑیلہ، زعفران کتیرا، ختم شلغم، ختم گذر، ختم پیاز، ختم اسپست، اجوائن خراسانی، ختم دھتورہ، ہر ایک ۱ ماشہ، مایہ شتر اعرابی ۳ ماشہ، موصلی سلیمیل، تالکھانہ بریاں، اسگند، ستادر، حرمل (اسپند) بریاں، مغز ختم کنوج، چیتا گوند، میدہ لکڑی، سمندر سوکھ، ہر ایک ۳ ماشہ، مشک حنبر اشہب ہر ایک ایک رتی، ورق طلا ۱ ماشہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ مربائے آملہ، ختم دور کردہ ۳ عدد، شربت انار شیریں و لائچی ایک چھٹانک، شہد وقتہ سفید مساوی ادویہ سے سہ چند بدستور معروف معجون تیار کریں، اگر نشاط اور

(خوشی پیدا کرنے والی) کرنا چاہیں، روغن بھنگ ۵ تولہ اضافہ کریں، اور ۴۰ روز تک خوراک موافق مزاج استعمال کریں، اور اس کے فوائد ملاحظہ فرمائیے۔

(۹۵) فرنی: سفوف موصلی سفید ۳ ماشہ، سفوف ثعلب مصری پنجہ ۳ ماشہ، سیوس اسپنول ۲ ماشہ، خرما مسلم ۴ عدد، قلعی دار دہلیجی میں شام کو آدھ سیر یا تین پاؤدودھ میں ملا کر نرم آگ پر پکائیں اور لکڑی کے کچھ سے چلاتے رہیں تاکہ چنڈے میں لگنے نہ پائے، جب دودھ گاڑھا ہو کر فرنی تیار ہو جائے تو اُتار کر حفاظت سے رکھ لیں، دوسرے روز علی الصبح استعمال میں لائیں اور حسب ضرورت مصری اور کیوڑہ بھی پکاتے وقت اس میں اضافہ کر دیں، نہایت مغلط منی اور مقوی اور مقوی کمر ہے۔



**Tibbi Books for
Atiba Karam**

تیسرا باب

جریان سے ضعف باہ

(یہ عنوان دوسرے مقالہ سے تعلق رکھتا ہے کسی وجہ سے یہاں درج ہو گیا)

مگرچہ خزانہ منی کے امراض میں سیلان منی کے اسباب کو ہم اجمالی طور پر ذکر کر چکے ہیں، مگر پھر بھی یہ عنوان اپنی وسعت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس کے طرف خاص طور پر توجہ کی جائے، اور اگر اس کی اہمیت کو دیکھا جائے تو پھر یہ اور بھی جاذب توجہ ہے، کیونکہ اس میں نوعی حیثیت مفقود ہونے کے علاوہ انفرادی زندگی بھی معرض خطرے میں پڑ جاتی ہے، اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں، کہ پہلے اس کی تعریف اور امتیازی صورت کا ذکر کیا جائے اور اس کے بعد اس کے ان اسباب، علامات، اور علاج کو صراحت سے لکھا جائے، جو اصولی طور پر مسلم ہوں تاکہ ناظرین اس عالمگیر اور تباہ کن مرض کے مہلک اثرات سے بچتے اور بچانے کی پوری کوشش کریں۔

جریان کی تعریف

سوا مباشرت کے، یعنی بلا ارادہ منی کا خارج ہونا، جریان منی یا سیلان منی کہلاتا ہے، عام اس کے کہ وہ پیشاب کے ہمراہ خارج ہو، خواہ اور کسی طرح سے خارج ہو، دن کے وقت ہو، یا رات کے وقت، جاگتے میں ہو یا سوتے وقت، احتلام میں ہو، یا غیر احتلام میں، الغرض بغیر بھلاؤ اور بلا ارادہ منی کا نکلنا، بس اسی کو جریان منی کہتے ہیں، چونکہ منی کو پیشاب سے علیحدہ خارج ہونے میں مذی اور ودی کے ساتھ اور پیشاب کے ہمراہ مل کر نکلنے میں رسوب نمکیات، رطوبت، بیضیہ، کیلوس، گردوں کی چربی، پیپ، بلفم وغیرہ کے ساتھ بہت مشابہت ہوتی ہے، اور اسی اشتباہ کی وجہ سے بعض ان رطوبتوں کو جریان منی خیال کرنے لگتے ہیں، حالانکہ وہ جریان منی نہیں ہوتا، بلکہ دیگر رطوبتیں ہوتی ہیں، جو پیشاب کے اندر پائی جاتی ہیں اور کیمیائی امتحان سے شناخت کی جاسکتی ہیں، اس لئے ہم جریان منی کی شناخت کا ایک صاف اور یقینی طریقہ بیان

کرتے ہیں، جس کا سمجھنا اہم اور ضروری ہے، کیونکہ تشخیص و تدبیر کا سارا دار و مدار اسی پر ہے۔

جریان منی کی شناخت

لہذا جب کبھی ایسے مرض کا قارورہ دیکھنا ہو تو، پہلے پیشاب کے چند قطرے خارج ہونے کے بعد ہی، یا وہ رطوبت جو پیشاب کے آگے پیچھے خارج ہوتی ہے، کسی شے کے ٹکڑے پر رکھ کے باریک خرد بین سے دیکھیں اگر اس میں ایسے اجسام جن کے سرے چوڑے اور دم باریک جیسا اس تصویر میں دکھائے گئی ہیں حرکت کرتے ہوئے نظر آئیں یا یوں ہی پڑے ہوئے دکھائی دیں تو یقین کر لو کہ اس پیشاب یا اس رطوبت والا شخص جریان منی میں مبتلا ہے اور یہ ایک ایسا معنی مشاہدہ ہے کہ اس کے بعد پھر کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔

جریان منی کے اسباب

شیخ اور ایلاتی نے جریان منی کے اسباب مستقیمہ (۱) فتوری منی (۲) فتور لویہ منی (۳) فتور عضلہ محافظہ (۴) فتور مبادی وغیرہ کو قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ان چیزوں میں سے کسی میں بھی فتور یا نقص واقع ہوگا، تو مرض جریان لاحق ہوگا۔ جن کی تشریح حسب ذیل ہے۔

فتور منی I

فتور منی کی چند صورتیں ہیں

پہلی: کثرت منی، کثرت تناول مولدات منی سے یا غلبہ خون، یا افزونی مادہ منی یا ترک جماع سے، اس صورت میں منی کا قوام، معتدل ہوتا ہے، اور بمقدار زائد خارج ہوتی ہے، اور بعد اخراج ضعف عائد نہیں ہوتا، اور قوی رہتا ہے۔ مریض کے چہرے کا رنگ سرخ اور نبض مصلی ہوتی ہے۔

دوسری حدت و حرقت: جب کہ منی میں کسی وجہ سے (استعمال اشیاء محرک گرم یا زیادہ عرصہ تک جمع رہنے سے) حدت و حرارت آجاتی ہے تو اس حرارت کی وجہ سے ایک قسم کی گدگدی یا لذع پیدا ہوتا ہے۔ جس کے دفع کرنے کے لئے طبیعت خود بخود کوشش کرتی ہے۔ اس صورت میں منی رقیق ہوتی ہے، اور نعوظ ہونے کے ساتھ ہی خارج ہو جاتی ہے اور

رجم زرد اور نکلنے وقت مجاری میں خفیف سی جلن محسوس ہوتی ہے، اور پیشاب بھی جلن کے ساتھ آتا ہے۔

تیسری رقت دھامی منی: چونکہ ہر شے رقیق کا بطریق ترشح مترشح ہونے کا عام قاعدہ ہے، بدیں وجہ وہ بطور جریان اخراج پاتی ہے، اس قسم کی منی میں دانہائے منی کم ہوتے ہیں اور آب منی زیادہ ہوتا ہے۔ اور رنگت سفید ہوتی ہے۔

فقر ادعیہ منی II

فقر ادعیہ منی کی بھی چند صورتیں ہیں، پہلی: کمزوری قوت ماسکہ یہ کمزوری خواہ مزاج کی خرابی کے باعث سے ہو، یا بوجہ آجانے رطوبت و برودت کے، یا بسبب ترقی پذیر ہونے قوت دافعہ کے یا بہ سبب تشنج یا تمدد واقع ہونے کے ہو۔

دوسری تشنج: دعاء منی میں تشنج پیدا ہونے سے سیلان منی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے سکڑنے سے راستہ اخراج منی کشادہ ہو جاتا ہے۔

تیسری تمدد: یعنی تناؤ پیدا ہونا، جب کہ ادعیہ منی میں تناؤ پیدا ہوتا ہے، تب حرکات منکرہ اس سے وقوع میں آتی ہیں، جس کے باعث قوت دافعہ منی تحریک پاتی اور سیلان پیدا کرتی ہے۔

چوتھی: ادعیہ یا مجاری منی میں بھنسی یا زخم یا خارش ہونے سے دغدغہ پیدا ہو کر باعث سیلان ہوتا ہے۔

فقر عضلہ محافظ III

عضلہ محافظ کا فقر بھی دو حال سے خالی نہیں یادہ مسترخ ہو گیا ہے۔ یا اس میں تشنج آگیا ہے، پس بحالت استرخاء اس کا فعل معطل ہو جاتا، اور منی کی نگہداشت نہیں کر سکتا ہے، بدیں وجہ سیلان کا باعث ہوتا ہے، اور تشنج کی حالت میں منی نعوظ کے ساتھ باہر نکلے گی۔

فقر مبادی IV

یعنی جائے آغاز میں فقر ہونے کی کئی صورتیں ہیں،

پہلی: کثرت فکر، جماع خواہ عشق انگیز قصہ جات و حکایات کے پڑھنے و سننے سے یا شہوت خیز برہنہ تصاویر کے ہر وقت دیکھنے، خواہ کسی دوسری وجہ سے ہو کیونکہ اس سب حالتوں میں آلات منی کو زیادہ تحریک ہوتی ہے، اور زیادتی تحریک، دلیل حرارت ہے اور حرارت باعث سیلانِ مسلمہ ہے، تحریک کم ہونے سے مذی ٹپکتی ہے اور زیادتی سے منی۔

دوسری: دماغ و حرام مغز میں جو مبداء اعصاب ہیں کسی طرح کا نقص عارض ہوا ہو، نقص دماغ کے اسباب یہ ہیں کہ کثرت مطالعہ کتاب، زیادتی خوض و فکر، کثرت جماع، جلق، عدم تدابیر، حفظ صحت عمدہ غذائیت بخش غذا نہ کھانے، چہل قدمی دہوا خوری نہ کرنے سے ضعف آگیا ہو، چونکہ دماغ عضوریں ہیں، بدیں وجہ اس کا ضعف جمیع اعضاء اعصاب کے ضعف کا باعث ہوتا ہے۔

تیسری: نخاع میں خلل واقع ہو، اس کی صورت یہ ہے کہ جب اس کو حد معین سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تو اس کا جوہر زیادہ تحلیل ہوتا ہے، اور پھر اس تحلیل شدہ جوہر کا عوض تغذیہ میں فرق آجانے کی وجہ سے پورا ہونے نہیں پاتا۔

چوتھی: قبل از نمو کامل آلات تناسل سے کام لینا، یا قبل از پختگی منی کے، اس کا اخراج شروع ہو جانا، چنانچہ فی زمانہ یہ ہی وجہ بکثرت دیکھی جاتی ہے، کیونکہ کم عمری میں شادی کر دینے کا عام رواج ہے، اور اگر یہ نہ ہو تو آجکل کے نوجوانوں کو عیاشی، عشق بازی حسن پرستی کا فخر ہے، بری صحبت میں بیٹھنا، رقص و سرور کی محفل میں شریک ہونا، طوائفوں، خانگیوں کے تذکرے سننا تو گویا روزمرہ کا مشغلہ ہے۔

حکیم محمود خاں صاحب نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ فی زمانہ یہ مرض عیاشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ مختلف عورتوں کے ساتھ جن کے مزاج مختلف ہوتے ہیں، مباشرت کرنے سے فاعل کے مزاج میں اختلاف پیدا ہوتا ہے، یعنی عورتوں کی اندام نہانی کی حرارت مختلف منی کو رقیق کر کے جریان کا باعث ہوتی ہے۔

متاخرین کے نزدیک جریان کے اسباب

مگر کہ جریان منی کے اسباب کلی طور پر تو وہی ہیں جو اطباء اسلام نے فتور منی، فتور ادعیه منی، فتور مبادی وغیرہ میں متعین کر رکھے ہیں، اور باقی جس قدر بھی اس کے اسباب ہیں حقیقت میں وہ سب ان کی شاخیں ہیں، جو مختلف اسلوب سے بیان کی جاتی ہیں اور ان کا طریقہ علاج بھی قریب قریب ویسا ہی ہے، جیسا ان کلیات کے ماتحت میں درج ہے، مگر پھر بھی ان کا ذکر اس لئے کیا جاتا ہے، کہ اس اجمال کی توضیح ہو جائے۔

(۱) مقامی زیادتی خون، کثرت منی، (یہ قسم فتور منی کا ہے) چونکہ جوانی کی حالت میں منی زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور جتنی پیدا ہوتی ہے، اس قدر جذب نہیں ہوتی، بدیں وجہ اس زائد یا باقی ماندہ منی کا اخراج ضروری ہے، پس اگر کبھی کبھی جوان طاقتور آدمی کو احتلام ہو جائے اور کمزوری کی کوئی علامت پائی نہ جاوے تو اس قسم کے اخراج کو نہ کچھ مضر خیال کرنا چاہئے، بلکہ کبھی کبھی اس کا وقوع مفید تصور کیا جاتا ہے، کیونکہ اس سے خصلوں کا حجم زیادہ ہونے نہیں پاتا۔

(۲) سبب قوی اس مرض کا جلق و عیاشی ہے، کیونکہ اس سے مقامی و جسمی کمزوری عارض ہو جاتی ہے، جو سیلان کا باعث خیال کی گئی ہے۔ (فتور مبادی)

(۳) مقامی سوزش یا خراش ہے، اور اس کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسا کہ سوزش احلیل (یعنی سوزاک حار ہو، یا مزمن زہریلا ہو) تنگ یا بند ہو جانا راستہ احلیل کا سوزش مثانہ، قلفہ میں میل یا سفید رطوبت جم جانا، قلفہ کا لمبایا بہت چھوٹا ہونا، کیونکہ ان سب کی سوزش و خراش کا اثر منی کی نالیوں، عصلوں اور آلات تناسل میں جو منی کے بنانے اور خارج کرنے سے علاقہ رکھتے ہیں، پھیل جاتا ہے۔ (فتور ادعیه منی)

(۴) خراش امعاء مستقیم، چنچنے (چنونی)، بواسیر، شقاق المتعد، آلات تناسل کے قریب کے جلدی امراض ان سب کا خراش امعاء مستقیم تک پہنچ جاتا ہے جس کے باعث منی کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں اور ہمدردی تشنج کے باعث جریان پیدا کرتی ہیں (فتور ادعیه منی)

(۵) قبض: چونکہ قبض کی حالت میں اخراج فضلہ کی غرض سے زور کرنا پڑتا ہے جس کے

باعث مستقر منی دیتی ہے اس وجہ سے منی باہر نکل آتی ہے، لیکن اگر خفیف ہونے کی حالت میں ہمیشہ اجابت کے وقت منی نکلا کرے تو اس کا سبب قبض تصور کرنا نہ چاہئے، بلکہ کیساۃً المنی کا ضعف جاننا یا اس کا مزاج زود رنج ہونا سمجھنا چاہئے (ضعف قوت ماسکہ)

(۶) بد ہضمی: اسہال کے ساتھ ہو یا بلا اسہال، جریان پیدا کرتی ہے۔ یا اس کی مدت کو بڑھاتی ہے، کیونکہ سوئے ہضمی کے باعث جسم کو بخوبی غذائیت نہیں پہنچتی، جس سے عام کمزوری لاحق ہوتی ہے، جو باعث جریان خیال کی گئی ہے۔ (فتور مبادی)

(۷) صغریٰ میں پیشاب کا مرض ہو جانا یا پیشاب میں رسوبات کا آنا، (فتور مبادی)

(۸) جسمی یا عام کمزوری و خراش، خلقتی ہو، یا عارضی، جریان کی طرف میل کرتی ہے اور بعض صورت میں ایک خاص باعث ہوتی ہے۔

(۹) خیالات فحش: یعنی ہر وقت جماع کا خیال ہونا، بسا اوقات عورتوں کے ساتھ خلوت میں رہنا۔ بوس و کنار سے ملذذ ہونا، عشق انگیز قہصے پڑھنا۔

(۱۰) مرکبات کلتھرا المڈیر: یعنی آبلہ انگیز مکھی کے کھانے سے بھی جریان ہوتا ہے۔ (فتور ادعیہ منی)

(۱۱) آلات تناسل کا ذکی الحس ہو جانا، چاہے مستقر منی کی حس زیادہ ہو جائے یا مجاری منی کی، لیکن اکثر اطمیل کے حصہ قدامیہ کی حس زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس زیادتی کی وجہ سے کثرت جماع، خیالات فاحشہ، حرام مغز کے زیریں حصہ پر خون زیادہ پہنچنا وغیرہ خیال کئے گئے ہیں نیز ان اسباب کا توازن جو منی کو کبھی کبھی خارج کرتے ہیں (فتور ادعیہ منی)

(۱۲) مستقر منی کا متالم ہونا، یا ضعیف ہونا۔

(۱۳) عام عصبانی کمزوری، عصبانی ضعف سے مطلب یہ ہے کہ مرکز ہائے عصبانی یعنی دماغ و نخاع کمزور ہو جائیں، وجہ ان کی کمزوری کی زیادہ غم یا افسوس کرنا، خیالات فحش و تصورات تعشق میں زیادہ رہنا، دماغی یا بدنی محنت زیادہ کرنا، بدن کے غیر فضول رطوبات کا زیادہ اخراج پانا، یا افعال غیر واجبی یا حرکات متکاثرہ و متوافرہ کے باعث اجزاء تحلیل شدہ کے مطابق اجزاء جدید کا نہ بننا اور اپنا عوض پورا نہ کرنا ہے، اور جب ان کی کمزوری ہوتی ہے تو ریزہ کے مقام پر درد، پنڈلیوں میں آٹھن معلوم دیتی ہے، قوت جماع کم ہو جاتی ہے، یا

بالکل جاتی رہتی ہے۔ فتور دماغ کی علامات پائی جاتی ہیں، نیند کم آتی ہے، یا آرام کی نیند نہیں آتی، حافظہ خراب ہو جاتا ہے۔ مزاج چڑچڑا۔ غرضکہ ایسی عورتوں میں جو جلد جلد حاملہ ہوتی ہیں یا بچوں کو زیادہ عرصہ تک دودھ پلاتی ہیں، یا وہ مرد اور عورتیں جو جماع کثرت سے کرتے یا جلق لگاتے ہیں، ان سب میں یہ خاص کر ہوتا ہے (فتور مبادی)

(۱۴) معدہ، دماغ، عضلات، اعصاب کی زیادتی خراش سے بھی سیلان ہونے لگتا ہے۔

(۱۵) زیادتی فکر و تکان، نیورالجیا (وجع العصب) ڈسپسپیا (بد ہضمی) ہیڈ ایک، (صداع) زکام، ڈائریا (اسہال) یا ان کے مشابہات سے بھی سیلان ہوتا ہے۔

علامات

گرچہ مرض جریان کی علامات بعض خاص اسباب کے ضمن میں ذکر کر دی گئی ہیں، جو خاص طور پر اس سبب کے ساتھ پائی جاتی ہیں، اور تشخیص مرض کے لئے لازمی ہیں، مگر پھر بھی ہم ذیل میں ان عام علامات کا بیان کرتے ہیں، جو کم و بیش مرض جریان کے ہر قسم میں دیکھی جاتی ہیں۔ ہماری غرض یہ نہیں کہ جریان کے مختلف درجات (ابتدائی انتہائی) اور متفرق مزاج کے مریضوں پر یہ سب علامتیں یکساں پائی جائیں گی، اور ہر حالت میں نمودار ہو گئی، نہیں، بلکہ مدعا یہ ہے کہ مرض جریان کے مختلف درجات اور متفرق حالات میں ان علامتوں کا وجود ہوتا ہے، جو بعض حالات میں نمودار ہوتی ہیں، اور بعض حالات میں مفقود۔

مثلاً کمزوری، تکان، دماغی محنت کا نہ ہو سکتا، خیالات کا منتشر رہنا، توجہ کا کسی خاص امر پر مجتمع نہ ہونا، تھوڑی دور آنے جانے میں پنڈلیوں کے عضلات میں کمزوری کی علامات کا پایا جانا، سویرے بستر خواب پر سے بیدار نہ ہو سکتا، سر بو جھل رہنا، نسیان کا لاحق ہو جانا، جب یہ علامات زیادہ ترقی کر جاتی ہیں، تو انتہائی علامات کے نام سے موسوم ہوتی ہیں۔

جیسے، کوئی محنت کا کام مریض سے نہیں ہو سکتا، دماغی یا جسمانی، تھوڑا سا کام کرنے پر بھی وہ بے دم ہو کر رہ جاتا ہے، سلسلہ خیالات درست نہیں رہتا، اس کے خیالات پریشان اور غیر منتظم ہوتے ہیں، حافظہ کمزور اور قوت فیصلہ بیکار ہو جاتی ہے، سر میں گاہے درد، دوران، اور گاہے گرانی رہتی ہے، کمر میں اور چہرہ دینہ میں اکثر عصبی درد رہتا ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا، کھٹی ذکائیں آتی ہیں، اور نفخ ہو جاتا ہے، نیند نہیں آتی، اور اگر آتی ہے تو اس سے کوئی راحت

نہیں معلوم ہوتی، خواب متوحش دکھائی دیتے ہیں، پیشاب میں بھی فتور واقع ہوتا ہے، کبھی اس میں فاسٹ (نور آگین) اور آکزیلیٹ (حماضی) قسم کے املاح آتے ہیں، اور کبھی (یوریت) تیزابی قسم کے، مثلاً میں خراش ہوتی ہے، مقعد، حشفہ، اعلیٰ میں جلن معلوم ہوتی ہے۔ ریزہ پر چوٹیاں سی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، رانوں اور جنگاسوں کے عضلات میں درد، پنڈلیوں میں تحرکن، اور سماعت میں ثقل معلوم ہوتا ہے، جلد کارنگ زرد، سیاہی مائل ہو جاتا ہے، انشین میں دھیمہ دھیمہ درد ہوتا ہے، وقت تنفس، مزاج چڑچڑا، آلات تناسل کی کمزوری، مریض دن بدن لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے، پاؤں کے ٹکڑے جلا کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

نتائج۔

خدا را از طبیب من بہ پرسید

کہ آخر کے شود ایں ناتواں بہ

کمزوری، بزدلی، خراش، ناامیدی، بطلان باہ، ضعف بصارت، ضعف ہضم، درد معدہ، دوران، درد سر، بعض دفعہ سل، مرگی، نامردی، جنوں، اس کے نتائج ہوتے ہیں۔

علاج

محض کسی مرض کے نام کو معلوم کر کے نسخہ تجویز کر دینا، یہ کوئی باقاعدہ اور صحیح علاج خیال نہیں کیا جاسکتا، اور نہ اس سے کسی قسم کی کامیابی متصور ہو سکتی ہے، بلکہ صحیح اور باقاعدہ علاج یہ ہے، کہ اس مرض کے جملہ اسباب قریبہ و بعیدہ پر نظر غائر ڈالتے ہوئے اس کے مراتب و درجات کو بھی پیش نظر رکھ کے نسخہ کو تجویز کیا جائے، ورنہ طبیب اور عطائی میں کوئی فرق نہیں ہوگا، کیونکہ عطائی یا عام اشخاص محض مرض کا نام سن کے نسخہ یا دوا کو کام میں لاتے ہیں، جس کا نتیجہ سوا، "حسرت الدنیا والآخرہ" کے اور کچھ نہیں ہوتا، مگر طبیب کا یہ کام نہیں، بلکہ وہ مرض کے اسباب مستقیمہ کو تلاش کرتا ہے، اس کے سارے درجات و شرائط کا خیال رکھ کے پھر نسخہ لکھتا ہے، اس لئے اس کے ازالے میں وہ کامیاب بھی ہوتا ہے۔

بس دیسا ہی مجھے امید ہے کہ ناظرین کسی مریض جریان کے لئے اس رسالہ میں سے وہی نسخہ تجویز کریں گے جو اس کے مناسب حال ہو، مثلاً

علاج

فتور منی کی قسم اول: کثرت منی میں گرچہ ایسے مریضوں کا وجود شاذ و نادر ہوا کرتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ صورت کچھ زیادہ تر قابل التفات بھی نہیں ہے۔ مگر پھر بھی چونکہ عادی ہونے کا خوف ہے اس لئے بعض اہل فن نے اس قسم میں، گوشت، انڈا، شراب وغیرہ مقوی و محرک باہ و مولد خون غذاؤں سے پرہیز، اور تخم کاہو، دھنیا، صندل، نیلو فر، گلنار، برگ شیشم وغیرہ جیسا ادویہ کا شیرہ ایک حد تک استعمال کرنا مناسب سمجھا ہے۔

(۹۶) قسم دوم حدت و حرقت منی میں: شیخ اس سفوف کو تجویز کرتے ہیں، تخم کاہو، تین ماش، بزرالنج ایک ماش، تخم خیارین تین ماش، تخم کاسنی تین ماش، دھنیا خشک تین ماش، گل نیلو فر دو ماش، سب کو سفوف بنا کر اس میں اسپغول مسلم ۴ ماش اضافہ کر کے ہمراہ شربت خشکاش ۳ تولہ، صبح شام استعمال کریں۔

اور جالینوس اس صورت میں مریض کے لئے نیلو فر کا ٹخنہ اور کمر، پیڑو، خسیوں پر نیلو فر کا تیل لگانا مفید سمجھتے ہیں۔

(۹۷) نسخہ: تخم کاہو، شہدانہ، کشیز خشک، آرد بلوط، گل نیلو فر، تخم خرفہ، صندل، سرخ و سفید ساق، گلنار، طباشیر سفید، عدس مقشر، غنچہ گل سرخ ہر ایک ایک جزو، بزرالنج و کافور قصوری ہر ایک ۱۶ جزو باریک کر کے سفوف بناویں۔ مقدار خوراک ۲ ماش پانی سے۔

(۹۸) سفوف مغلط: برگ پلاس، ستادر، خستہ انب، پوست بچ کھرنی، بچ سیمل، پوست انجیر، پھلی ببول، سپستاں، مساوی باریک کر کے سفوف بناویں، خوراک ۶ ماش پانی سے۔

قسم سوم رقت منی میں: اگر خای کی وجہ سے ہو تو یہ سفوف جس کا نسخہ نمبر ۳۰ (اکسیر جریان میں درج ہے) استعمال کریں، اور ایلاتی و جرجانی نے ان ادویہ، دم الاخوین، جفت بلوط، مائیں، گلنار، سروالی وغیرہ کو بھی اس صورت میں مفید لکھا ہے، اور صاحب اکسیر اعظم کا یہ نسخہ سفوف ۹۹ پیچیدہ گجراتی، ستادر، تال مکھانہ، شقاقل مصری، ثعلب پنجہ، موچرس، سروالی، گل منڈی، سنگھاڑا، خشک، کمر کس، گوند ببول، گل دھاوا، تاج، میدہ لکڑی، ہر ایک چھ ماش، تمر ہندی مقشر، چار درم، دال ماش مقشر ۴ درم، سب کو سفوف بنا کر صبح کو چھ ماش ہمراہ شیر گاؤ پختہ ۲۰ تولہ اور شام کو ۵ ماش ہمراہ عرق گاؤ زبان ۱۰ تولہ استعمال کرنا، اس صورت میں بہت مفید اور کئی بار کا آزمایا ہوا ہے۔

علاج فتور ادعیه منی

(۱) ضعف قوت ماسکہ میں: چونکہ قوت ماسکہ عموماً سردی اور تری سے کمزوری ہوتی ہے، اور ایسی حالت میں منی کے اندر رقت بھی آجاتی ہے، اس لئے اس صورت میں ان ادویہ کا استعمال کرنا از حد فائدہ مند ہوتا ہے، جو گرم اور خشک ہوں، چنانچہ یہ نسخہ اس صورت میں نہایت مفید ہے۔

(۱۰۰) نسخہ: لوبک ۳ ماشہ، خرنجان ۳ ماشہ، عقرقر ۳ ماشہ، ورق گل سرخ، غود ہندی، طباشیر، کانور قصوری، مشک خالص، ہر ایک ایک دانگ، سب کو سفوف کر کے عرق گلاب میں خوب بخودی بنا کر ایک گولی صبح کو بعد ناشتہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لادیں۔
(۱۰۱) (۱) دیکر: تخم بھنگ ڈیڑھ ماشہ، ثعلب مصری ۳ ماشہ، شہد خالص ۲ تولہ کے ہمراہ استعمال کرے۔

(۲) تشنج: عضلہ محافظہ میں اس صورت میں عام قاعدے کے مطابق جس طرح تشنج کا علاج کیا جاتا ہے، ویسا ہی علاج کریں، اور جہاں تک ہو سکے بدن میں کسی قدر گرمی اور تری کی زیادتی کا سامان مہیا رکھیں اور بعد تحقیق کے اطر یفل اسطوخودوس، اور اطر یفل صغیر کا استعمال کچھ عرصہ تک رکھیں، انشاء اللہ مفید ہوگا۔

(۱۰۲) اطر یفل اسطوخودوس خاص: پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کالی، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ، آملہ، سناہ کی، نسوت سفید، بستانج، اسطوخودوس، مصطکی رومی، وقتیون، مویز حق، کشمش، ہر ایک اتولہ ساڑھے دس ماشہ، کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں ۹ تولہ ساڑھے چار ماشہ سے چکنا کر کے شہد خالص سے چند دواؤں کے اطر یفل تیار کریں اور بعد ۴۰ روز تک استعمال کریں، مقدار خوراک ڈیڑھ تولہ۔

اور اگر عضلہ محافظہ منی میں استرخائی صورت ہے، جس کی علامت خروج منی بلا نعوذ و انتشار قنیب کے ہوتا ہے، تو اس حالت میں وہ دوائیں استعمال کریں جو ضعف ماسکہ میں دیجاتی ہیں۔ اور یہ نسخہ بھی اس امر میں مفید ہے۔

(۱۰۳) نسخہ: ثعلب مصری، بہمن سفید، دار چینی، دانہ بیل خورد، تخم انجرو، موصلی سفید و سیاہ، گوگرد بول، ہر ایک اتولہ، اتودرین ۲ تولہ، پوست بخ ادنٹ کنارہ اتولہ، مصطکی ۱ تولہ

سلیجہ ۱۔ تولہ، مشک ۳ ماشہ، جندبید ستر ۳ ماشہ، قند سفید کے قوام میں معجون بنا کر، ۹ ماشہ کسی مناسب عرق کے شامل استعمال کریں۔

اور تمد میں بھی اسی طرح سے علاج کیا جاتا ہے۔ اور اگر ادویہ منی میں زخم یا خراش وغیرہ ہیں تو پہلے اس کا تدارک کریں، اور اس صورت میں قرص کا استعمال بادام کے ساتھ بھی مفید ہے، جس کا نسخہ نمبر ۳۵ میں درج ہے۔

علاج فتور مبادی

پہلی صورت میں "ترک خیالات جماع و حکایات عشقیہ کا سننا یا پڑھنا، اور صحبت بد سے پرہیز کرنا وغیرہ وغیرہ کافی ہے۔

اور دوسری اور تیسری صورت میں دماغ یا خنخاع کے نقص کا تدارک کرنا اور ان کو آرام پہنچانا ضروری ہے۔

اور چوتھی صورت میں جماع کے اندر دیر کرنا، معدہ کی اصلاح کرنا، کاروبار میں مشغول رہنا، بہتر تدابیریں ہیں، اور ایسے مریضوں کے لئے نسخہ نمبر ۲۱ مفید ہے جو عام کمزوری کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔

جریان کے دیگر مفید نسخے

(۱۰۳) نسخہ: درخت کیکر کے پانچوں اجزاء، یعنی چتے، پھول، پھل، گوند، چھال ہر ایک برابر سفوف کریں، اور ہموزن شکر تری ملا رکھیں، ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کو شیر گاؤ سے کھاتے رہیں۔

(۱۰۵) نسخہ: پیر خام جن کی گٹھلی نرم ہو، اور چبانے سے چبائی جاسکے، سایہ میں خشک کریں، اسی طرح سوڑہ کا خام پھل اور کیکر کی خام پھلیاں بھی سایہ میں خشک کر لیں، تینوں ہموزن سفوف کر کے بقدر چھ ماشہ صبح، اور چھ ماشہ شام دودھ کے ہمراہ کھادیں۔

(۱۰۶) نسخہ: ستادر، موصلی سفید، سمندر سوکھ، بھیند، سردالی، مغز تخم تمر ہندی، موصلی سنبل، تاج، تالکھاند، خشخاش سفید، دانہ الاچھی کلاں، سنگھاڑہ خشک، ہموزن سفوف کے برابر شکر تری ملا دیں، خوراک ایک کف دست ہمراہ دودھ۔

(۱۰۷) نسخہ: برگ برگ زرد تازہ ایک من، تین چار گھڑوں میں ڈال کر پانی سے بھر دیں اور موسم گرما میں آٹھ پہر اور موسم سرما میں تین روز کے بعد پتوں کو پانی موجودہ، کڑا ہی آہنی صاف کردہ میں ڈال کر جوش دیویں، جب پتے گل جاویں نیچے اُتار کر مل کر چھان لیں، اور پانی محلولہ کو کڑا ہی میں ڈال کر پھر دیکھان پر چڑھا دیں، اور نرم نرم آنچ سے پکاویں، جب افیون سے قدرے رقیق قوام ہو جائے تو آنچ سے اُتار کر محض کوٹلوں پر رکھ کر پکاویں، اور کسی لکڑی سے ہلاتے رہیں، احتراق کا خیال رکھیں، جب قوام مثل افیون کے ہو جاوے اُتار کر ادویہ ذیل اس میں شامل کریں۔

بہو پھلی ۵ تولہ، آرد تخم املی، بھوسی اسپنول، ست سلاجیت ہر ایک ۲ تولہ، ورق نقرہ ۲۰ ورق، (یا کشتہ نقرہ دو ماشہ) ورق طلا ۱۰ عدد، مردارید ناسفتہ ۳ ماشہ سلق بلخ کر کے بقدر کنار دشتی گولیاں بنادیں۔

خوراک ایک رتی سے ایک گولی تک بتدریج بڑھا دیں، پرہیز، سرخ مرچ، ترش و تلخ و گرم اشیاء سے۔

محرور مزاجوں میں بجائے ست سلاجیت کشتہ قلعی جو بذریعہ جوز مائل کیا گیا ہو، شامل کریں، اور ورق طلا خارج کر دیویں۔

(۱۰۸) نسخہ: سنبل الطیب ۷ ماشہ، برگ سداب ۷ ماشہ، آملہ خشک مقشر ۷ ماشہ، نانخواہ ۹ ماشہ، ہلیہ سیاہ ۹ ماشہ، پوست ہلیہ ۹ ماشہ، سعد کوئی ۶ ماشہ، تاج ۶ ماشہ، اسکند ناگوری ۶ ماشہ، حبث الہدیہ مدبر ۳ ماشہ، بسد محرق ۲ ماشہ، کنجد مقشر ۱۰ ماشہ، دانہ الاچھی کلاں اتولہ، مغز بادام شیریں ۳ اتولہ، روغن زرد میں ہلیہ جات چرب کر کے سب دوائیں کوٹ چھان کر شہد صاف میں جوارش تیار کر لیں، مقدار خوراک اتولہ کسی مناسب عرق سے۔



چوتھا باب

مخدرات سے ضعف باہ

گرچہ اشیاء کے تاثرات کے متعلق حکماء متقدمین اور اطباء حال نے بہت کچھ لکھا ہے، مگر پھر بھی کوئی ایسا قانون مرتب نہیں ہوا، کہ جس کے ذریعہ سے ان کی تاثرات و افعال کی حقیقت سہولت سے معلوم ہو سکے، اس لئے ان طول طویل مباحث کو نظر انداز کر کے یہاں پر صرف ان کے وہی افعال و خواص بیان کئے جاتے ہیں، جو نمایاں طور پر جسم انسان میں رونما ہوتے ہیں، اور جن کے استعمال سے اعضاء مختلف طریقہ پر متاثر ہو کر آخر کو کمزور ہو جاتے ہیں۔

اور یہ عموماً دو طرح پر ہوتے ہیں۔

اول: یا تو خون کی ترکیب میں تغیر واقع ہو جاتا ہے، جو اس صورت میں جسمانی ساختوں اور اعضاء کی قوت حیات پر سیدھا اثر پڑتا ہے، کیونکہ خون کا وہ بڑا فعل جو جسم کے پرورش کرنے والے مادوں کو جسم کی مختلف ساختوں تک پہنچاتا، اور فضلات جسم کو بذریعہ مختلف اعضاء کے جسم سے خارج کرتا ہے، باطل ہو جاتا ہے۔

ثانی: یا بدن میں جذب ہو کر بذریعہ نظام عصبی جسم کے مختلف اعضاء پر ان کا اثر پڑتا ہے، نظام عصبی سے ہماری مراد دماغ، نخاع، حسی و حرکتی اعصاب اور ان کے بہت سے عصبی عقود ہیں۔

چونکہ یہ ایک جاندار مادہ ہے، جس میں یہ خصوصیت ہے کہ بعض تحریکات و تاثرات سے متحرک اور متاثر ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی اثر اس کی قوت کو بڑھائے یا تحریک پیدا کرے تو اس میں تقویت آجاتی ہے، برخلاف ازیں اگر وہ اس سے گھٹائے یا ضعف پیدا کرے تو اس میں کمزوری آجاتی ہے۔

اور یہ ظاہر بات ہے کہ نظام عصبی مختلف مراکز پر مشتمل ہے، اور ان کا تعلق جسم انسان کے مختلف اعضاء سے ہے۔

اس لئے اگر اس مادے نے نظام عصبی کے کسی خاص مرکز کو متاثر کیا اور اس کو تحریک دی، تو اس صورت میں اس سے وہ متعلقہ عضو بھی متاثر ہو کر بار بار متحرک ہوتا ہے، اور غیر طبعی طور پر تحریک پانے سے اس کی حرارت جوش میں آجاتی ہے، جس سے اس کی رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں، اور اس کے بعد وہ خود بھی تحلیل ہو جاتا ہے، کیونکہ مرکب کے ذرات ہونے سے اس کا تحلیل ہونا لازمی ہے، بس اسی طرح بعض اوقات ان مخدرات کے استعمال سے اعضاء تناسل میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے، جیسا شریبیوں اور ذرائع (تیلنی مکھی) کے استعمال کرنے والوں میں دیکھا گیا ہے۔

اور اگر اس مادے نے ضعف پیدا کیا، تو اس حالت میں وہ متعلق عضو بھی کمزور اور ست ہو جاتا ہے، سستی سے سردی آجاتی ہے، اور سری کی وجہ سے اس میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ بھی سرد اور منجمد ہوتا ہے، جس سے ان کے وہ طبعی افعال و خواص جاتے رہتے ہیں، بس ویسا ہی بعض مخدرات اپنے اثرات سے اعضاء تناسل کے مراکز کو متاثر کر کے ان میں سستی اور کمزوری پیدا کر دیتے ہیں جس سے قضیب کی تیزی اور تندی بالکل جاتی رہتی ہے، یا سخت حرکات کے بعد پیدا ہوتی ہے، اور خزانہ منی میں سردی اور منی میں جمود اور غلظت آجاتی ہے جو بدقت تمام خارج ہوتی ہے۔

جیسا عموماً افونیوں، بھنگڑیوں اور چرسیوں میں دیکھا گیا ہے، اور اسی کو لوگ طاقت اور اساک سمجھتے ہیں، خدا الہی سمجھ سے بچائے۔

جسم انسان میں مخصوص مخدرات کے نتائج

افیون

##

زیادہ مقدار پر اور برابر استعمال کرنے سے معدہ پر اس کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس کی حس و حرکت و رطوبت کی تراوش میں کمی لاتی ہے، جس سے ہضم میں فتور آجاتا ہے، اور بھوک جاتی رہتی ہے، امعاء کے عضلاتی طبق کو مفلوج کر دیتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سخت قبض لاحق ہو جاتا ہے۔ معدہ اور امعاء سے خون جذب ہو کر دل کے عضلاتی اور عصبی ساخت پر برادر است اس کا مضاعف اثر ڈالتا ہے، جس سے قلب کی حرکت ست ہو جاتی ہے، اور ویسا ہی

مرکز تنفس کو بھی کمزور کر دیتی ہے، نظام عصبی تو اس کا خاص طور پر مرہون منت ہے، کیونکہ دماغ اور افعال معکوسہ کو ایسا کمزور کر دیتی ہے کہ انسان مثل لاشہ بے جان کے پڑا رہتا ہے، پس ایسے حضرات سے عمل القاح تا سلی کا انجام پانا ایسا ہے، جیسے گولر سے پھول توڑنا۔

علاج

افیون کی عادت چھڑانے کے لئے بعض لوگ کوکین استعمال کرتے ہیں، لیکن اس کی مثال ایسی ہے، جیسا کوئی فرمن المطر وقام تحت المیزاب بارش سے بھاگ کر پرتالے کے نیچے کھڑا ہو جائے۔

کیونکہ یہ خود بھی مضغف باہ ہے، جس کا بیان آگے آتا ہے، یا بعض حضرات ایسے مرکبات استعمال کراتے ہیں، جن میں اس کا جزو یا دوسرے مخدرات مثل دھتورہ وغیرہ کے ہوتے ہیں، جو وہ بھی ٹھیک نہیں، مگر ذیل کے مرکبات البتہ ایسے ہیں جو اس کام کے لئے بخوف، خطر استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

(۱۰۹) نسخہ: جانتل ایک جز، کوہل درخت بید انجیر دو جز، گولی بنا کر وقت معین پر اسی قدر استعمال کریں جتنی کہ افیون کھائی جاتی ہے۔

(۱۱۰) دیگر نسخہ: نع کبیر سفید ۱۰ ماشہ، باہجی ۲۱ ماشہ، اسپند ۲۱ ماشہ، برگ کندر ۳. تولہ، حلبہ ۱۴ تولہ، گولی بنا کر بحفاظت تمام رکھیں، اور جتنی افیون کھائی جاتی تھی اس سے دو چہر استعمال میں لائیں۔

بھنگ، چرس، گانجہ

چونکہ ان کا اثر زیادہ تر دماغی بلندیوں پر ہوتا ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ گویا بھیجا اٹل رہا ہے اور کھوپڑی کوئی اُڑائے لئے جاتا ہے، حسی اعصاب کو مفلوج اور عضلاتی حس کو زائل کر دیتی ہے، اور آخر کار اس کی مداومت سے دیوانگی، مالتویا، بد ہضمی، کمزوری، نامردی لاحق ہو جاتی ہے۔

علاج

پہلے اس کی عادت کو ترک کرنا اور اس کے بعد مفرحات و دواء المسک معتدل کا۔

استعمال کرنا بہترین تدبیر ہے۔

تمباکو

جس طرح اس شیطانی بوٹی کو لوگ مختلف طریقوں اور کثرت سے استعمال کرتے ہیں، ویسا ہی جسم انسان کے لئے یہ مختلف ذرائع سے اذیت دہ اور نقصان رساں بھی ہے، یعنی عضلاتی ریشوں کو اپنی تاثیر سے جس طرح خراش پہنچا کر مسترخ کر دیتی ہے ویسا ہی خون میں جذب ہو کر مراکز قلب و تنفس کو کمزور اور ست بھی کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے، اور دم گھٹنے لگتا ہے، اور جب ہوا کے ذریعہ اس کے ذرات پھپھڑے کے خانوں میں پہنچتے ہیں تو اس کے خدشی اثر سے منہ سے خون آنے لگتا ہے۔

حکیم شریف خاں کہتے ہیں کہ تمباکو بہ سبب ناریت کے حواس اور قویٰ کو خراب و کمزور کر دیتا ہے، تمام اعضاء میں گرمی پیدا کرتا ہے، دماغ کو کمزور کرتا ہے، مجاری کو خشک کرتا ہے اور اس سے قوت جاذبہ کم پڑ جاتی ہے، یہاں تک کہ کیموس کا جذب کرنا چھوٹ جاتا ہے، اسی وجہ سے بدن کو کھال میں خشکی اور سختی آ جاتی ہے، بدن دبلا ہو جاتا ہے دق شیخوخت لاحق ہو جاتی ہے، اور طرح طرح کے امراض عارض ہونے لگتے ہیں، جن کا معالجہ دشوار ہوتا ہے۔

لندن برٹش میڈیکل جرنل لکھتا ہے کہ تمباکو نہ صرف جسمانی طور پر مضرت بخش ہے بلکہ طالب علموں کی دماغی ترقی کو بھی روکتا ہے۔

ایک کانج کے پروفیسر نے لیاقت کی حیثیت سے اپنے شاگردوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا، بعد میں تحقیقات کی گئی جو طلباء اول درجہ کے تھے ان میں سے کوئی بھی تمباکو پینے والا نہ تھا، غرضیکہ یہ امر ہمہ وجوہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے، کہ تمباکو کا استعمال صحت کے واسطے سخت مضر ہے۔

ولایت میں چرٹ پینے کی کثرت دیکھ کر ڈاکٹر نکلس صاحب ایم، ڈی نے ۲۸ لڑکے ۹ سال کی عمر سے لیکر ۱۵ سال تک ایک جگہ جمع کئے تو معلوم ہوا کہ چرٹ نے ان کو سخت نقصان پہنچایا، ۲۲ لڑکوں کے ہاضمے خراب ہو گئے، اور چھاتی میں ایک قسم کا دھڑکا پیدا ہو گیا، اور ۶ کی نیند بھی کم ہو گئی تھی۔

تمباکو پر انگلستان کے مشہور معروف ڈاکٹر سر ڈبلیو رچرڈسن صاحب کی رائے بھی عالمانہ ہے، وہ لکھتے ہیں۔

- (۱) یہ خون میں کثافت پیدا کرتا ہے۔
 - (۲) معدے کو کمزور بنا کر قوت ہاضمہ بگاڑتا ہے۔
 - (۳) دل میں فتور پیدا کرتا ہے۔
 - (۴) حواس خمسہ کو آہستہ آہستہ ناکارہ کرتا ہے۔
 - (۵) دماغ میں بہت سے رذی مادے پیدا کر دیتا ہے، جو مضر ہوتے ہیں۔
 - (۶) رگوں اور پٹھوں پر بُرا اثر کرتا ہے۔
 - (۷) خلق اور نعتوں میں خشکی پیدا کر دیتا ہے۔
 - (۸) پیچھڑے میں ایسے ابخرات جمع کر دیتا ہے کہ جس سے دائمی بلغم کا اندیشہ ہے۔
- بس اسی طرح تمام اعضاء کے قوی و باہ کیا، بلکہ انسانی زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

علاج

سب سے پہلے اس کو ترک کریں، کیونکہ جب تک تمباکو کا استعمال کیا جاوے گا، اس وقت تک کوئی دوا کارگر نہیں ہوگی، جس کا فلسفہ ذرا غور کرنے اور اس کے تاثرات پر نظر ڈالنے سے خود بخود معلوم ہو جاسکتا ہے، اور اس کے بعد ویسا ہی تدابیر اختیار کریں، جیسے دوسرے مخدرات کے علاج میں کی جاتی ہیں۔

شراب

شراب بار بار کے پینے سے معدہ کے غشاء مخاطی میں خراش اور سوزش پیدا کر دیتی ہے، اور اس وقت بجائے اصلی رطوبت معدی پیدا ہونے کے زیادہ مقدار میں بلغم شور پیدا ہونے لگتا ہے، جس سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور خون میں جذب ہو کر اس کی ترکیبی اجزاء یعنی خون کے سرخ ذرات میں ایسی تبدیلی پیدا کر دیتی کہ وہ پھر جسمانی ساختوں میں ملنے اور جزو بدن ہونے کی قابلیت نہیں رکھتے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں شکر اور نشاستہ وغیرہ بخوبی صرف نہیں ہوتا اور جسمی ساختوں میں چربی کے ذرات جمتے جاتے ہیں، دل پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے، اور نظام عصبی پر پہلے محرک اثر کر کے بعد کو پستی قوی ضعف بتدریج ظہور پذیر ہوتا ہے، یعنی اس کے اثر سے (بحالت تحریک) تمام اعلیٰ سے ادنیٰ دماغی مراکز یکے بعد دیگرے متحرک ہوتے ہیں، چنانچہ قوت تخیل یا داہمہ صاف اور فہیم یا ادراک مجہلی ہو جاتی ہے، جذبات قوی اور

حواس تیز ہو جاتے ہیں، قوت بیانیہ بڑھ جاتی ہے، اور خواہش نفسانی عارضی طور پر مشتمل ہو جاتی ہے۔ اور تمام اعصاب کی مجموعی تحریک سے انسان پر ایک عالم طاری ہو جاتا ہے، اور اگر ایسی حالت میں جماع کیا گیا تو انسان پھر مہلک عصبی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب تحریک کا درجہ ختم ہو چکتا ہے تو اس کے بعد پھر پستی قوی، ضعف یا سستی کا دور اسی ترتیب سے واقع ہوتا ہے، چنانچہ پہلے قوت میززہ زائل ہو جاتی ہے، اس کے بعد قوت مٹلیہ اور پھر قوت بیانیہ اور جب قوت بیانیہ مفقود ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اعصابی اور عضلاتی حرکات میں ضعف آ جاتا ہے، اور نخاع کی حرکت معکوسہ معطل ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بول براز بے اختیار خطا ہو جاتے ہیں۔

اور اسی طرح سے میخوار جملہ امراض مہلک کا مجموعہ بن کر ساری عمر کے لئے ضعف باہ اور نامردی کا شکار ہو جاتا ہے۔

علاج

ترک میخواری، اور پرہیزگاری کے سوا اور کوئی دوسرا علاج نہیں۔

کوکین

چونکہ یہ بھی جس کو زائل کر دینے والی ایک مقامی مخدر دوا ہے جو عمل جراحی کے لئے ایجاد کی گئی ہے، مگر بد قسمتی سے بعض آدمیوں نے اس کو اپنا عمل بنالیا ہے، جس کے مزمن کمی تاثرات کے وہ شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے دونوں جہاں سے گزر، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ نہ دولت و دنیا ان کے پاس رہتی ہے، اور نہ صحت و تندرستی سے مستفید ہو سکتے ہیں، کیونکہ کوکین اپنی تاثیر سے رطوبت معدی کی تراوش کو کم کر دیتی ہے، جس سے بھوک مٹ جاتی ہے، امعاء کی حرکت و دیہ پر اس کا مضعف اثر پڑتا ہے، جس سے قبض لاحق ہو جاتا ہے، اور دل پر بھی اس کا ویسا ہی مضعف اثر ہوتا ہے، جس سے خفقان اور اختلاج القلب کے دورے ہونے لگتے ہیں۔

دماغ

راس النخاع، پھر نخاع کو بھی اپنی تاثیر سے ترتیب وار متاثر کر کے مرگی رعش کی

ضمیمہ

بعض اہل فن حضرات نے میرے اعلان کو دیکھتے ہوئے اپنے بیش بہا مجرب نسخے شفاء الملک نمبر خاص میں اندراج کے لئے میرے پاس روانہ فرمائے جن کو ہم انہیں کے الفاظ میں اس عنوان کے اندر ان حضرات کے اسم گرامی کے ماتحت نہایت خلوص اور صمیم قلب سے ان سب کا شکریہ بجالا کر کتاب کو زینت دیتے ہیں۔

معذرت

گرچہ بعض صاحبان کے نام اور ان کے نسخے اس ایڈیشن میں درج نہیں ہو سکے، کیونکہ وہ نسخے ہمیں ایسے وقت موصول ہوئے جب کہ یہ کتاب لکھی جا چکی تھی، اور اس کی فہرست اور مضامین نمبر وار مرتب ہو چکے تھے، مگر انشاء اللہ امید واثق ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں ان اطباء کے اسم گرامی کے ساتھ ان کے نسخوں کو بھی درج کیا جائے گا۔ (المؤلف)

استمناء بالید یعنی جلق

تعریف جلق حضرت استمناء بالید، جلق زدہ کو کہتے ہیں، خلاف معمول ہاتھ سے یا نرم چیز سے یا کسی نرم حریر تھیلی کے سوراخداروں سے استئزال کا نام جلق ہے، جسے انگریزی میں ہینڈ پریکٹس Hand Practice کہتے ہیں، یہ مرض فی زمانہ ہذا زیادہ رواج پذیر ہو گیا ہے۔

بدتر عوارضات جلق

یہ بد سے بد عارضہ ہے، جو بد نصیب اپنی شوء اعمال کے سبب اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کی صحت بلکہ حیات دشواری میں پڑ جاتی ہے، جن کے مزاجوں میں غلبہ صفراء کا ہوتا ہے۔ مفلس اور کثیر الشبوت مجرور رہنے والے اس میں مبتلا ہوتے ہیں جس کے سبب ثمر اولاد سے محروم ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ جلق ہی توالد و تناسل سے محروم رکھنے والا ہے بلکہ یہی باعث گناہ کبیر کا ہے، معاذ اللہ من سنّیات اعمالنا، یہ ایسا برا اثر رکھنے والا مرض ہے کہ اطباء حقد میں نے اپنی کتب میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

طرح دوروں کی موجب بن جاتی ہے، نخاع کے حسی اعصاب کے اختتامی سروں کو بے حس اور مفلوج کر دیتی ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ کوکین خور عیاشوں کو شدید رگڑوں اور بہتیری دھینگا مٹنی کے بعد انزال ہوتا ہے، کیونکہ ایک تو کوکین کا اخراج جسم سے بذریعہ گردوں اور پیشاب کے ہوتا ہے جو مقامی مخدر اور زائل کنندہ حس ہونے کی وجہ سے اعضاء بول اور نازہ کے اعصاب کو بے حس کر دیتی ہے، اور دوم حشفہ کے حسی اعصاب کا جال چونکہ نخاعی حسی اعصاب کی اختتامی شاخیں ہیں جو عصب باسوری سے پھوٹ کر قنصب اور حشفہ میں پھیلتی ہیں، ان کو کوکین خاص طور پر بے حس یا مفلوج کر دیتی ہے، جس سے نعوظ کے وقت حشفہ کے حسی اعصاب میں ازدیاد خون یا مساس کا دغندہ نہیں ہوتا، تاکہ اس لذت کی تاثیر منعکس ہو کر ادیمہ منی کو متحرک کرتی ہوئی باعث انزال ہو، اس لئے خروج منی میں دقت، کمی لذت، عدم دقت وغیرہ وغیرہ کی شکایت اور آخر میں کمزوری اور نامردی پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ یہ کوئی اخلاقی کتاب نہیں جو ان اشیاء کی مذمت لکھ کر، پند و نصائح شروع کر دی جائیں، بلکہ یہ ایک طبی کتاب ہے جس کا ہر ایک مسئلہ نہایت چھان بین اور مزین تحقیق پر مبنی نکتہ نظر سے لکھا جاتا ہے، اس لئے یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے، ان اشیاء کی طبعی اور نوعی تاثرات ہیں جو زیادہ مقدار یا مداومت سے استعمال کرنے پر جسم انسان میں ظہور پذیر ہوتے ہیں جن کے شب و روز کے مشاہدات متجسس اور حقیقت میں نگاہوں کے ہر وقت پیش نظر ہیں۔

آنکھیں ہیں اگر بند، تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے، بھلا آفتاب کا



**Tibbi Books for
Atiba Karam**

اہلہاء قرن موجود کا اتفاق ہے کہ حفظہ سے بدتر کوئی عارضہ نہیں ہے جس کا اثر بدن انسانی کے داخلی اور خارجی صحت پر وارد ہوتا ہے، کیونکہ آلہ تناسل میں استرخاء اور سستی بہت واقع ہو جاتا ہے اور باہ بالکل معدوم ہو جاتی ہے، اور مریض طول و محزن رہتا ہے، اور گوشہ نشینی اور تجرید کو محبوب سمجھتا ہے، بلکہ اپنی صحت پر خود قبضہ قدرت نہیں رکھتا ہے، کیونکہ کلکتہ میں اور مٹنہ اور اعضاء تناسل میں جب ضعف اور سستی واقع ہو جاتی ہے اور عضو مخصوص کی جڑ پتلی اور عروق ابھر جاتی ہیں اور کچی و ناہمواری واقع ہو جاتی ہے، اور استادگی ذرہ بھر نہیں رہتی، اور منی بلا انتشار خارج ہو جاتی ہے، اور قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے، اور جریان منی و مذی و دودی کا زیادہ ہوتا ہے، گردوں سے خارج ہوتی ہے، رطوبات جسمی کا خروج ہوتا ہے، حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے، بلکہ حرارت غریبی کا غلبہ اور بیوست زائد ہو جاتی ہے، تو حالت مدقوق ہو جاتی ہے، صدبا بندگان ایسے دیکھے گئے ہیں جو اس مرض کے سبب سے دق سے انتقال کر گئے، اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ صورت لذت عنقاء ہو جاتی ہے اور عورتوں کو طلاق کی نوبت پہنچ جاتی ہے، بلکہ دیکھ گیا ہے کہ منی کی تولید مطلقاً بند ہو جاتی ہے۔

کسوٹی علاج

یہ اصول یاد رکھنے کے قابل ہے اور علاج کرنے سے پہلے اس کو پیش نظر رکھنا چاہئے، وہ یہ کہ جب کسی مخلوق کا علاج کرنا ہو یا مخلوق کو خود علاج کرانا مطلوب ہو تو پہلے اپنے عضو مخصوص پر پانی سرد ڈال کر دیکھے، اگر عضو سکڑ جائے تو قابل علاج ہے، بصورت دیگر اگر متعلق نہ ہو تو یاد رہے کہ علاج بے سود ہے، ناحق علاج کی درد سری میں مال و زر کو برباد نہ کریں، فاحفظہ من الاسرار

علاج جلق زدہ

اس وقت علاج جلق میں اشتہاری دکانداروں نے اپنے بازار جو گرم کئے ہوئے ہیں، لاکھوں روپیہ حاصل کرتے ہیں، گھر گھر یہ مرض ہے مگر اب تک صرف ایک بھی نسخہ اس کا ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ تمام عوارضات جلق کو بخ سے دور کرے۔ میں اپنے خاندانی مہربان پیش کرتا ہوں تاکہ وہ مایوس الحال جو موت کو زیست پر ترجیح دیتے ہیں صحت حاصل کریں، خیر الناس من یففع الناس پیش نظر ہے۔

بنی نوع انسان کی خدمت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے کنوز صمدی کو پیش خدمت کرتا ہوں، ان کے اظہار میں اجر عظیم اور حصول رفعت کا راز مخفی ہے۔
 بام رفعت کے پہنچنے کا یہ ہی زینہ ہے
 یہ سکندر کی فتوحات کا آئینہ ہے
 ذیل میں اپنا معمول قلم بند کرتا ہوں، ان سے فائدہ حاصل کریں میری غرض
 خدمت خلق اللہ ہے، ما ارید منکم جزاء ولا شکوراً

پٹی شمشی

جب مشت زنی سے مرض حد اعتدال سے بڑھ جاوے، تو یہ پٹی ایک ہفتہ لگانے سے انشاء اللہ کیسی کمزوری کیوں نہ ہو، بفضل خالق الالہ والجن دور ہو جاتی ہے، ایک گز کپڑا کھدڑ کالے کر اس کو پہلے ۷ بار شیر آگ میں پھر شیر زقوم میں ۷ بار پھر شیر سنہل میں ۷ بار پھر آب ہلدی میں ۷ بار تر کر کے خشک کریں، پھر روغن زرد میں خوب بریاں کریں نہ خام رہے اور نہ جل جاوے، پھر اس کو عضو مخصوص کی طوالت کے برابر کاٹ کر باندھیں۔ ایک ہفتہ باندھنے پر انشاء اللہ تمام عوارضات مردانہ کا ازالہ ہوتا ہے، نیز اس کپڑے کا فقیلہ بنا کر جلادیں، جو روغن نیکے اس کو حفاظت سے رکھیں وہ بھی ملا کریں، اعلیٰ درجہ کا بے عدیل روغن ہے، اس سے نامردی، کمزوری سستی و عنانیت وغیرہ کا ازالہ ہوتا ہے، بے عدیل نسخہ ہے۔

طلاء شمشی

یہ طلائے بے نظیر اور اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے اس سے دس سالہ بلکہ بیس سالہ سستی کمزوری وغیرہ کا ازالہ ہوتا ہے۔

سم الفار سفید و سیاہ زرد، ہڑتال وزقی، بچھناک زعفران، دار ہلد، حب الملوک، شکر ف، ہر ایک ایک تولہ، بیر بہوٹی، زلو خشک، خراطین، پوست بچ کنیر سفید، عقر قرھا، دار چینی، قر نفل، اسکند ناگوری، جند بید ستر، مغز چروغی، ریسک سفید، دار قفل، مالکتنی، آدمی کے کان کا میل ہر ایک ۹ ماش، مشک ۲ ماش، روغن قر نفل، روغن دار چینی، روغن زیتون، روغن کنجد سیاہ چربی شیر، چربی ریچھ، چربی ساٹھ، چربی گردہ بُد، ہر ایک ۱۰ ماش سب کو خوب یکجان کریں اور دو دن متواتر کھل کریں، حتیٰ کہ طلاء تیار ہوگا، اس کو حفاظت سے رکھیں حشفہ اور

سیون کے علاوہ تمام جگہ پر مل کر اوپر برگ پان باندھیں۔

پوٹلی شمسی

سم اسپ، سم فیل، ناخن انسان ہر ایک ۲ تولہ، مالکتنی ۵ تولہ، اسگند نامگوری، حتم تیزک، اسطوخودوس، اقلقار الطیب، اجوائن خراسانی، عقر قرحا، دار چینی، ہر ایک اتولہ، پارہ اتولہ، گندھک ۲ تولہ، سب کو خوب یکجان کر کے پوٹلیاں بقدر ۶ ماش کے بناویں، ایک پوٹلی شیر بھیڑ میں یا روغن حتم کتاں میں نکور کریں، بحرب نسخہ ہے۔

دافع رقت عضو مخصوص

جہاں باریک عضو مخصوص میں پائی جاوے، وہاں ہیکھنے لگا کر شیر مدار سے کپڑا تر کر کے باندھیں، چار پہر کے بعد کھول ڈالیں پھر تر کر کے لگادیں تاکہ قرح ہو کر مواد موجب مرض اور موجب دقت کے خارج ہو جاوے، خصوصاً جب زرد رنگ کا مواد خارج ہو جائے تو روغن زرد سوختہ یا مکھن لگادیں، زیادہ حرکت نہ کریں۔

طلاء کنجشک

یہ جامع اوصاف طلاء، کنجشک کا شکم صاف کر کے اس میں زعفران، ہبہ، جوز بوا، جوز مائل، سپاری، قرفل، مساوی الوزن بھر دیں تاکہ لگا کر ایک ہار میں چھید کر کے سیاہ و سرخ بر کے چھتے کے سامنے لگادیں، ایک گھڑی کے بعد دور کریں حتیٰ کہ دوسرے چار بار اسی طرح کریں، پھر روغن کنجد سیاہ میں خوب بریاں کریں، جب جل جاوے تو روغن کو حفاظت سے رکھیں اور مالش کریں، اور خاسترہ کو جو کہ سوختہ ہے شہد سے ملا کر جب بقدر نخود کے بناویں، روزانہ ایک گولی کھایا کریں۔

اکسیر شمسی مقوی باہ و دافع عوارضات جلق

یہ نسخہ اندرونی تمام عوارضات کو دافع ہے بے نظیر اور اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے۔
ثعلب معری، موصلین، ہیمین، تالمکھانہ، حتم اوٹکن، سر بالہ، گوکھرو، نیچ، ہر ایک اتولہ، حب الزلم، حبہ الخضر، عقر قرحا، دار چینی، خولجان، دار قفل ہر ایک ۶ ماش، مغز بادام، مغز کدو، مغز خیاریں، مغز پنہ دانہ، مغز چلفوزو، مغز اخروٹ، مغز تر ہندی کلاں، ہر ایک

۲ تولہ، ورق نقرہ ۹ ماشہ، ورق طلا ۲ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، مشک اماشہ، عنبر اماشہ، تخم اونگن، شقاقل مصری، گوکھرو عود غرق، اندر جو، اسپند، تخم کبریا، زہر مہرہ، تخم شلغم، تخم پیاز، طباشیر، مغز کنول گندہ، کاہو، ہر ایک ۹ ماشہ سب کو یکجان کریں، کشتہ قلعی، کشتہ صدف کشتہ مرجان، کشتہ شکر ہر ایک ۶ ماشہ، شہد دو چند ملا کر بہ طریق معروف معجون بنائیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح و شام کو ہمراہ شیر کے کھایا کریں۔

(۱) ترکیب کشتہ فولاد جو نہایت مستحی اور مقوی ہے، اسکے استعمال سے پیران ہشتاد سالہ ہفتہ عشرہ میں از سر نو نوجوان ہو چکے، جس کسی صاحب کو اس نسخہ کی صداقت میں شک ہو بغرض تجربہ بنائیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

در حقیقت مذکورہ ذیل ترکیب سے تیار کردہ کشتہ فولاد، صحیح معنوں میں کشتہ فولاد ہو سکتا ہے، ورنہ عرق جامن شیرہ شربول، آب تربوز، عرق لیموں میں فولاد کچھ عرصہ تک بھگور کئے سے ایک قسم کا رنگ تیار ہو جاتا ہے۔ جس کو کشتہ فولاد کہنا بجا اور درست نہیں۔

برادہ فولاد اصلی ۲۰ تولہ، سم الفار سفید ایک تولہ، کافور ڈیزہ ماشہ لے کر تینوں کو گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کر کے چھوٹی چھوٹی باریک نکلیا بنائیں، اور خشک کر لینے کے بعد کوزہ گلی، گل حکمت شدہ میں مضبوط بند کر کے پانچ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، اور جب آگ بالکل سرد ہو جائے، تب فولاد مذکور کی نکلیا نکالیں، اور اس مرتبہ ہڑتال درقیہ ایک تولہ اور کافور ڈیزہ ماشہ ملا کر بدستور اڈل گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ پورا کھل کر کے چھوٹی چھوٹی نکلیا بنائیں اور اچھی طرح خشک کر لیں، بعد ازاں گل حکمت شدہ کوزہ میں نکلیا موصوف اچھی طرح بند کر کے ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں میں دس کی آگ دیں، جب آگ بالکل سرد ہو جائے، تب کوزہ گلی سے فولاد کی نکلیا نکالیں اور ایک تولہ گندھک آملہ سار اور ڈیزہ ماشہ کافور ملا کر گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ پختہ کھل کریں، اور پہلے کی طرح چھوٹی چھوٹی نکلیا بنائیں، اور جب نکلیا بالکل خشک ہو جائیں تب بطریق اڈل گل حکمت شدہ کوزہ گلی میں اچھی طرح بند کر کے ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں میں دس کی آگ دیں اور آگ بالکل سرد ہو جانے پر فولاد کی نکلیا نکالیں اور اس چوتھی مرتبہ نکلیا مذکور میں سیسب ایک تولہ اور کافور ڈیزہ ماشہ ملا کر لعاب گھیکوار کے ہمارہ برابر ایک گھنٹہ کھل کریں، بعد ازاں چھوٹی چھوٹی نکلیا بنا کر بالکل خشک کر لیں اور ایک کوزہ گلی میں جس کو پہلے سے گل حکمت کر لیا

ہو، نکلیاں مذکور اچھی طرح بند کر کے پانچ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دس کی دیں اور سرد ہونے پر نکالیں۔ یہ ایک دور ختم ہوا۔

اس کے بعد فولاد مذکور میں ایک تولہ سم الفار سفید اور ڈیزھ ماشہ کافور ملائیں اور گھیکوار کے گودہ کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کر لیں اور پہلے کی طرح چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنالیں۔ اور بالکل خشک کر لینے کے بعد کوزہ گلی میں بند کر کے ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں میں دس کی آگ دیں اور سرد ہونے پر نکالیں، پھر فولاد مذکور میں ایک تولہ ہڑتال درقیہ اور ڈیزھ ماشہ لعاب گھیکوار ملا کر ایک گھنٹہ کامل کھل کریں، اور بطریق اول کوزہ گلی میں اچھی طرح بند کر کے ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، زان بعد فولاد مذکور میں گندھک آملہ سار ایتلہ اور کافور ڈیزھ ماشہ ملا کر لعاب گھیکوار کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کر کے نکلیاں بنائیں اور خشک کر لینے کے بعد بدستور اول ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں کی بہ طریق دس آگ دیں، اور سرد ہونے پر نکال کر ایک تولہ ہڑتال درقیہ اور ڈیزھ ماشہ کافور ملا کر فولاد مذکور گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ گھنٹہ بھر کھل کریں اور بدستور اول ۵ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، اب دوسرا دور ختم ہوا۔ اور تیسرا دور شروع ہوا۔

یعنی فولاد مذکور میں ایک تولہ سم الفار سفید اور ڈیزھ ماشہ کافور ملا کر گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ گھنٹہ بھر کھل کرنے کے بعد بہ ترکیب بیان کردہ ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں پھر ایک تولہ ہڑتال درقیہ اور ڈیزھ ماشہ کافور ملا کر بہ طریق مذکور کھل کریں، اور آگ دیں، پھر اتولہ گندھک آملہ سار اور ڈیزھ ماشہ کافور ملائیں اور گھیکوار کے لعاب کے ہمراہ ایک گھنٹہ کھل کرنے کے بعد ۵ سیر اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں، بعد ازاں ایک تولہ سیماں اور ڈیزھ ماشہ کافور ملا کر لعاب گھیکوار کے ہمراہ ایک گھنٹہ کھل کرنے کے بعد سیر اُپلوں کے انگاروں کی آگ دیں اب تیسرا دور ختم ہوا۔

علیٰ ہذا القیاس چوتھی مرتبہ بھی سم الفار سفید، ہڑتال درقیہ، گندھک آملہ سار، اور سیماں ایک تولہ کے ہمراہ کافور ڈیزھ ماشہ کے اضافہ سے لعاب گھیکوار کے ہمراہ ایک گھنٹہ کامل کھل کریں اور آگ ۷ سیر جنگلی اُپلوں کے انگاروں کی دیں۔

بس کشتہ فولاد تیار ہے جس کی نظیر طبی دنیا میں مشکل سے ملے گی، اگر کسی ہم عصر صاحب کے دل میں حوصلہ ہو تو اس سے بہتر افضل سولہ آنچوں میں یا کم و بیش مرتبہ آگ

سے تیار ہو جانے والا نسخہ لکھ کر بغرض اشاعت جناب حکیم صاحب کی خدمت میں روانہ فرمائیں تاکہ قارئین شفاء بہ نظر انصاف مطالعہ فرما کر نسخوں کے حس و قبح کی تصدیق فرمائیں۔
شفاء الملک۔

نوٹ: اس عمل میں سم الفار سفید، ہڑتال درقہ، گندھک آملہ سار، اور سیماب چار ۴ تولہ درکار ہیں، اور کافور ۲ تولہ کی ضرورت ہے۔

دیگر واضح ہو کہ جب سولہ آنچیں پوری ہو جائیں، تب خیال کر لیں کہ کشتہ فولاد تیار ہے، اب کشتہ فولاد کے ہموزن بیر بہوٹی ملا کر، کڑاہی آہنی میں نرم آنچ پر رکھیں اور کسی چمچ وغیرہ سے ہلاتے رہیں جب بیر بہوٹی سوختہ ہو جائیں، تب پھونک مار کر یا پنکھا کی ہوا دیکر بیر بہوٹی کی خاکستر جدا کریں اور کشتہ مذکور کو باریک پیس کر بحفاظت شیشی میں بند رکھیں اور اگر اسے ہفتہ عشرہ نمناک زمین میں دفن کرنے کے بعد استعمال کریں تو مفید ترین ثابت ہو، یہ کشتہ جس قدر دیرینہ ہوتا جائے گا، مفید تر ہوتا جائے گا۔ خوراک ۴ چاول تک، غذا دونوں وقت مرغن۔

اس عمل کے واسطے کھل سنگ ساق کا ہونا از بس ضروری ہے یا اور کسی قسم کا کھل جو گھسنے والا نہ ہو، استعمال کریں۔

کشتہ فولاد ترکیب دیگر

جس قدر چاہیں فولاد کا برادہ لے کر ہموزن شکر ف رومی خام کے ہمراہ نہ گھسنے والے کھل میں نرم ہاتھوں سے کھل کریں، اور ہر دو کے برابر لعاب گھیکوار جذب کر لیں، اور بعد ازاں چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنا کر اچھی طرح خشک کر لیں اور ایک کوزہ گلی میں مضبوط بند کر کے مناسب وزن جنگلی اُپلوں کی آگ دیں (تاکہ شکر ف جل کر اڑ جائے) سرد ہونے پر نکالیں، اور بار دیگر ہموزن شکر ف رومی لے کر لعاب گھیکوار کے ہمراہ یہ ترکیب مذکور کھل کریں۔ اور کوزہ گلی میں بند کر کے آگ دیں اور یہ عمل بہ تکرار اتنی مرتبہ کریں کہ برادہ فولاد پس جانے کے قابل ہو جائے، بعد ازاں بحساب فی تولہ فولاد موصوف تین ماشہ شکر ف رومی ملائیں، اور لعاب گھیکوار کے بجائے روغن بیضہ کے ہمراہ ایک پیر کامل کھل کریں اور چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنا کر، کوزہ گلی میں بند کریں، اور مناسب وزن آگ دیں، تاکہ روغن بیضہ کی رطوبت خشک

ہو جائے، سرد ہونے پر نکالیں اور بطریق اول بحساب فی تولہ فولاد مذکور تین ماشہ شکر ف رومی ملا کر روغن بیضہ کے ہمراہ ایک پہر کامل کھل کریں اور چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنانے کے بعد کوزہ گلی میں بند کریں اور آگ دیں، اور سرد ہونے پر نکالیں، اور یہ عمل بہ تکرار گیارہ سے اکیس مرتبہ تک کریں، پس کشتہ فولاد تیار رہے، نہایت باریک پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں، مریشان ضعیف باہ اور مرطوب مزاج کہن سالوں کو حلویا زردی بیضہ مرغ میں رکھ کر کھلائیں، ہفتہ عشرہ میں اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوگا۔ غذا صبح و شام نہایت ہی مرغین، گرم اور خشک اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔

نوٹ: روغن بیضہ بنانے کی ترکیب۔

ایک لوہے کی کرچھی میں چند ایک زردیاں انڈوں کی ڈالیں، اور کرچھی کو کونوں کی تیز آنچ پر رکھ دیں، جب زردیاں جل کر کوئلہ ہو جائیں، کرچھی کو میزھا کر کے تیل جدا کر لیں یہ تیل مفلوج اور مخلوق کے آلہ تناسل پر بطور مالش کے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں رگوں میں دوران خون ہو کر بحد طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ روغن بیضہ، کشتہ فولاد اور شکر ف مرکب ہیں اس قدر ملانا چاہئے جتنا ایک پہر کامل میں بذریعہ کھل جذب ہو جائے، اس طریق پر تیار کردہ کشتہ فولاد کو کشتہ فولاد شکر فی کہتے ہیں، مقدار خوراک نصف ماشہ تک ہے۔

یہ مائیہ ناز کشتہ ہمارے مطب کا معمول ہے اس کے استعمال سے صد ہا کمزور اور مایوس الطالع صحت یاب ہو چکے ہیں۔

کشتہ فولاد بہ ترکیب دیگر

جو نہایت ہی کم خرچ، کثیر المنفعت، ضعف ہاضمہ اور اصلاح جگر کے واسطے اکسیر مفت ہے۔

برادہ فولاد جس قدر چاہیں لیکر ہموزن نوشادر اور گندھک آملہ سار ملائیں، اور لعاب گھیکوار کے ہمراہ نرم ہاتھوں سے دو پہر کامل کھل کر کے چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنائیں اور خشک کر لینے کے بعد کوزہ گلی میں بند کر کے مناسب وزن اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں اور بار دیگر گندھک آملہ سار، اور نوشادر، فولاد مذکور کے برابر دمن ملا کر لعاب گھیکوار کے

ہمراہ دوپہر کامل کھل کریں، اور گلی کوزہ میں بند کر کے آگ دیں، سرد ہونے پر نکالیں اور تکرار عمل ۵ سے ۷ مرتبہ تک کریں، پس کشتہ فولاد برنگ سیاہ تیار ہے۔
پس کریشی میں محفوظ رکھیں، خوراک نصف ماشہ تک ہے، غذا دونوں وقت مرغین، گرم خشک اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔ میں مذکور الفاظ میں فخریہ طور پر لکھتا ہوں کہ مذکورہ ترکیب سے جو کشتہ تیار ہوگا، اس کے استعمال سے، کیسا ہی مریض ہو، ضرور فائدہ پائے گا۔

حب مسک اسماعیلی

یہ نسخہ محترم جد امجد حکیم مولانا محمد اسماعیل بٹاری کا ہے جو بہت مفید و مجرب ہے۔
۴۹ فوائد: سرعت انزال اور قوت باہ کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

بالنحو ۲۵ گرام، عود ہندی ۲۵ گرام، جادتری ۲۵ گرام، جانتقل ۲۵ گرام، جدوار خطائی ۵۰ گرام، عقرقر ۲۵ گرام، قفل سیاہ ۲۵ گرام، مصطکی رومی ۲۵ گرام، برگ بھنگ ۱۰۰ گرام، انیون ۲۵ گرام، زعفران ۲۵ گرام، عنبر اشب ۲۵ گرام۔
سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر گولی دانہ مٹر برابر بنائیں۔
مقدار خوراک و ترکیب استعمال: ایک گولی بعد غذا ہضم ہونے پر اور مباشرت سے قبل ایک گھنٹہ پہلے کھا کر دودھ گرم پیئیں۔

حب مقوی ابراہیمی

یہ نسخہ والد محترم جناب حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مجرب ہے۔
فوائد: مقوی باہ و مسک اور سرعت و رقت منی کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

جادتری ۲۰ گرام، جانتقل ۱۰ گرام، دار چینی ۲۰ گرام، ریگ ماہی ۲۰ گرام، زعفران ۲۰ گرام، سمندر سوکھ ۲۰ گرام، کشتہ تلمی ۱۰ گرام، کشتہ مرجان ۱۰ گرام۔
سب دواؤں کو کوٹ کر کشتہ جات و زعفران بعد میں ملا کر شہد خالص میں گوندھ کر خود برابر گولیاں بنا کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کریشی میں محفوظ رکھیں۔ ۲ گولی مباشرت سے قبل

ایک مہندہ استعمال کریں اور دودھ و ملائی کثرت سے استعمال میں رکھیں۔

حب جیبی

یہ نسخہ راقم الحروف کے معمولات مطب میں ہے۔

فوائد: اعصاب کو قوت دیتی اور مقوی باہ ہے۔

نسخہ

جاوتری ۱۰ گرام، جانتقل ۱۰ گرام، عود صلیب ۱۰ گرام، لوگ ۱۰ گرام، دار چینی ۱۰ گرام،
جددار اصلی ۱۰ گرام، کچلہ مدبر سفوف کیا ہو ۲۵ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد میں گوندھ کر دانہ مٹر برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح
ایک گولی رات کو سوتے وقت کھا کر دودھ پیئیں۔

حب یعقوبی

یہ نسخہ برادر محترم جناب حکیم محمد یعقوب صاحب کے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

قرنفل ۱۰ گرام، مصطلکی رومی ۱۰ گرام، عنبر اشہب ۵ گرام، مشک خالص ۵ گرام، ثعلب
سری ۲۰ گرام، خولجان ۱۰ گرام، عود بلسان ۱۰ گرام، عود ہندی ۱۰ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد میں گوندھ کر خود برابر گولیاں بنا کر صبح و شام ایک ایک
گولی کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: قوت باہ اور سرعت انزال کے لئے بیحد مفید ہے۔

حب مقوی و مسک بے نظیر

یہ نسخہ راقم الحروف کے مطب میں چالیس سال سے معمولات میں ہے۔

نسخہ

بہن سرخ ۲۰ گرام، ختم جوز مائل ۱۰ گرام، ختم خشکاش ۲۰ گرام، ختم کاہو ۱۰ گرام،
ہلاتری ۱۰ گرام، جانتقل ۱۰ گرام، سلاجیت عمدہ ۱۰ گرام، مغز اخروٹ ۲۰ گرام، مغز بادام شیریں

۲۰ گرام، مغز پستہ ۲۰ گرام، مغز چلغوزہ ۲۰ گرام، مغز فندق ۲۰ گرام، شعلب پنچہ ۲۰ گرام، موصلی سفید ۲۰ گرام، برگ بھنگ ۲۰ گرام، افیون خالص ۲۰ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد میں گوندھ کر چھوٹے پیر برابر گولی بنا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: مقوی باہ، سرعت انزال اور مقوی اعصاب اور اساک پیدا کرنے میں

لاجواب دوا ہے۔

حب مقوی و مسک

فوائد: یہ گولیاں اساک کے لئے تیز بہدف ہیں۔

نسخہ

جوز بوا (جا نقل) ۵ گرام، عقر قرحا ۵ گرام، شکر ف رومی مدبر ۵ گرام، جلاتری ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، افیون ۵ گرام۔

سب کو شہد خالص میں گوندھ کر دانہ موٹک برابر گولیاں بنا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو مکھن یا بالائی میں رکھ کر کھائیں۔

حب ایوبی

یہ نسخہ برادر محترم جناب اشرف الحکماء حکیم محمد ایوب صاحب کا ہے۔

فوائد: مقوی و مسک بے نظیر ہے۔

نسخہ

خولجیاں ۵ گرام، بہن سرخ ۵ گرام، بہن سفید ۵ گرام، گوند بول ۵ گرام، ست لوہان اصلی ۳ گرام، اگر عمدہ ۵ گرام، رب اسوس ۵ گرام، مرکی ۵ گرام، مصطقی رومی ۵ گرام، لونگ ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، افیون ۵ گرام، زعفران ۵ گرام

سب کو کوٹ چھان کر افیون دز عفران دست لوہان ملا کر شہد میں گوندھ کر دانہ موٹک برابر گولیاں بنائیں۔

ایک گولی صبح ایک گولی شب میں کھا کر دودھ پیئیں۔

مسک عام

یہ گولیاں جد امجد حضرت علامہ حکیم محمد اسماعیل بناریؒ کے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

جوز مائل ۵ گرام، افیون ۵ گرام، جدوار خطائی ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، مشک خالص ۵ گرام، خولجان ۵ گرام، مغز سر کنجشک بریاں ۵ گرام۔

بطریق معروف گولیاں شہد میں بنائیں۔ دانہ موگ برابر ایک گولی صبح اور ایک گولی مباشرت سے ایک گھنٹہ کھا کر دودھ پیئیں۔

سفوف ابراہیمی

یہ سفوف والد محترم جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب بناری کے معمولات مطب میں

ہے۔

نسخہ

ست گلو ۵ گرام، دانہ الاپچی خرد ۵ گرام، تخم سردالی ۵ گرام، سمندر سوکھ ۵ گرام، تالکھانہ خرد ۵ گرام، طباشیر کبود ۵ گرام، پچند سرخ ۵ گرام، رال سفید ۵ گرام۔
سب کو کوٹ چھان کر ۳ گرام صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔
فوائد: سوزاک کے فرقہ کو اندمال کرتا ہے اور جریان منی کے لئے مفید ہے۔

مجنون حبیبی مجرب و معمولات مطب

یہ مجنون معمولات مطب اور خاندانی مجربات میں سے ہے۔

فوائد: قوت باہ، وجع المفاصل اور آتشک کے مادوں کو خارج کرتا ہے۔

نسخہ

چوب چینی ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، مرچ سیاہ ۵ گرام، سورنجان شیریں ۵ گرام، بوزیدان ۵ گرام، اندر جو شیریں ۵ گرام، بہمن سرخ ۵ گرام، بہمن سفید ۵ گرام، معطلی رومی ۵ گرام، برگ سناہ کی ۵ گرام، کشیز خشک ۵ گرام، قرنفل ۵ گرام، جوز بواہ ۵ گرام، جادوری ۵ گرام، زرنبلہ ۵ گرام، خولجان ۵ گرام، ناگر مو تھاہ ۵ گرام، دانہ الاپچی خرد ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، گل سرخ ۵ گرام۔

ترکیب تیاری: سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص سہ چند میں قوام بنا کر
مجبور تیار کریں۔ مقدار خوراک ۵ گرام صبح و شب کو کھا کر گرم دودھ نوش کریں۔

حب جریان خاص الخاص

یہ معمولات مطب اور خاندانی مجربات میں سے ہے۔
فوائد: سرعت انزال، کثرت احتلام، رقت منی، جریان وغیرہ میں مفید ہے، چہرہ
کے رنگ کو نکھارتا ہے۔

نسخہ

مذہب ۰ گرام، جادتری ۰ گرام، افیون ۰ گرام، اسپند سوختی ۰ گرام، مصطکی رومی
۰ گرام، زعفران ۰ گرام، موچرس ۰ گرام، تاج قلمی ۰ گرام، گل سپاری ۰ گرام، دانہ الایچی خرد
۰ گرام، طباشیر کبود ۰ گرام، اجوائن خراسانی ۰ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر افیون و زعفران شہد خالص میں حل کر کے ملا کر شہد میں گولی
دانہ مٹر برابر بنا کر صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

حب مشکل کشا

یہ گولی والد محترم جناب حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مجرب الجرب ہے۔
فوائد: برائے نڈی و ددی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

عقر قرحہ ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، جوز بوا ۶ گرام، قر نفل ۶ گرام، بے بارہ ۶ گرام، اسپند
۶ گرام، کنجد سیاہ ۶ گرام، افیون خالص ۶ گرام، زعفران ۵ گرام۔

سب کو کوٹ چھان کر زعفران و افیون کو شہد میں حل کر کے دوائیں شامل کر کے
نخود برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شب میں کھا کر دودھ نوش فرمائیں۔

حب مسک و مقوی باہ

یہ گولی جد امجد علامہ طب حکیم محمد اسماعیل بٹائی مرحوم کے معمولات مطب میں تھا۔

یہ گولی مسک و مقوی باہ کے لئے مجرب ہے۔

نسخہ

اساردن ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، تخم کرفس ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، ریوند چینی ۵ گرام، نسل الطیب ۵ گرام، مصطکی رومی ۵ گرام، چوب چینی ۵ گرام، حب الفار ۵ گرام، عقر قرھا ۵ گرام، افیون ۵ گرام، بساہ ۵ گرام، صمغ عربی ۵ گرام، بزرانج ۵ گرام، ثقل سفید ۵ گرام۔
سب کو کوٹ چھان کر افیون و زعفران و شہد میں حل کر کے سب دواؤں کو شامل کر کے شہد میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھا کر دودھ نوش فرمائیں۔

حب مقوی و مسک بے نظیر

یہ نسخہ راقم الحروف کے معمولات مطب میں ہے۔

فوائد:- مقوی و مسک اور ندی و دودی کے اخراج میں بیحد مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ۱۰ گرام، جوزبوا ۱۰ گرام، قر نفل ۱۰ گرام، افیون ۵ گرام، شکر ف ۱۰ گرام۔
پیاز سفید کے عرق میں حل کر کے دانہ موگ برابر گولیاں بنادیں اور ایک گولی صبح ایک گولی شب میں کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

حب مقوی باہ

معمولات مطب میں ہے اور مقوی باہ کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، عقر قرھا ۵ گرام، ریگ مای ۵ گرام، مغز سر کنجشک بریاں ۵ گرام، افیون ۵ گرام، اسپند سوختنی ۵ گرام، خولجان ۵ گرام، قر نفل ۵ گرام، جوہر خضیہ ۵ گرام۔
سب دواؤں کو کوٹ چھان کر زعفران و افیون ریگ مای جوہر خضیہ مغز سر کنجشک الپ سے شہد خالص میں حل کر کے ملا کر نخود برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی جماع سے قبل

ایک گھنٹہ کھا کر دودھ پیتیں۔

حب شمع (سلسل البول کے لئے بیحد مفید ہے)

یہ معمولات مطب اور مجرب الحرب ہے۔

فوائد: مسک و زیادتی مزی دودی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

موم خالص ۲۵ گرام، افیون ۱۰ گرام، عطر قرھا ۱۰ گرام، ثعلب مصری ۱۰ گرام، مصطلی

روی ۱۰ گرام، جوز بوا ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر بطریق معروف گولی خورد

برابر بنا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیتیں۔

حب مقوی و مسک عام

یہ معمولات مطب اور مجرب و زود اثر جلاوٹی گولی ہے اور قیل جماع ایک گولی کھا کر

اس کا کرشمہ دیکھئے

نسخہ

اجوائن خراسانی ۱۰ گرام، عنبر اشہب ۱۰ گرام، افیون ۱۰ گرام، جادتری ۱۰ گرام، جوز بوا

۱۰ گرام، مغز پرست ۱۰ گرام، مغز اخروٹ ۱۰ گرام، مغز چلفوزہ ۱۰ گرام، مغز کدو شیریں ۱۰ گرام، مغز

قدق ۱۰ گرام، مغز پنبدانہ ۱۰ گرام، مغز بادام شیریں ۱۰ گرام، موصلہ مستعمل ۱۰ گرام، سلاجیت

۱۰ گرام، برگ بھنگ ۱۰ گرام، گانجہ ۱۰ گرام، مغز سرکنجنگ بریاں ۱۰ گرام، ریگ مائی ۱۰ گرام،

ثعلب مصری ۱۰ گرام، دار چینی ۱۰ گرام، تخم ادنکون ۱۰ گرام، تودری سرخ ۱۰ گرام، تودری سفید

۱۰ گرام، عود غرقی ۱۰ گرام، کچلہ مدیر ۱۰ گرام، مصطلی روی ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف شہد میں گوندھ کر گولیاں بنادیں، ایک

گولی صبح کو ایک گولی شام کو ملائی کے ساتھ کھائیں اور آپ کو حیرت انگیز فائدہ پہنچے گا۔

حب حبیبی

یہ گولی راقم الحروف کے مطب میں تقریباً چالیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

زعفران ۰ اگر ام، افیون ۰ اگر ام، جدوار خطائی ۰ اگر ام، ناریل خشک ۰ اگر ام، مغز بادام شیریں ۰ اگر ام، مغز چلغوزہ ۰ اگر ام، ببارہ ۰ اگر ام، ختم اودنکین ۰ اگر ام، ثعلب مصری ۰ اگر ام، بہن سرخ ۰ اگر ام، بہن سفید ۰ اگر ام، طباشیر ۰ اگر ام، بادرنجبویہ ۰ اگر ام، صمغ عربی ۰ اگر ام، بزرانج ۰ اگر ام، جوز بوا ۰ اگر ام، عود بلسان ۰ اگر ام، مغز پستہ ۰ اگر ام، ریگ مای ۰ اگر ام، معطلی ردی ۰ اگر ام، اجوائن خراسانی ۰ اگر ام۔

سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر بخود برابر گولیاں بنائیں، بوقت ضرورت ایک گولی کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: محرک اعصاب مفلط منی، مقوی و مسک بے نظیر ہے۔

حب مفلط و مقوی باہ

یہ معمولات مطب میں ہے۔ مقوی باہ اور مفلط منی، اور جریان منی کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

ختم گندما ۲۰ اگر ام، شقائق مصری ۲۰ اگر ام، ختم پیاز ۱۰ اگر ام، خستہ خرما ۲۵ اگر ام، ختم گذر ۱۰ اگر ام، ختم جرجیر ۱۰ اگر ام، تودری سرخ ۱۰ اگر ام، تودری سفید ۱۰ اگر ام، بہن سفید ۱۰ اگر ام، خصیہ ثعلب ۱۰ اگر ام، مغز سرکنجشک بریان ۱۰ اگر ام، کنول مکہ ۱۰ اگر ام، ثعلب پنجہ ۱۰ اگر ام، برگ بھگ ۱۰ اگر ام، افیون ۱۰ اگر ام، ختم جوز مائل ۱۰ اگر ام، جدوار ۱۰ اگر ام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر مغز سرکنجشک ملا کر شہد خالص یا شیر برمد میں گوندھ کر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح کو ایک گولی شام کو کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

فوائد: ضعف اعصاب، ضعف باہ، اور قوت جسمانی کے پیدا کرنے والی لا جواب گولی ہے۔ یہ گولی عرصہ تیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔

حب جواہر خاص

معمولات مطب میں ہے، قراہادین بنگالہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ گنجینہ قوت باہ میں ان کا ذکر اس وجہ کرنا مناسب سمجھا گیا کہ اعضائے رئیسہ کے متعلق یہ گولی تیز بہدف ثابت ہو چکی ہے۔

نسخہ

مردارید ناسفتہ ۲۰ گرام، بے احمر ۲۰ گرام، یا قوت زمینی ۲۰ گرام، زعفران ۲۰ گرام،
 نار جیل دریائی ۲۰ گرام، عقیق عمدہ ۲۰ گرام، ورق نقرہ ۲۰ گرام۔
 سب ادویہ کو عرق کلاب میں گھس کر دانہ موگک برابر گولیاں بنائیں۔
 اختلاج قلب ضعف اعضائے رئیسہ کے لئے مجرب المجرب اور بے مثال دوا ہے۔

حب مسک عام طلائی

اساک کے لئے مجرب المجرب گولی ہے

نسخہ

خونچان ۱۰ گرام، خضیہ المصلب ۱۰ گرام، بے بارہ ۱۰ گرام، جدوار ۱۰ گرام، افیون ۵ گرام،
 جوزبوا ۱۰ گرام، شکر ف ۱۰ گرام، ورق طلا ایک گرام۔
 سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنائیں اور
 ورق طلا گولیوں پر چڑھا کر ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔
 پرہیز: ترش اور بادی اجزا سے احتیاط برتیں، انشاء اللہ فائدہ دائمی پہنچے گا۔

حب جمال یونس

یہ معمولات مطب اور چالیس سالہ مجرب ہے۔

نسخہ

مصلیٰ رومی ۱۰ گرام، عود غرقی ۱۰ گرام، جند پلاستر ۱۰ گرام، عقر قرھا ۱۰ گرام، قر نفل
 ۱۰ گرام، زعفران ۱۰ گرام، تخم خشکاش سفید ۱۰ گرام، مازوسبز ۱۰ گرام، ثعلب پنچہ ۱۰ گرام، قفل
 مؤیہ ۱۰ گرام، پوست لار شیریں ۱۰ گرام، بہمن سرخ ۱۰ گرام، اسپند سوختی ۱۰ گرام، ریگ مای
 ۱۰ گرام، چوب چینی ۱۰ گرام، بوزیدان ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف کنار دشتی کے برابر گولیاں بنا کر ایک
 گولی صبح کو ایک گولی شام کو کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

فوائد: مقوی باہ، مسک، سلسل البول، جریان منی، جریان مذی و ودی کے لئے بیحد

مفید ہے۔

حب محفوظ

یہ معمولات مطب میں ہے۔ سلسل البول، اور جریان منی وغیرہ کیلئے مفید ہے۔

نسخہ

حب الاس ۰ اگرام، صمغ عربی ۰ اگرام، مائیں خرد ۰ اگرام، اقا قیا ۰ اگرام، جفت بلوط ۰ اگرام، کندر ۰ اگرام، مصطلی رومی ۰ اگرام، پوست ہلیہ زرد ۰ اگرام، اسکند ناگوری ۰ اگرام، مازو ۰ اگرام، پتہ سرخ ۰ اگرام، سمندر سوکھ ۰ اگرام، اسپند سوختی ۰ اگرام۔
سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کر صبح و شام کھائیں۔

حب اسکند

یہ معمولات مطب اور علامہ حکیم محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا مجرب و المعجب ہے اور اس سے ہزاروں مریض شفا یاب ہو چکے ہیں، جریان منی اور سلسل البول اور رقت منی اور قوت باہ کے لئے مفید ہے۔

نسخہ

سمندر سوکھ ۰ اگرام، اسکند ناگوری ۰ اگرام، ختم سردالی ۰ اگرام، پتہ سرخ ۰ اگرام، دانہ خشکاش ۰ اگرام، ختم کا ہو مقشر ۰ اگرام، خولجان ۰ اگرام، صمغ عربی ۰ اگرام، تودری سرخ ۰ اگرام، تودری سفید ۰ اگرام، ختم اونگن ۰ اگرام، ثعلب مصری ۰ اگرام، جفت بلوط ۰ اگرام، کندر ۰ اگرام، عتر قرھا ۰ اگرام، کشتہ قلعی ۵ گرام، کشتہ مرجان ۵ گرام، کشتہ بیضہ مرغ ۵ گرام۔
سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق خود برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب جریان خاص

معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

تخم تر ہندی ۱۰ گرام، اسگند ناگوری ۱۰ گرام، مصطلکی رومی ۱۰ گرام، کندر ۱۰ گرام،
 موچرس ۱۰ گرام، لک مفسول ۱۰ گرام، شمر ببول ۱۰ گرام، برگ ببول ۱۰ گرام، صمغ عربی ۱۰ گرام،
 کشتہ تلخی ۱۰ گرام، کشتہ عقیق ۱۰ گرام، کشتہ مرجان ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شیر برگد میں گوندھ کر دانہ نخود برابر گولیاں بنا کر ایک
 گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر پانی نوش فرمائیں۔

حب جریان اسما عیلى

بابائے طب حضرت علامہ حکیم محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے معمولات مطب میں

۳۵۳

۷۷

نوائے: جریان منی، جریان مذی و ددی کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

تالکھنہ خرد ۵ گرام، شمر ببول ۵ گرام، گل ببول ۵ گرام، زردرد ۵ گرام، پچند سرخ
 ۵ گرام، گل فلفل ۵ گرام، موصلی سیاہ ۵ گرام، تخم خرفہ سیاہ ۵ گرام، تخم تر ہندی مقشر ۲۵ گرام۔
 سب ادویہ کو کوٹ چھان کر شیر برگد میں تر کر کے سایہ میں خشک کر کے شہد خالص
 میں گوندھ کر نخود برابر گولیاں بنادیں ایک گولی صبح و شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب مقوی و ممسک جیبی

یہ تیز بہد ف گولی قوت باہ و امساک کے لئے مجرب الجرب ہے۔

نسخہ

تخم جوز مائل ۵ گرام، بڑا ۵ گرام، سعد کونی ۵ گرام، تخم خشکاش سفید ۵ گرام، زعفران
 ۳ گرام، بہمن سفید ۵ گرام، شقاقل مصری ۵ گرام، کوکنار ۵ گرام، ثعلب مصری ۵ گرام، مغز
 بادام شیریں ۱۰ گرام، مغز تخم کدوے شیریں ۵ گرام، تخم کاہو مقشر ۵ گرام، تخم خرفہ سیاہ ۵ گرام،
 تخم کنیر ۵ گرام، جوز بوا ۵ گرام، بساہ ۵ گرام، صندل سفید ۵ گرام، تخم ہلیون ۵ گرام، تودرین
 ۱۲ گرام، دار چینی ۵ گرام، گاؤ زبان ۱۲ گرام، قرنفل ۳ گرام، مغز تخم خربوزہ ۵ گرام۔

کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر خود برابر گولیاں بنائیں ایک گولی صبح ایک گولی شام میں کھا کر گرم دودھ پیئیں۔

حب مقوی و ممسک ابراہیمی

جناب علامہ حکیم محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے معمولات مطب سے ہے۔ اور تقریباً ساٹھ سال سے معمولات میں شامل رہا اور تیز بہدف گولی ہے۔

نسخہ

مسک خالص ایک گرام، مصطفیٰ رومی ۵ گرام، ثعلب مصری ۵ گرام، قر نفل ۵ گرام، عربہ حب ۳ گرام، زعفران ۳ گرام، خولجان ۳ گرام، بہمن سفید ۵ گرام، شقائق مصری ۳ گرام۔
کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر خود برابر گولیاں بنا کر صبح و شام ایک ایک گولی کھائیں، قوت اساک پیدا کرنے میں لاجواب دوا ہے۔

حب مسک طلائی خاص

یہ گولی سینہ بہ سینہ پشت ہائے پشت سے معمولات مطب میں ہے اور بہت ہی مجرب الحرج نسخہ ہے۔

نسخہ

خراطین خشک مصفی، بیر بہونی، برادہ دندان فیل، گھوڑے کے دم کابل، بکھی، جوزبوا، جادتری، اجوائن دیسی، اجوائن خراسانی، جمال گوٹ، مالکتنی، بیج کبیر، بیج درخت کھیری، انہ ہلدی۔

سب ادویہ ۵ گرام ہموزن لیکر کوٹ کر ۸ عدد پوٹلی بنادیں اور شیر گاؤ گرم میں ڈبو کر تفتیب و کنگران کو سینک کریں۔ دانے اگر زیادہ نکل آئیں تو چھوڑ دیں۔ پھر دانے اچھے ہونے پر عمل جاری رکھیں۔

طلاء مقوی باہ

یہ طلاء چالیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔ اور نہایت مقوی اعصاب

داستر خا اعصاب اور کبالا غری اور سستی کے لئے بیحد مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ۶ گرام، ببارہ ۱۲ گرام، جوزبوا ۱۲ گرام، بیر بہوئی ۱۲ گرام، عقرقر ۲۵ گرام،
قرنفل ۱۲ گرام، پوست بچ کنیر ۱۲ گرام، مصطکی رومی ۱۲ گرام، مشک خالص ایک گرام، عنبر اشہب
۶ گرام، روغن بلسان ۱۲ ملی لیٹر، عطرناسیر ۱۲ ملی لیٹر، چربی ساغہ، چربی شیر نہر ایک ۲۵ گرام۔
سب کو بطریق معروف تیل کشید کریں اور رات کو سوتے وقت تیل قضیب پر مالش کریں۔

طلاء مقوی حبیبی

یہ طلاء معمولات مطب میں ہے اور عرصہ تیس سال کا آزمودہ و مجرب ہے۔

نسخہ

زعفران ۳ گرام، قرنفل ۶ گرام، دارچینی ۶ گرام، مشک ایک گرام، تاج ۱۲ گرام، بیر
بہوئی ۱۲ گرام، خراطین خشک ۱۲ گرام، جافنل ۱۲ گرام، جادتری ۱۲ گرام، مصطکی رومی ۶ گرام،
شکرف رومی ۳ گرام۔

روغن بیضہ مرغ میں کھل کر کے شہد خالص اضافہ کر کے خوب ۲۴ گھنٹہ کھل
کریں اور بقدر ضرورت قضیب پر طلا کریں، لیکن حشفہ اور سیون کو بچا کر لگائیں۔ اگر دانے نکل
آئیں تو مکھن پانی سے دھو کر لگائیں۔ دانے اچھے ہونے کے بعد پھر لگائیں۔

طلا آبلہ آور

معمولات مطب جناب علامہ طب حکیم محمد اسماعیل صاحب اور آزمودہ مجرب ہے۔

نسخہ

حب السلاطین ۱۲ عدد، دارچینی ۱۲ گرام، لوہگ ۱۲ گرام، زعفران ایک گرام، بیر بہوئی
۱۲ گرام، مغز پستہ ۱۲ گرام۔

سب کو باریک کر کے مکھن میں کھل کر کے تین یوم بعد شیشی میں محفوظ کر کے
رکھیں بوقت ضرورت قضیب پر لگائیں لیکن حشفہ اور سیون کو بچا کر اگر آبلہ آجائے تو مکھن پانی
سے دھو کر لگائیں۔

طلاء برائے مخلوق

یہ نسخہ علامہ طب حکیم ابن حکیم مولانا محمد ابراہیم صاحب کا مجرب المجرب ہے اور
بچاس سال کا آزمودہ ہے۔

نسخہ

عطر حنا، روغن بیر بہوٹی، روغن مالکینی، روغن خراطین، روغن گھو جھمی۔
سب ہموزن لیکر یکجا کر کے رات کو مالش کریں۔ قضیب کو ٹھنڈے پانی سے بچائیں،
۳۰ یوم مالش کریں انشاء اللہ مخلوق قین کے لئے پیغام صحت اور نئی زندگی پاوے۔

طلاء برائے نامردی

یہ نسخہ استاد محترم شفاء الملک حکیم حبیب الرحمن صاحب ڈھا کوئی کا ہے۔

نسخہ

پتہ بام مچلی، پتہ روہو مچلی، سیاب مصفی، عطر قرھا، مغز سر کنجشک۔
ہر ایک ۵ گرام سب کو شہد میں کھل کر کے رات کو قضیب پر ضاد کریں۔ صبح کو
گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ اسی طرح ایک ماہ استعمال کریں اور قوت شباب دوبارہ لوٹ آوے۔

لیپ برائے مخلوق

یہ نسخہ معمولات مطب میں ہے اور تیز بہدف نسخہ ہے۔

نسخہ

فریون، دار چینی، عطر قرھا، ہینگ خالص، ہر ایک ۵ گرام، زعفران ایک گرام سب کو
شہد خالص میں خوب کھل کر کے مانند لیپ تیار کر کے رات کو قضیب پر لیپ لگائیں صبح کو
گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ دس یوم اسی طرح عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ لاغری سستی اور کجی
کو دور کر کے نئی قوت پیدا کر کے نئی زندگی پیدا ہوگی۔

لیپ برائے مخلوق

یہ لیپ ستر سال سے معمولات مطب میں ہے اور علامہ طب حکیم مولانا محمد اسماعیل

صاحب بنارس کا آزمودہ و مجرب الحرب ہے۔

نسخہ

حلتیت خالص ۱۲ گرام، مغز سر کنجشک زر ۲ عدد، خون کنجشک زر شہد خالص میں خوب کھل کر کے لیپ بنادیں اور رات کو قضب پر لیپ کر کے چھوڑ دیں، صبح کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ انشاء اللہ ضائع قوت دوبارہ لوٹ آوے اور نئی زندگی پاوے۔

کباب مقوی باہ برائے مجلوق

یہ کباب کانخہ شفاء الملک کے خاص نمبر میں شائع ہو چکا ہے، معمولات مطب میں ہے۔
کچی لاغری اور ہر قسم کے تناسلی خرابی کو دور کرتا ہے۔

۵۵۶۲

نسخہ

گوشت مرغ جوان لیکر قیرہ بنالیں اور خون ذبح کر کے ایک برتن میں جمع کر لیں۔
اور چار پیاز سفید ۱۰۰ گرام، جوز بوا ۵ گرام، زعفران ایک گرام، عقر قرحا، قرفل
دونوں ۵ گرام، انبہ ہلدی ۵ گرام، سب کو سفوف کر کے خون میں ملا کر قیرہ میں گوندھ کر ایک
لمبی و گول لکڑی قضب کے برابر لے کر سب کو کباب کی طرح چڑھا کر ہلکی آنچ پر گرم کر کے
لکڑی نکال کر کباب کو قضب پر چڑھا کر کچے دھاگے سے باندھ دیں اور رات بھر اس کو بندھا
رکھیں صبح کو کھول دیں۔ اسی طرح سات یوم کیا جائے انشاء اللہ قضب میں فرہی اور قوت
آجائے گا۔

کباب برائے لاغری قضب

یہ کباب قوت باہ کو بڑھاتا ہے اور فرہی لاتا ہے۔ قیرہ گوشت خسی ۱۰۰ گرام، قیرہ
کنجشک زر ۷ عدد، خراطین مصفی تازہ ۵ گرام، بیر بہوئی ۱۲ گرام، قرفل، دار چینی، مالکینی، جوز بوا،
عقر قرحا، انبہ ہلدی، اندر جو شیریں ہر ایک ۵ گرام۔ سب دواؤں کو سفوف کر کے قیرہ میں
گوندھ کر ایک لکڑی بشکل قضب پر چڑھا کر نیم گرم اتاریں اور قضب پر فوراً گرم گرم
چڑھادیں۔ رات بھر بندھا رہے صبح کو کھول دیں۔ ۷ یوم اس طرح عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ
قضب کی ساری خرابی دور ہو جائے گی۔

۵۵۶۳

کباب برائے مخلوق

یہ نسخہ مخلوقین کے لئے بیحد مفید پایا گیا ہے اور معمولات مطب میں ہے۔
نسخہ

قیمہ گوشت خسی ۱۰۰ گرام، انبہ ہلدی ۱۲ گرام، مالکھنی ۵۰ گرام، پیر بہوٹی تازہ ۱۲ گرام، جوز بوا ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، برادہ دندان فیل ۵ گرام، گھوٹکھی سفید ۱۲ گرام، پتھر سفید ۱۲ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ پیس کر قیمہ میں گوندھ کر ذرا رگ پر گرم کریں اور گرم گرم نصیب پر چڑھادیں اور پان رکھ کر باندھ دیں۔ رات بھر بندھا رہے اسی طرح ۱۰ ایوم استعمال کریں۔
نسخہ

مشک خالص ایک گرام، عنبر اشب ۳ گرام، کبریا شھی ۵ گرام، جدوار ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، جوز بوا ۵ گرام، دار چینی ۵ گرام، مصطکی رومی ۵ گرام، مٹھے عربی ۵ گرام، ریگ مای ۱۰ گرام، بہمن سفید ۵ گرام، عود ہندی ۵ گرام، ثعلب مصری ۱۰ گرام، مغز بادام شیریں ۱۰ گرام، تخم کاہو مقشر ۱۰ گرام، تخم خشخاش سفید ۱۰ گرام، تخم خشخاش سیاہ ۱۰ گرام، مغز تخم کدو شیریں ۱۰ گرام، خولجان ۱۰ گرام، لب سباسب ۵ گرام، بزرانج ۵ گرام، مغز چلغوزہ ۱۰ گرام، طباشیر کبود ۱۰ گرام، تر نفل ۵ گرام، شقائق مصری ۵ گرام، مغز تمر ہندی مقشر ۱۰ گرام، مغز کنجشک بریان ۱۰ گرام، کشتہ قلعی ۱۰ گرام، بوزیدان ۱۰ گرام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بطریق معروف نخود برابر گولیاں بنادیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

حب مقوی باہ و مسک بے نظیر

یہ راقم الحروف کے مطب میں تقریباً چالیس سال سے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

تالکھانہ خرد ۱۰ گرام، مصطکی رومی ۱۰ گرام، تخم تمر ہندی مقشر ۱۰ گرام، انیون ۵ گرام، اجوائن خراسانی ۱۰ گرام۔

سب ادویہ کو سفوف کر کے شیر برگد و شیر گولر میں تر کر کے گولیاں بنو اور
بنائیں۔ اور ایک گولی صبح ایک گولی شام کو کھا کر دودھ پیئیں۔

فوائد: جریان منی، سرعت انزال اور قوت باہ کیلئے بیحد مفید و مجرب الحرج ہے۔

حب عنبر اسماعیلی

یہ علامہ طب، حکیم محمد اسماعیل صاحب بناری کے معمولات مطب میں ہے۔

نسخہ

مغز پیستہ ۰ اگر ام، عنبر اشب ۰ اگر ام، مصطلی رومی ۰ اگر ام، مومیا ۰ اگر ام، زہر مہرہ
۰ اگر ام، مشک ۰ اگر ام، مردارید ۰ اگر ام، طباشیر ۰ اگر ام، قرفل ۰ اگر ام، بباہ ۰ اگر ام، جوزہوا
۰ اگر ام، دار چینی ۰ اگر ام، بہمن سرخ ۰ اگر ام، بہمن سفید ۰ اگر ام، شقاقل مصری ۰ اگر ام،
زنجبیل ۰ اگر ام، درونج عقری ۰ اگر ام، عود ہندی ۰ اگر ام، عود صلیب ۰ اگر ام، ریگ ماہی
۰ اگر ام، خصیہ الثعلب ۰ اگر ام، جدوار خطائی ۰ اگر ام، سلاجیت ۰ اگر ام، کشتہ مرجان ۰ اگر ام، کشتہ
قلعی ۰ اگر ام۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر بنو اور گولیاں بنائیں ایک
گولی قبل جماع کھا کر گرم دودھ پیئیں۔ بہترین مسک و مقوی باہ اور مجرب الحرج ہے۔ کھنی
چیزوں سے پرہیز کریں۔

حب اذارانی

نسخہ

قلقل سیاہ ۰ اگر ام، اذارانی مدبر ۲۵ گرام، قلقل دراز ۰ اگر ام، جدوار خطائی ۰ اگر ام۔
سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندھ کر گولیاں دانہ موگ برابر بنا کر کھائیں
اور ترش و بادی اشیا سے پرہیز کریں۔

فوائد: مقوی اعصاب و محرک باہ اور وجع المفاصل اور کمزوری جسم کے لئے بیحد

مفید ہے۔

مجنون مقوی و مہنی

یہ مجنون بابائے طب حضرت علامہ حکیم محمد اسماعیل بناری مرحوم کا مجرب و آزمودہ

دکار آمد نسخہ ہے ۔

نسخہ :-

موہلی سیاہ ۔ موہلی سفید ۔ موہلہ پنھل
شفاق مصری ۔ دارچینی ۔ صحیفہ عربی ۔
دار فلفل ۔ زنجبیل ۔ مغز تخم قرطم بگل سرخ
مغز پنہ دانہ ۔ برگ گاؤ زباں ۔ بھو بھلی
گل گاؤ زباں ۔ گل لیوتی ثعلب مصری ۔

حلوہ زردی بیضہ مرغ

معمولات مطلب جدا بجد علامہ
حکیم محمد اسماعیل بنارس سنی قوت باہ و
اساک اور جریان رطوبت کیلئے
مفید ہے ۔
نسخہ :-

زردی بیضہ مرغ ۵۰ عدد ۔ عرق پیاز
سفید ۲۵ ملی لیٹر ۔ بسا ۲۵ گرام
مغز پنہ دانہ ۱۲۵ گرام موہلی سفید ۲۵ گرام
موہلی سیاہ ۲۵ گرام ۔ پنہ دانہ بریان کریں
گھی میں ۔ بعد میں ستا در ۱۲۵ گرام کو
شیر گاؤ ۳ کلو میں پکا کر پس کر شکر
سفید ایک کلو میں ملا کر بطریق معروف
حلوہ تیار کریں ۱۲ گرام حلوہ صبح کو ناشتہ
سے قبل کھا کر دودھ پیتی اور رات
کو سوتے دنت بھی ۔

ختم شد

حلوہ گذر حبیبی

قوت باہ کیلئے مولد منی اور فرنی جسم
کیلئے مفید ہے ۔
نسخہ :-

زردی بیضہ مرغ ۱۰ عدد ۔ میدہ گندم ایک کلو
مغز بادام ۱۲۵ گرام ۔ مغز نارجل ۱۲۵ گرام
مغز پنہ سبز ۱۲۵ گرام موہلی سفید ۱۲۵ گرام
ثعلب مصری ۱۲ گرام ۔ زعفران ۵ گرام
قرنفل ۵ گرام ۔ جوز بوا ۵ گرام
دارچینی ۵ گرام ۔ صمغ پلاس ۱۲۵ گرام
اول گذر سیاہ تازہ ۲ کلو کو شیر گاؤ ۵ کلو
میں پکا کر پس کر میدہ گندم کو گھی ۲۵۰
گرام میں بھون کر شکر سفید ایک کلو ملا کر
بطریق معروف حلوہ بنا کر ۵ گرام کھا کر
شیر گاؤ پیتی ۔

